

# James Hadley Chase



**The Vulture is  
a Patient Bird**

James Hadley Chase

کے معرکتہ الارامناؤل

The Vulture is a Patient Bird

کی  
مکمل تلخیص

تلخیص و ترجمہ

عبد القیوم شاہ





# ایڈورڈ گیری

اپنی نئی دریافت شدہ محبوبہ گریٹا کے ڈرائنگ روم میں بیٹھا ڈیڈ ٹی گراف میں

نو کروں کے اشتہارات دیکھ رہا تھا، چنانچہ پرکھی ہوئی کافی کی پیالی سے اپنی ہلکی جھاپ اٹھ رہی تھی۔ وہ طویل القامت اور خوشگوار شخصیت کا مالک تھا۔ جسم مضبوط اور تقریباً تیس سال کی اسکی آنکھوں کا رنگ چھوڑا تھا جن میں سرد بارش کی پانی جاتی تھی بال بھوسے اور لمبے تھے مجموعی طور پر وہ ایسی شخصیت کا مالک تھا جو کبھی بھی خوش اخلاقیوں کو کسی سے دل میں ہلکی سیلڈ کر سکتی تھی۔ گریٹا سے اسکی پہلی ملاقات تین ہفتے قبل ایک نجری جہاز کی بار میں ہوئی تھی جو فرانس سے انگلستان جا رہا تھا۔ گریٹا مختصر ترین نامی مسافر

ہوئے اسٹول پر بیٹھی شرب کی چپکیاں لے رہی تھی گیری دندناتا ہوا اندر داخل ہوا اور ڈرائنگ روم میں ۶۹ کا آرڈر دیا اور پھر اس نے خوش نظر سے گریٹا کی طرف دیکھا اور سیٹ کر کے اس کے سامنے بیٹھ گیا گریٹا نے دھچپ نظر سے گیری کا جائزہ لیا اور ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ اس کے سیٹ کا جواب دیا۔ لڑکیوں کے معاملے میں گیری ہمہ گیر تجربے کا مالک تھا ابتدائی واقعات کے بعد گیری نے گریٹا کو اپنے سین میں چلنے کی دعوت دی جسے اس نے بلاں پیش قبول کر لیا۔ وہ ایسے مردوں کو زیادہ پسند کرتی تھی جو غیر مزدوری تعلقات کی بجائے فوراً مطلب کی بات پر آتے تھے۔

گریٹا کی عمر بائیس سال آئیں گہری نلی اور دم پر کشش تھا۔ وہ ایک کامیاب ماڈل لڑکی تھی چیزیں کے علاقے میں دوڑنے کے مختصر فلیٹ میں تنہا رہتی تھی، دونوں طبقوں نے تعلیم کے لئے گریٹا نے گیری کو لندن میں بیٹا کے دوران اپنے فلیٹ میں اپنے کی پیشکش کی جسے اسے قبول کرنے میں تاخیر نہیں کی۔

فرانس سے روانگی کے وقت وہ کراہیوں پر روڑے کی سستے ہوٹل میں قیام کرنے کے بارے میں سوچ رہا تھا اس کے پاس صحت دوسروں سے پوچھتا تھا، جسے وہ نہایت کوشش کے ساتھ خرچ کرنے کا ارادہ رکھتا تھا کیونکہ سروسٹ دہلے روز گناہ کا نوکر بننے تک کام چلا رہا تھا۔ گریٹا کی پیشکش اس کے لئے خاصی خوش کن تھی جسے قبول کرنا اس کے نزدیک غیر انصاف تھا۔ اب وہاں بہتے ہوئے آئے تین ہفتے ہو گئے تھے اور حالانکہ نوکر نہیں ملی تھی کی جگہوں پر درخواستیں بھجوانے کے بعد وہ خاصا باؤں ہو چلا تھا اس کا کافی آخری ٹھونٹ صحت سے اٹھا اور اخبار ایک طرف اچھال دیا۔ اس کے مطلب کی ایک بھی نوکر نہیں تھی پھر وہ کھڑکی کے قریب کھڑے ہو کر مڑ کر پس گزرنے والی ٹریفک کا نظارہ کر لے گا۔ لندن کی گلیاں اور بازار دھندلی پڑے ہوئے تھے، ملکی اپنی پوزیشن پر تھی، ہر نوکر تھی نہاروں مراد و عورتیں برساتی ٹوٹ پھٹے اور ماتحتوں میں پھیلنے لے تیز زردی کے ساتھ اپنے اپنے کاموں پر جا رہے تھے وہ رشک اور حسد کے طے جذبات کے ساتھ انہیں کچھ دیکھنے میں غور

تھا کہ کچھ ایک دروازے پر کھڑی سی دستک ہوئی اور ساتھ ہی لیٹر بکس میں خط ڈالنے کی آواز سنائی دی، وہ تیزی کے ساتھ دروازہ کھول کر باہر نکلا اور لیٹر بکس سے خطوط کا لگلا کر اندر لے گیا۔ تقریباً سائے خطوط گریٹا کے ماکوں کو چاہنے والوں کی طرف سے آئے تھے تاہم ایک خط اس کے نام تھا اس نے جلدی سے لافو چاک کیا اور خط پڑھنے لگا۔

رائل ٹاور ہوٹل لندن۔ ڈیلمپو۔

مشرایڈورڈ گیری سے گزارش ہے

کہ وہ اگر فردی کو مبعوضے۔ ساتھ دس بجے

مندرجہ بالا ہوٹل میں مڑا کر مشیلک سے

ملاقات کریں۔

(دحوالہ ڈیڈ ٹی گراف "بکس نہیں")

خط پڑھ کر گیری خوشی سے چپل پڑا سات روز قبل اس نے ڈیڈ ٹی گراف میں ایک اشتہار دیکھا تھا جس میں لکھا تھا کہ تین مہینوں کی ایک خصوصی فلم کیلئے ایک تجربہ کار لیڈ کا پڑا بالٹ کی ضرورت ہے۔ اشتہار دیکھتے ہی اس نے خط لکھا بھجوا دی تھی اور یہ خط اسی درخواست کے جواب میں موصول ہوا تھا۔ رائل ٹاور ہوٹل اور اندر مشیلک دو ایسے ٹھکانے جن سے نازہ کرسی ٹونوں کی جھک آ رہی تھی جو شہرست کے ساتھ اس نے دتین بار خط کو پڑھا۔ لافو کوٹ پلٹ کر کھڑا کچھ خط کو پڑھا اور گریٹا کی خواجگاہ بن گیا۔ وہ تین گھنٹے اندر تین مہری لیڈی خواب خیزی کے مزے لے رہی تھی اس کا بدن زیادہ تر لباس کی فنیسے آزاد تھا گیری سب کے کتا سے پیچھے کر خدجوں تک اس کے سین خوابہ کو خوش نظروں سے دیکھتا رہا۔ پھر اس کے گال تختہ پیلے گریٹا نے انگریزی لے کر آئیں کھول دی اور ایک لمبے تک خالی نظروں سے اس کی طرف کھینچی دی حواس بجا آئے ہوئے کے ساتھ ہی اس نے بے ترتیبی پیل ہوئی ناچیں سکھائیں۔ اور پھر بے ہمتے گاؤں کو جسم پر درست کرتے لگی۔

"یہ سراسر مجرمات حرکت ہے۔۔۔۔۔" اس نے اعلان کیا "اور قابل دست اندازی پوئیس ہے۔"

"فی الحال میں درست درازی کے ٹوڈ میں نہیں۔" گیری نے کہا۔ "ذرا سیکھ ہوئے جذبات کو قابو میں کر دو تو ایک خوشخبری سنناؤں؟"

"کب لاٹری نکل آئی ہے؟"

"نوکر کی ملی ہے۔" گیری نے خط اس کے ہاتھ میں تھامے ہوئے کہا۔ "یہ دیکھو۔ آج ہی امزور کو لے لے لایا ہے۔ ایک لاکھ سے سو۔ میں تیار ہو کر جا رہا ہوں دوپہر تک واپس آ جاؤں گا۔" نوکر کی ملنے کے بعد بھول نہیں جانا۔؟ گریٹا نے کہا اور دوبارہ کوٹ بدل کر کرسی۔

مزن پر روتے تھا۔ ٹھیک ساٹھے دس بجے گری لغت میں کی راہنمائی میں دفتر کے اندر داخل ہوا وہ ایک چوٹا سا بڑا قاکرہ تھا، دایہ جانب کبھی میز کے پیچھے اُٹکی ڈالی ہوئی تھی۔ میز کے اوپر تیلی فون، ایک ٹائپ رائٹر، ایک انٹرکام اور ایک ٹیپ ریکارڈر پڑا تھا، گری کو دیکھ کر لڑکی نے کوئی رد عمل ظاہر نہیں کیا، اس بات سے گری کو خاصی مایوسی ہوئی۔ آج تک اُسے کسی ایسی لڑکی سے واسطہ نہیں پڑا تھا، جو اس کی نگین اور پرکشش شخصیت سے متاثر ہوئی ہو، لڑکی کے لباس اور رکھ رکھاؤ میں خاصی نفاست مائی جاتی تھی، تاہم چہرہ سب ان اور میں کشش سے عاری تھا، ایوں علم ہوا تھا کہ اس کے اندر کی عورت، بہتر سے پہلے مرنے والی ہے۔ اُس کی حرکات و سکنات کی خطوط و خمی کی نامیدی تھی۔ گری نے دوازہ مسکراہٹ کے ساتھ اُس کی طرف دیکھا اور اپنے آنے کا مقصد بیان کیا اُس نے کسی قسم کا رد عمل ظاہر کرنے بغیر انٹرکام کا بیٹن دیا اور کہا۔ "سر! ایڈورڈ گری آپ سے ملنا چاہتے ہیں!"

جواب میں انٹرکام پر سرنگ کی بجلی مل گئی۔ غالباً مسٹر شلیک معمولات پر اتفاق کی تصویق ہی نہیں کرتا تھا۔ لڑکی نے اپنی نشست سے اُٹھ کر ایک تیلی فون دروازہ کھولا اور گری کو اندر داخل ہونے کا اشارہ کیا۔ کمرے میں داخل ہونے سے پہلے گری نے اظہار تشکر کے طور پر ایک اور دفعہ مسکراہٹ لڑکی کی جانب کی۔ لیکن اُس کے عجیبہ جذبات میں کوئی پر سیاہ نہ ہوئی، وہ شیشی انداز میں دروازہ بند کر کے اپنی تیلی فون طرف چلی گئی۔

کمرہ کشادہ اور نہایت مٹکی سے سجایا گیا تھا، دیواروں پر نامور صورتوں کی عاذتہ نظر تصاویر آویزاں تھیں، ایک طرف محمودی بڑی میز پڑی تھی جس کے پیچھے ایک پستہ قد اور فروہ اندام شخص ہاتھ میں سگار لئے بیٹھا تھا۔ اُس کی سیاہ آنکھیں ہلکی تیر تھیں، عمر چھاس کے لگ بھگ ہوگی۔ چہرے پر بڑی یا مسکراہٹ کی کوئی گنجائش نہیں تھی، گری نے اندازہ لگایا کہ وہ یا تو لڑکی ہے۔ یا مصری۔

"بیٹھو مسٹر گری!" اُس نے سامنے رکھی ہوئی کرسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ چند لمحوں تک وہ سگار کے شیش لیتا ہوا گری کو گھورتا رہا۔ پھر سامنے پڑا ہوا کاغذ اٹھایا، جسے گری نے اپنی نظر میں بچاؤ لیا۔ وہ اُس کی درخواست تھی جو اُس نے ہفتہ بھر پہلے سمجھوائی تھی۔

"تم پہلی کا پیر یا پلٹ ہو مسٹر گری!" اُس نے پُر خیال انداز میں سگار کی راگھ کا جائزہ لیتے ہوئے کہا۔

"جی ہاں۔" گری نے مستدی کے ساتھ جواب دیا۔ "گوشہ پہنچنے ڈی بی ٹی ٹرانز آپ کا اشارہ ہمار..."

لیکن شلیک نے اُس کی بات کا تے ہوئے کہا۔ "اس درخواست کے اندر جو بات لکھی ہیں اُن سے ظاہر ہوتا ہے کہ تم صورتوں کی دنیا میں جتے ہو" "جج... جی...۔" گری نے بھلائے ہوئے کہا۔ "میں آپ کا مطالعہ نہیں سمجھا۔"

شلیک نے اُس کی درخواست کے سنبھلنے کو ملے کر کے اُسے

ردی کی لڑکی میں پھینک دیا۔ پھر اُس نے سگار کی راگھ جھاڑتے ہوئے کہا۔ "تم نے من خیال تجارت کا کاروبار درخواست میں کیا ہے؟ اُن کا تعلق غالباً کسی سیکر ہے؟" میں نے اپنے طور پر تہا سے بائیں میں معلومات حاصل کیں۔ جتنا نام ایڈورڈ گری، ملکر تینتیس سال اور جلد سے پیشکش اور ایوارڈ پر کچھ "تمہارا باپ ایک سرکس اسٹیشن چلائے گا، تعلیم مکمل کرنے کے بعد تم کچھ عرصے تک اپنے باپ کے ساتھ کام کرتے رہے، جہاں تم نے گاڑیوں کی مرمت کا کام سیکھا، لیکن تم اسے باپ کے ساتھ بھانڈہ فروزہ کر سکتے، پھر تم نے فلائنگ کی تربیت حاصل کی اور ٹیکس اس کے ایک جاگیردار کے پاس بطور پائلٹ ملازم ہو گئے، جہاں ہمیں ابھی متواہ ملتی تھی کچھ عرصے بعد تمہاری ملاقات ایک پشہ در اسکرپٹ ہوئی جس نے پیسے کا لالچ دے کر تمہیں انسانوں کی اسٹانگ پر اکاڑ کر لیا، پھر ایک عرصے تک تم میکسیکو کے بشندوں کو ریر اسکل کرتے رہے، اس کا میں تم سے خوب ریم کانی، یہ قسم لے کر تم ابھر آئے گے، اور ایک پرانا جہاز خرید کر فلائنگ میں نشانی کی اسٹانگ کرنے لگے۔ بہت سے مشکل طریق شرط میں تم سے خوب دولت کمائی، لیکن ایک دن دھڑلے گئے، تمہارا ساتھی جہاز سمیت فروزہ ہونے میں کامیاب ہو گیا، فلائنگ کی عدالت نے تمہاری ساری دولت ضبط کر لی اور تمہیں تین سال قید کی سزا دی اور سزا پوری کرنے کے بعد تمہیں فلائنگ سے نکال دیا گیا۔ کچھ عرصے کے بعد تمہارا ساتھی جہاز سمیت فروزہ ہو گیا اور اگلے فلائنگ میں قید کاٹ رہے اور تم ان دنوں تیریشادھانے نای یا ڈولی کرلے کے فلائنگ پر مقیم ہو۔" شلیک نے طلانی راگھ دان میں سگار جھاڑتے ہوئے گری کی طرف دیکھا۔ "کیا خیال ہے میری فراہم کردہ معلومات میں کوئی خامی یا غلطی تو نہیں؟"

"مڈل اور مکمل۔" کوئی خامی نہیں۔" گری نے اُٹھتے ہوئے کہا۔ "میں آپ کا مزید وقت ضائع نہیں کر دوں گا۔ اجازت چاہتا ہوں۔"

"بیٹھ جاؤ!" شلیک نے ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا۔ "میرا خیال ہے کہ تم کسی کاپیلے مفید ثابت ہو سکتے ہو اگر تم جہاز چلا سکتے ہو اور تمہارے پاس پائلٹ لائسنس ہے تو میں معاملے کی بات کر سکتا ہوں۔"

"یقیناً ہے۔" گری نے ایک پلاسٹک فلاؤر جیب سے نکال کر شلیک کے سامنے رکھ دیا۔ اور دوبارہ کرسی پر بیٹھ گیا۔ شلیک سگار کا کش لیتے ہوئے کاغذات کا جائزہ لیتے لگا۔

"تسلنی تجن؟" اُس نے فلاؤر دا پس دیتے ہوئے کہا۔ "اب یہ بتاؤ کہ کیا اس کا کہنے پر تیار ہو جسے محمودی طور پر جائز نہیں کہا جاسکتا۔؟"

"معاوضہ خاطر خواہ ہو تو مضائقہ نہیں۔"

"کام صرف میں ہننے کا ہے۔" اخراجا کے علاوہ فزیزر ڈار معاوضہ ہوگا۔" یعنی تعین جہاز ڈارانی ہفتہ۔" پلیرس کی ملاقات کا کوئی امکان نہیں ہے، تمہارے علاوہ میں افراد بھی اس ہم میں شامل ہوں گے۔"

"کام کی نوعیت کیا ہے؟"

"آج رات کو نو بجے آجائے۔" شلیک نے کہا۔ "تا کہ تعینات کے علاوہ ہم سے دیگر ممبران سے تعاون کر دیا جائے!"

”بہتر ہے۔“ گری نے کہا۔ ”مقررہ وقت پر حاضر ہو جائیں گا۔“

”یاد رہے رازداری شرط اول ہے“ شیلک نے کہا۔  
”یقیناً اس سلسلے میں بہت ہی تاکید کی ضرورت نہیں۔“

اُسے باہر آنا دیکھ کر شیلک کی سرکڑی اپنی نشست سے کھڑی ہوئی اور بیرونی دروازہ کھول کر ایک طرف ہٹ کر کھڑی ہوئی گری اُس کی طرف دیکھ کر ہنس رہی تھی اُس کا ذہن فوٹو گراف کے خوش کن تصور پر ابھی ہوا تھا۔ دروازہ بند کر کے اسی کرسی پر بیٹھ گئی۔ قدرے وقفے کے بعد اُس نے بیڑی دروازہ آگئی۔ اندر ایک چھوٹا سا ٹیپ ریکارڈر چل رہا تھا اُس نے مشین کو بند کر دیا اور ٹیپ بچا کر پریشی رکھی۔



دست کے فوجی گری کے دوبارہ شیلک کے دفتر میں داخل ہوا اور کی بڑھتی رسی پر جو تھکی اس وقت پر اُس کے نام کی تختی بھی موجود تھی۔ جس پر پہلے ناخن لکھا ہوا تھا۔ یہی اُس نے شیلک کے دفتر کا دروازہ کھول دیا اور گری اُس کی طرف دیکھ کر اندر داخل ہو گیا۔ دو افراد پہلے ہی سے آفس میں موجود تھے۔ دونوں گری کو گھومنے لگے گری ایک خالی کرسی پر بیٹھ گیا اور سرری نظر سے دونوں کا بظاہر دیکھنے کے بعد دوبارہ اپنا دروازہ قفل کر دیکھنے لگا چند لمحوں کے بعد کمرے کے دروازہ کھلے گا دروازہ کھلا اور شیلک اندر داخل ہوا اُس پر بیٹھنے کے بعد اُس نے ایک سنگسار سلگایا اور چند لمحوں کے بعد اُس نے ہاتھ لگا کر دیکھا۔

”خوب! سب لوگ حاضر ہیں۔“ اُس نے حاضرین کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ ”یہ زیادہ مناسب ہو گا کہ پہلے تعارف ہو جائے۔“ یہی مسٹر ایڈورڈ گری۔“ اُس نے گری کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ ”پہلی کا پٹر پائلٹ اور ہماری جہم کے اہم رکن۔“ اُس کے بعد اُس نے گری کے مشکل حالات بیان کیے شہرہ صغیر گری کا تعارف ختم ہونے کے بعد اُس نے داہنی جانب بیٹھنے والے شخص کی طرف اشارہ کیا اُس کی عمر تقریباً تین سال قد درمیانہ اور جسم ڈھلا تھا اُس کے بال بیل اڑت سفید ہونے شروع ہو گئے تھے۔ ”مسٹر گری جو جڑ۔“ شیلک نے سلسلہ تعارف جاری رکھتے ہوئے کہا۔ ”جو جڑ آج ہی جو جڑ بیگ سے لندن پہنچا ہے اس طویل سفر کا مقصد صرف اس اجلاس میں شرکت ہے جو جڑ ایک لمبے عرصے سے جو جڑ گری پر قائم ہے۔ اُس کا کام جہم پر سیاحت کے لئے سفر کے اختتامات کرنا ہے۔ تاہم اگر اُس کا کوئی پہلا ایسا نہیں ہے جو جڑ جاتا ہو خصوصیت کے ساتھ کہ جڑی افریقہ کے جنگلات اور وحشی زندگی کے بارے میں مکمل معلومات ہیں، بد قسمتی سے جو جڑ کو بیڑی یا کی جہم میں کچھ عرصہ گزارنا پڑا۔ بہر حال یہ ایک ذاتی معاملہ ہے اور آپ حضرات اس سلسلے میں تفصیلات جاننے کے خواہشمند نہ ہوں گے۔ اور عرض ہمارے دوست مسٹر سو فرین۔“ شیلک نے تیسرے آدمی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ اُس کا چہرہ حرکت اور جسم خاصا مضبوط تھا، پہلی ہی نظر میں اُسے دیکھ کر اندازہ

ہوتا تھا کہ وہ ایک خاندانی اور شیر و رحم ہے، شیلک نے بی بی جاتی دیکھتے ہوئے کہا۔ ”یہاں کر آپ لوگوں کو کوئی عجیب سی سونہا ہے کہ فرین ایک بہت مشق اور باہر چلنے کے ہے، اس بات میں ذرا بھی مبالغہ آفرین نہیں ہوگی اُس کے ریکارڈ میں اُن کی خصوصیت کا اعتراف کیا گیا ہے۔ مسٹر فرین کو دو تین فرسٹ کلاس کے افریقہ کے سفر کے سہولت حاصل ہوئی ہے۔“ قدرے وقفے کے بعد شیلک نے فرین کہا۔ ”تو حضرات! یہ امر باعث مسرت ہے کہ آپ سب میں ایک قدر مشترک ہے۔“

تینوں خاموشی سے اُسے دیکھتے رہے۔  
”تعارف ختم ہوا۔“ شیلک نے بیڑی کے دروازے ایک بڑے سائز کی تصویر دکھاتے ہوئے کہا۔ اب کاروبار کی بات ہو جائے۔ یہ تصویر اُس مشہور سرے کی انگوٹھی کی ہے جس کا ڈیزائن نامور ڈیزائنر نیرو ریو جی نے تیار کیا تھا۔“

”میں نے آگے ٹھیک کر رشتوں نظروں سے انگوٹھی کی تصویر دیکھتے تھے“ اس انگوٹھی کو موت کی انگوٹھی بھی کہتے ہیں“ شیلک نے اپنا بیان جاری رکھتے ہوئے کہا۔ ”یہ تصویر انگوٹھی کی لوگوں کو موت کی نیند سلا چکی ہے۔ سیزر پورجیل نے اسے پندرہویں صدی کے اوائل میں تیار کر دیا تھا۔ نیلے والا ایک گناہ چھری تھا جو اس انگوٹھی کا پہلا شکار تھا۔ ان چھکڑیوں کے درمیان ایک چھوٹا سا خفیہ خانہ ہے جس میں زہر بھرا تھا۔ خفیہ خانہ سے ایک پتلی کی اور خفیہ تیر سونی منسلک ہے۔ انگوٹھی کے والے سو فیصدی۔ جب پورجیل اپنے سر خفیہ قتل کرنے کا ارادہ کرتا تو وہ بہر حال کاٹھ بیٹھنے کی بجائے کر لیت اور اُس سے ہاتھ لاتا تیر سونی مقابل کے ہاتھ پر چھوٹی سی خراش ڈال دیتی جس کے ذریعہ زہر گھسے جس میں سرایت کر جاتا۔ اور وہ خفیہ گھنٹوں کے اندر موت کی نیند سو جاتا۔ اگر کوئی انٹائی یہ انگوٹھی پہن لے تو اُس کے بھی ہلاک ہونے کا اتنا ہی امکان ہے شہرہ صغیر اندر موجود ہو سکتا ہے پانچ صدیاں گزر جانے کے بعد یہ کرا سوا ہی پیدا نہیں ہوتا“ لہذا اب انگوٹھی گلاب کے پھول کی مانند ہے عزیز۔“

”چار صدیوں تک یہ انگوٹھی نامعلوم ہاتھوں میں رہی۔“ چند سال پہلے فلورنٹین کا ایک امیر شخص اپنے بیوی بچوں سمیت کار کے حادثے میں ہلاک ہو گیا۔ جب اُس کا ذاتی سامان فروخت کیا گیا تو اُس میں سے یہ انگوٹھی بھی نکل آئی جسے ایک ایکسپٹ نے شائع کر دیا۔“ شیلک نے ہنگامہ کار کش لیتے ہوئے کہا۔ ”اُس کے لیے یہ بتانا مناسب ہو گا کہ ہماری فزیم معقول سادہ پر شکل اور خفیہ نوعیت کے کار کرتے ہیں جس میں کامیابی اور سیاسی رازوں کے حصول کے علاوہ گمشدہ نوادرات کی بازیابی کا کام بھی شامل ہے۔ جو موقع کی مناسبت سے ہم نوادرات کی خرید و فروخت بھی کر لیتے ہیں۔ جب مجھے اس عجیب روزگار کا انگوٹھی کے بارے میں معلوم ہوا تو میں نے فوراً اُسے خرید لیا اور بعد میں معقول منافع پر ایک ایسے شخص کے ہاتھوں میں فروخت کر دیا جسے نوادرات جمع کرنے کا جہن ہے۔“ چھ ماہ کے بعد انگوٹھی چوری ہو گئی۔ اب

”گوٹھی کے مالک سٹروموشنل نے انگوٹھی کی بادیابی کے لئے میری خدمات حاصل کی ہیں انھیں کوشش کے نتیجے پر معلوم کرنے میں کامیاب ہو چکا ہوں کہ انگوٹھی کس شخص نے چوری کر دئی ہے اور اس وقت کہاں موجود ہے۔ تو حضرات آپ لوگوں کی خدمات صحت مذکورہ انگوٹھی کی بادیابی کیلئے حاصل کی گئی ہیں“

کئی لمحوں تک کمرے کے اندر خاموشی چھائی رہی پھر فریون نے سکوت توڑتے ہوئے کہا۔

”یعنی قفصہ منقرض ہے کہ تم ہمارے ذریعہ پوریا انگوٹھی چوری کروانا چاہتے ہو۔؟“

شلیک نے ناگواری کے ساتھ فریون کی طرف دیکھا۔

”ستم ہر جہینہ کا تاریک پہلو دیکھنے کے عادی ہو۔“ اس نے ترش لہجے میں کہا۔ ”بہر حال اس معاملے میں پولیس کی مداخلت کا کوئی امکان نہیں انگوٹھی چرائی گئی ہے اور ہم اسے اُسکے قانونی مالک تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ اس وقت یہ انگوٹھی ایک ایسے شخص کے پاس ہے جس کا شمار افریقہ کے امیر ترین افراد میں ہوتا ہے، یہ شخص سڑوٹوٹا اور فیل کے سروعی علاقے میں ڈوربین برگ کی پہاڑیوں کے دامن کی مقام پر۔“

”تمہارا ارشاد ارب تپتی سیک کیلن برگ کی طرف تو نہیں؟“

جوز نے پوچھا۔

”تمہارا اندازہ باطل صحیح ہے۔ میرا خیال ہے کہ تم اس شخص کے بارے میں بہت کچھ جانتے ہو گے؟“

”جنوبی افریقہ کا پتہ مجھے اُسے جانتا ہے۔“ جوز نے کہا۔

”اس شخص کے بارے میں عجیب و غریب باتیں مشہور ہیں۔“ چند لمحوں تک وہ بیویں سیکڑ کر سرجت رہا۔ ”میکس کا پاپ کارل لہلہیں رگ جرنی کا باستاندہ تھا پہلی جنگ عظیم کے دوران وہ جرمنی کے جنوبی افریقہ میں آگیا، خوش قسمتی سے جو ہنگر سے کچھ فاصلے پر اُسے ایک نوٹے کا کالن لگی، جو اس مقام پر دریافت ہوئی اور اسے سب سے بڑی کان تھی۔ کارل ایک ہوشیار شخص تھا اس نے تمام سوا کمال کر کے کاروبار میں لگا دیا اور محض اسی عرصے میں ارب پی پی پی لہلہ پی پی کی موت کے بعد اس نے ساٹھ سال کی عمر میں ایک مقامی دوشیزہ سے شادی کر لی جس سے میکس پیدا ہوا۔ لیکن بد قسمتی سے اُسکی نانگیں بروقت اور بہت چھوٹی تھیں۔ بعض لوگ یہاں تک کہتے ہیں کہ اُسکی نانگیں کبھی جھلی دند سے کچھوں سے مشابہہ ہیں۔ تاہم آج جسک ڈاکٹر انکس کی ماں کے سوا کسی نے اسکی نانگیں نہیں دیکھیں۔ بوڑھے کارل کی وفات کے بعد اُسکی ماں نے ڈوربین برگ کے علاقہ میں ایک وسیع قطعہ خرید کر اُنش اختیار کر لی کیونکہ وہ اپنے چچے کو سوشل زندگی سے دور رکھنا چاہتی تھی۔

گھنے اور بڑھ چڑھ چلائے کے درمیان گھری ہوئی میکس کی قیامت گھا اور اُسکے گرد لگے ہوئے سرسبز فائنات کم دیکھ کر اس پر عجیب سیل کے علاقے میں پھیلے ہوئے ہیں اس جگہ کا نام کارل یا ڈنڈ ہے۔ میکس کے پاس انگریزی محاذ فظوں کی پوری فوج موجود ہے جو ہر قسم کے حالات سے نپٹنے کی پوری صلاحیت

رکھتی ہے۔ مجموعی اعتبار سے کارل یا ڈنڈ ایک مضبوط قلعے کی مانند ہے۔ جس میں بڑی نیت سے داخل ہونے کا مطلب موت کو دعوت دینا ہے۔ کچی بات تو یہ ہے کہ میکس کی حیثیت پورے شمال کے علاقوں میں ایک نواب کی سی ہے میں نے سنا ہے کہ اندھ میں اُس کا ایک بنگ بھی ہے جسے شیلنگ آف تینال کہتے ہیں۔“

چند لمحوں تک کمرے میں خاموشی چھائی رہی۔ فریون نے سرگرت کا آخری کش کیا اور اُسے اپنی ٹرسے میں سل دیا۔

”کیا جوز نے کچھ بتایا ہے وہ سچ ہے؟“ اُس نے شلیک کی طرف دیکھتے ہوئے کہا اسکی آواز میں واضح احتجاج پایا جاتا تھا۔

”تقریباً سچ ہے۔“ شلیک نے جواب دیا۔

”یعنی تم یہیں موت کے منہ میں چلنا چاہتے ہو۔؟“

”اگر تم صحیحہ نہ دے ہوئے مٹھو کے مطابق کام کرو گے تو ہمیں کوئی مشکل پیش نہیں آئیگی۔“ شلیک نے کہا۔ ”کام خزانہ کمزور ہے لیکن نامک نہیں۔ مجھے اُمید ہے کہ کمزور ڈاکٹر کیلے کوئی بھی شخص جان کی بازی لگا سکا ہے۔

صرف تین منٹ کے اندر لہلہ ڈاکٹر میکس کے بارے میں جوز نے ایک بات بتائی وہ خوبصورت عورتوں کا بہت شہید تھا، اُس تک رسائی حاصل کرنے کیلئے میکس یا ایک ایسی عورت سے کئی خوبصورتی و رعنائی سکین کو بولا کر دینے کیلئے کافی ہے۔ اگر یہ قانون کارل یا ڈنڈ میں داخل ہونے کا ذریعہ نہیں کی تو پھر دنیا کی کوئی ہستی وہاں رسائی نہیں پاسکتی۔“ شلیک نے ڈرائی انداز میں تینوں کی طرف دیکھا اور گری پرکھتے ہوئے ایک بٹن دبایا، ”ایک شلیک کے بعد دروازہ کھلا اور ایک دروازہ دروازہ پر سیکڑن وہاں جرنی کی خوبصورتی و رعنائی، واقعی بے مثال تھی اندھا داخل ہوئی اور شانہ نہ تکتے تھے جتنی ہوئی ان کے توجہ لگتی تینوں حوزہ انداز میں اسکی طرف دیکھنے لگے۔

”مس شرے ڈینڈ!“ شلیک نے شرے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ تینوں احتراں ماکھڑے ہوئے، شرے نے دنواز مسکراہٹ کے ساتھ اُسکی طرف دیکھا، رسمی تعارف کے بعد جب اپنی اپنی جگہ بیٹھے۔ شلیک نے بات جاری رکھتے ہوئے کہا۔ ”مس شرے ہم کی گزرن کی حیثیت سے تمہارے ساتھ سفر کر رہی۔ جو ہنگر کے ریٹائرڈ خلیل ہول میں جا کر کون کا ڈیڑبٹ کر لیا گیا ہے جو ہنگر سے آگے کے سفر کے انتظامات جوز کے پردہ میں انتظامات مکمل ہوئے تاہم نوک ہول میں قیام کر دینے کیلئے کرایے کے پہلی کا پتہ انتظام بھی ہو چکا ہے جسے گیارہ ڈاکٹر نے استعمال کر لیں گے۔ میں نے کارل یا ڈنڈ کے بارے میں کچھ معلومات حاصل ہیں، تاہم تصدیق کے معیار پر اعتماد نہیں کیا جاسکتا، ہرگز کہنے کے مطابق شرے ایک پیہ درویش لڑکی حقیقت سے پہلی کا پتہ کر کے ذریعہ کارل یا ڈنڈ میں داخل ہوئی گئی اس کا پتہ ہو گا۔ شرے خود کو ایک سے شائع ہونے والے ”ایمیل ورلڈ“ کی نمائندہ ظاہر کر رہی، رسلے کے الٹ اور دیگر سے میں نے ایک سرٹیفیکٹ بھی حاصل کر لیا ہے۔ جس میں شرے کو رسلے کی نمائندہ ظاہر کیا گیا ہے۔ میکس ایک ریزک شخص ہے میں یکن ہے کہ وہ شرے کے بیان



پھر وہ ایک ٹھنڈا سا سن لیتا ہوا اکھڑا ہو گیا۔  
 ”دیکھیں لڑکی ہے شرفین!“ شلیک نے اُسے گھورتے ہوئے  
 پوچھا۔

”آں ہاں، الاجاب چیز ہے۔“ پھر وہ ایک دم سنبھل گیا۔  
 ”جی کیا کہا۔؟“

”مشر فرن!“ شلیک نے ترش بھینے میں کہا۔ ”اس الاجاب  
 چیز کو محل کرنے اور اُس کی تربیت کرنے میں نے ایک مختصر قسم خرچ کی ہے  
 اس کا شمار میری فرم کی غیر منقولہ جائیداد میں ہوتا ہے۔ لیکن میں تمہارے  
 چہرے پر شیطان کا عکس دیکھ رہا ہوں۔ یہ مت بھولو کہ تم ایک مفرد مجرم  
 اور قاتل ہو۔ تم نے تین بے گناہ انوکھوں کو قتل کیا ہے اور پچیس ہتھاری  
 تلاش میں ہے۔ مسیکر پاس تمہارے جرائم کے ناقابل تردید ثبوت موجود ہیں  
 میں جب چاہوں تمہیں انوکھوں کے محلے سے رکھتا ہوں۔ مسیکر ہاتھ بہت  
 لمبے ہیں۔“

”کیا تم مجھے بلیک میل کرنا چاہتے ہو؟“ شلیک نے  
 کہا۔ ”کیا ہم نے ملکر کام کرنے کا عقد نہیں کیا ہے۔؟“

”یقیناً کیا ہے۔“ شلیک نے کہا۔ ”لیکن میں تمہیں بھی نہیں  
 سنا، اسلئے تمہیں دوبار قتل کا خیال رکھنا پڑے گا۔ یہ بات یہ کہ تم مس شرے  
 ڈسینڈ کے معاملات میں مداخلت نہیں کرو گے، اگر قریعے تم مجھے جھگڑا میں سترکتے  
 ہوئے تمہاری کے موافق پیدا ہو سکتے ہیں اور ابھی ابھی تمہارا شیطانی ذہن ان واقعے  
 سے فیضیاب ہوئے کے بلے میں غور کر رہا تھا۔ پس میں تمہیں خود کرتا ہوں لگا  
 تم نے اس قسم کی حرکت کی تو انوکھوں کے جسم ہاتھ تمہاری کڑوں پر ہونگے۔“  
 ”یعنی تمہاری قیاس آرائی ہے۔“ فرین نے کہا، ”پھر میری تمہاری  
 تسلی کیلئے وعدہ کرتا ہوں کہ شلے کی طرف بڑی نظر سے دیکھوں گا بھی نہیں۔  
 بلکہ دیکھوں گا بھی نہیں۔ بلکہ آج سے اُسے اپنی اتنی جان کی طرح سمجھوں گا۔  
 اب تو خوش ہو!“

”اور دوسری بات یہ ہے۔“ شلیک نے سلسلہ کلام جاری رکھتے  
 ہوئے کہا۔ ”کہ میں ہر صورت میں انوکھی حامل کرنا چاہتا ہوں، اگر تم ناکام  
 یا بالفاظ دیگر ناکام یا کاڈر کھیلنے کی کوشش کی تو مجھ میں تمہیں انوکھوں کے حوالے  
 کر دوں گا، تم ایک کہنے مشق قتل شکن اور دلبر چر ہوا، اس نے ناکامی کا سوا  
 ہی پھیلا ہوا ہوتا۔“

”یہ بہت خوشی کی بات ہے کہ تم اس حقیقت سے بخوبی آگاہ ہو۔“  
 فرین نے کہا۔ ”یعنی یہ کہ اس قسم کا سامنا یا کاردار اور میری محنت ہے۔ لہذا  
 میں زانچا و ضرر طلب کرنے میں حتی جان ہوں۔“

”تم میری توقعات سے بڑھ کر لاپچی ہو۔“ شلیک نے ہزارے سے  
 کہا۔ ”انوکھی مسیکر ہاتھ میں آجائے تو زانچا و ضرر بھی دیدوں گا۔ اور  
 اب خدا حافظ۔“

فرین نے مزید کچھ کہنے کیلئے منہ کھولا لیکن شلیک نے اُسے ہاتھ سے

کی مصدقہ کیلئے رسالے کے دفتر ٹیلیفون کر ڈالے، پھر شلیک نے مگرمیری اور  
 شرے کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ ”کارل ماؤس کے اندر ایڈیلیڈ بھی ہے  
 جہاں تم اپنا پہلا کوڑا تارو گے۔“ مسیکر کے محافطوں کے استفسار پر کم ہونے  
 کہ جنگل کے لہریں سے گزرتے ہوئے تمہاری نظرات خصوصیت سبزہ زار پر پڑی ہے  
 دیکھ کر تم بہت متاثر ہوئے اور ڈونڈ کرانی کیلئے پیچھے اتر گئے۔ یقیناً تمہیں تو ڈونڈ کرانی  
 کی اجازت نہیں ملے گی لیکن اس طرح تم مسیکر ناک رسانی حاصل کرو گے۔

علاقت کے اندر بہت بڑا عجیب گھر ہے بلکہ اندر نادر روزگار  
 شام کا جو وجود ہیں ان نوادرات میں بیشتر مسروقہ ہیں تقریباً آٹھ سال قبل مجھے اپنے  
 ایک انجینئر کے ذریعہ معلوم ہوا تھا کہ مسیکر نے سوئڈن کی مشہور قتل ساز  
 کپتانی یل سلام سے کچھ سامان خریدا ہے میری ہدایت پر مذکورہ خاندان سے  
 شہینگ انجینئر کے معنی گم کر کے اُس کے سامان کی انوائس حاصل کرنی چاہی  
 مسیکر پاس موجود ہے۔“ شلیک نگار کا کش لینے کیلئے رکاوڈ پھر فرین کو  
 گھورتے لگا۔ ”میرا خیال ہے کہ تم یہاں سلام کپتانی سے بخوبی واقف ہو۔“  
 ”بہت ابھی طرح۔“ فرین نے جواب دیا۔ ”پچھ سال پہلے میں  
 اس کپتانی میں کام کر چکا ہوں۔“

”گویا تم قتل شکن کے علاوہ قتل ساز کا کام بھی جانتے ہو۔“  
 شلیک نے مزید کردار سے ایک پلاسٹک کوڈر کا کفرین کے ہاتھ میں بھرتا  
 ہوئے کہا۔ ”یل سلام کپتانی کی انوائس ہے اس میں اس سلمان کی جزئیات  
 موجود ہے جو کہ مس ذریعہ تھا اس ہنرست کو دیکھ کر تم اندازہ کرو گے کہ کارل ماؤس کیا  
 کس قسم کے تسلے استعمال کے گئے ہیں پھر اس نے مزید کردار سے ایک اور پلاسٹک  
 کوڈر کا لاڈلہ گیری کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔ ”یہ ڈرنگ برگ کے ٹنگٹاں اور  
 کارل ماؤس کا نقشہ ہے۔ اس کے ذریعہ تم آسانی کارل ماؤس کے ہاتھ پہنچ سکتے  
 ہو۔“ قدرے توقف کے بعد اُس نے کہا۔ ”اب آج کی ٹینگ برغاست ہوتی  
 ہے انگی لاقات سوڈا کر ہوگی جہاں میں مزید تفصیلات ملے گی جائیگی کسی کو  
 کچھ پوچھنا تو نہیں؟“

”آج کی ٹینگ سے اور باتوں کے علاوہ ایک بات سمجھ میں آئی  
 ہے کہ تم نے میں اپنی ہر کیلئے منتخب کر لیا ہے۔“ فرین نے کہا۔ ”اور ہمیں سے ہر  
 شخص کو نوڈر لاڈلہ میں لے لیں، لہذا اس کے بلے میں کیا خیال ہے؟“  
 ”مجھے معلوم تھا کہ تم یہ مطالبہ کرو گے۔“ شلیک نے دراز کے  
 اندر سے چار دانہ نکلے اور چاروں کے ہاتھوں میں ایک ایک فادہ دیتے  
 ہوئے کہا۔ ”ہر بلائفے کے اندر تین ہزار ڈالر کے سادہ سفری چیک ہیں باقی  
 قسم ہم کی کامیابی کی صورت میں واجب الادا ہوگی۔ اب آئندہ سوڈا رنگ  
 کیلئے یہ احسان برغاست کیا جاتا ہے۔“

شرے اپنی کرسی سے اٹھ کر لڑکھانہیت مکت کے ساتھ چلتی  
 ہوئی کمرے سے وضعت ہو گئی۔ تینوں لاشخوری طور پر اُسے جانتے ہوئے دیکھتے  
 ہے، پھر جزا اور گری بھی اٹھ گئے اور سوئی دروازے کی طرف بڑھنے لگے  
 فرین کی نگاہیں ہنڈا اس دروازے پر مرکوز تھیں جس سے شرے باہر نکلتی تھی۔





خصت ہونے سے قبل اُس نے کہا۔

ہسٹن میں ہتھاری باتوں سے بہت متاثر ہوا ہوں۔ میں تم جیسے محنتی اور مستعد لوگوں کو بہت پسند کرتا ہوں، مگر کبھی نہیں مانی مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ کلک مسیجر پاس آجانا۔ ہتھاری مدر کے مجھے دلی سرت ہوگی۔ ہمارے یہاں محنتی لوگوں کی بہت قدر کی جاتی ہے اگر اپنی موجودہ ملازمت مطمئن نہ ہو یا زیادہ تنخواہ کی ضرورت محسوس کر دو تو بیکری جھبک کے مسیجر پاس آجانا میں نہیں موزوں اور خاطر خواہ تنخواہ پیش کر سکتا ہوں۔ میرا نایا اور گھنا چارنس پلانٹ پیڑیں شیل نیک آف مثال۔ اور کچھ نہیں لڑنے کیلئے ضرور آجانا۔

گھر آکر چارنس نے پہلے کے باغ میں حیدر مونا شروع کر دیا۔ وہ اُسے شیلیک کی سلاخ سانی کے لئے استعمال کر سکتا تھا، اُنکی دیران نکھوین اور اُداس چیر سے یہ افادہ لگانا مشکل نہ تھا کہ اُسے ایک ایسے نوجوان کی ضرورت ہے جو اُسے اپنی مضبوط یا ہوں میں جھک کر خشن فطرت کی باتوں سے دشمن کر سکے، اگلے روز اُس نے ایک لائبل اور ڈیرو نوجوان کا انتخاب کیا، اُس کا نام تھا جیکن عمر چوبیس سال اور ظاہری عادیسی مفلوک الحال ہرید مونا تھا، وہ سب وہاں میں موعولی سازندہ تھا۔ کچھ مضطرب دوسال کا چل ہی کاٹ چکا تھا چارنس نے اُنکی عجیب وغریب مشق تپنے کا جائزہ لیتے ہوئے کہا۔

مستر جیکن میں پہلے سپرو ایک عارضی کام کرنا چاہتا ہوں کام دلچسپ اور معاوضہ حقوق ہوگا؟

”مستر جیکن نہیں۔ اُس نے کندھے اُٹھاتے ہوئے کہا۔  
”مجھے چاہیے کہ میں۔ اور سونا میں کوئی ایسا دلیا کام نہیں کروں گا جس میں پولیس کا ہمان نہ پڑے۔ کیا سمجھ؟

”سمجھ گیا۔“ چارنس نے مصلحت آمیز مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔

”فکر نہ کرو کام بالکل جائز ہے پولیس کی مداخلت کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔“

”پھر وہ اُسے کام کی تفصیل سمجھانے لگا اور وہ تحریک کے کش لیا ہوا غور سے سننا رہا۔ بات سن کر متے ہوئے چارنس نے کہا۔

”کیسا کام ہے کرو گے؟“

”بندلا کروں گا، کہاں رہتی ہے؟“

”اُس کا دفتر رائل مارہروں میں ہے اور رہائش چرچ مارٹ

پر ہے اس کاغذ پر اس کے حکم کو اکت اور پتہ درج ہے۔“ چارنس نے اسے ایک کاغذ پیش کرتے ہوئے کہا۔

”مجھے اپنے کاغذ پڑھنا پڑتے ہیں آریا“ جیک نے کاغذ لیتے ہوئے کہا۔

”بات ذرا واضح ہونی چاہئے۔ تمہارا مطلب ہے کہ اُس نے کسی کے

جس کا نام پہلے ہے وہی کروں۔ ٹھیک ہے؟“

چارنس نے اثبات میں سر ہلادیا۔ جیک نے بات جاری رکھتے ہوئے کہا۔

”پھر اس کے ساتھ محبت کروں۔ ایک مرتب محبت کا مزہ چکھنے کے بعد وہ دوبارہ اُنکی تنہا کرگئی اور تم چاہتے ہو کہ میں اُنکی تنہا پوری کرنے کے

برے اُس سے رقم طلب کروں۔ یعنی طلب اور رسد والا معاملہ ہے اُسکی طلب پوری کرتا ہوں اور تم کھینچتا رہو۔... کھینچتا رہو۔ یہاں تک کہ بی لنگال ہو جائے۔“

”مقصود بالکل یہی ہے۔ لیکن وہ بے بی نہیں ہے۔ عمر میں ہتھاری آئی کے برابر ہے۔“

”پرواہ نیست، پرواہ نیست!“ جیک نے کہا۔ ”تم اس

خدمت کا معاوضہ سو پونڈ دو گئے، اور اس کے علاوہ پہلے سے جو مال غنیمت ہاتھ

کئے گا، وہ بھی میرا ہوگا۔ ٹھیک ہے؟“

”ہاں وہ بھی میرا ہوگا۔“ چارنس نے کہا۔ ”اور کام...

مسیجر بتاتے ہوئے طریقہ کار کے مطابق کرنا۔ ورنہ...“

”فکر نہ کرو۔ میں ایسے کام بہت عمدگی سے کرنا چاہتا ہوں۔

اس کام کے بعد اگلا ٹرینٹ کی تیاریاں عمر کی کوئی قید نہیں۔“ اُس نے دُعا

نکالے ہوئے کہا۔ ”سو پونڈ کی خاطر عمر کی عورت سے عشق لڑا سکتا ہے۔“



باہر غصہ کی سردی پڑی تھی، اُس روز کام کی

زبانی کے باعث میلن کو زیادہ دیر تک دفتر میں بیٹھا ہوا۔ جب وہ اور

میلن پوری اور سردی سے بھٹکتے ہوئے بول کی عمارت سے باہر نکلا تو اسے یہ دیکھ

سخت لگیا۔ لیکن ہونی کر اُنکی اسٹیشن گاڑی کا اگلا پہرہ پہنچ رہا تھا۔ کئی تحریک

سنائی پڑی تھی حیدر لچوں تک وہ پہنچے کو دیکھتی رہی۔ پھر اُنکی نگاہیں ایک

لاڈلی نوجوان کی طرف اُٹھ گئیں جو تینوں کی جہول میں ہاتھ خٹوئے لا پر وای سے

سیٹی بجانا ہوا اس طرف چلا آ رہا تھا اُس نے خوشامال ہاتھ پکڑے ہوئے تھے

اُس نے کھال کی ٹیکٹ پہنی ہوئی تھی وہ جیک تھا اور گاڑی کے پیچھے کی ہوا بھی

اُس نے کھال کی تحریک آ کر دیکھ لیا۔

”گاڑی میں کچھ گرڈ ہے؟“ اُس نے کہا۔ ”کیا میں تمہاری

مدد کر سکتا ہوں۔“

”شکریہ!“ میلن نے تدریس گھبراہٹ کے ساتھ کہا۔

”کوئی خاص خبر ہے؟ میں کبھی پوچھتا ہوں۔“

”واہ مس! یہ تو بالکل معمولی کام ہے۔ نیکی کرنے کی کیا ضرورت

ہے دے اس وقت کی شکل ہی سے لے گی۔ میں پانچ منٹ میں تازہ کاری

کر دوں گا۔“

اُس نے جیسٹ اُتار کر پہلے کے ہاتھ میں تھامی اور آستین

چڑھا کر تازہ کاری کرنے لگا۔

”مس تم گاڑی میں بیٹھ جاؤ۔ باہر بہت سردی ہے۔“

جیک نے کہا۔

جیک کے جیسے جیسے بازو اور دھنچہ کے کوکھ کے پہلوں کے

خون کی گردش تیز ہوئی۔ زندگی میں پہلی مرتبہ نوجوان نے اتنی اپنا سیت اور

بے تکلفی سے اُسے مخاطب کیا تھا۔ دس منٹ کے بعد اُس نے ٹول کٹ گاڑی

کے اندر رکھ دی اور تلوپوں کی پشت سے ہاتھ ملتا ہوا سہیل کے سامنے کھڑا ہو گیا۔

”اور کوئی خدمت مس!“ اُس نے کہا۔ ”مارتھیلی ہو گیا اب تم جا سکتے ہو“

”سہیل کے دل کی دھڑکن اور تلوپوں کی گردش تیز ہو گئی۔ اُس کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ کس طرح اُس کا شکر یہ ادا کرے۔

”بہت بہت شکریہ!“ اُس نے کہا۔ ”کیا میں تمہیں گھر تک چھوڑاؤں؟“

”مجھے یہ تو ہے کم ناٹ برج کی طرف نہیں جا رہی ہو۔“ حالانکہ اُس نے معلوم تھا کہ وہ اُدھری جا رہی ہے۔

”اوہ! ہاں۔ میں ناٹ برج کی طرف ہی جا رہی ہوں۔“ اُس نے کہا۔ ”میری رہائش چرچ اسٹریٹ پر ہے۔“

”عجیب اتفاق ہے، میں بھی اُس طرف جا رہا ہوں۔“

”تمہیں ناٹ برج کے کچھ بہت خوش ہو گی۔“ سہیل نے کہا۔ ”آؤ بیٹھو!“

دونوں گاڑی کے اندر بیٹھ گئے۔ برسوں کے بعد ایک مڑکی رفا نے سہیل کے بدن میں عجیب توجہ بیکار کیا۔ اُس نے پتھوں میں ایسا رشتہ طاری ہو کر دوبارہ وجود کو شش کے آئینے میں سوچنے میں جانی نہ ڈال سکی۔

”اوہ مس! پچاڑی تم سے نہ چلی گی۔“ جیک نے کہا۔ ”لاؤ میں چلا تا ہوں۔“

”اوہ لیڈا!“ سہیل نے اُسے چابی دینے سے منع کیا۔

دونوں نے سیٹیں تبدیل کر لیں، جیک ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا اور گاڑی اسٹارٹ کر دی۔ سہیل کا خیال تھا کہ وہ آج کل کے پھر نوجوانوں کی طرح تیز رفتاری کے ساتھ گاڑی چلائے گا۔ لیکن وہ نہایت پرسکون انداز میں تیل کی رفتار سے جا رہا تھا۔

”عصفتب کی سڑی پڑ رہی ہے۔“ سہیل نے راستے میں کہا۔

”تباہ کن!“ جیک نے جواب دیا۔ ”رگون میں خون منجمود رہتا جا رہا ہے۔“

”کیا تم ناٹ برج میں رہتے ہو؟“ سہیل نے ہمت کر کے پوچھا۔

”کون... میں؟“ جیک نے فقہہ لگاتے ہوئے کہا۔

”تصور بھی نہیں کر سکتا، پارک گرین کے قریب چہ ہے کہ ایک بل میں رہتا ہوں“

”اچھا۔!“ سہیل نے حیرت سے کہا۔ ”تمہیں کسی اچھی جگہ رہنا چاہیے۔“

”مس! میں بے روزگار ہوں، اچھی جگہ پر کسے رہ سکتا ہوں۔“

”اچھا۔!“ تم کامیوں میں کرتے۔ آج کل کی کو بیگانہ نہیں رہنا چاہیے۔“

”یہاں ہو گیا تھا۔ بس نوکری سے جواب مل گیا۔ لیکن تم کیوں

میں بیٹے کی شکر کر رہی ہو؟ آج تک کسی نے سیکر لئے فکر نہیں کیا میں خود بھی پرواہ نہیں کرتا“

سہیل کچھ سوچ میں پڑ گیا اُسے اس نوجوان سے کچھ زیادہ ہی بڑی ہو گئی تھی، وہ کسی طور اُس کی مدد کرنے کے باوجود غور کرنے کی چرچ اسٹریٹ پر گاڑی روکنے کے بعد جیک کا افسانہ مگر رخصت ہونے کا تو سہیل نے اُسے روک لیا اور کہا کہ اُسے کافی کا ایک کپ پینے کی ترغیب دینا چاہیے۔

سہیل کا فلیٹ مختصر اور نفاست سے سجایا گیا تھا، اندر داخل ہونے کے بعد جیک پہلے پتھر روم میں منہ مانتہ دھوئے کھینچے داخل ہو گیا۔

جب وہ باہر آیا تو سہیل اُس کا انتظار کر رہی تھی اُس کی آنکھیں کسی نادرہ خوشی کے باعث چمک رہی تھیں، جیک اُس کے سامنے کھڑا ہو گیا چند لمحوں تک دونوں ایک دوسرے کو دیکھتے رہے، پھر جیک نے دونوں بازو اُس کی کمر میں ڈال دیے، وہ کمر ہضم پینے کی مانند اُس کے سینے سے لگی جیک کی دراز دوستی بڑھتی گئی لیکن اُس نے کوئی مزاحمت نہیں کی۔۔۔۔

اگلی صبح سہیل بیدار ہوا تو ایک اُسے پہلیوں سے پہچان رہا تھا۔

باہر کی جانب چلنے والی کھڑکی کے وسیع کی خوشگوار روشنی اندر داخل ہو رہی تھی سہیل کو بہت شگفتہ بہت پہلا معلوم ہوا۔ وہ ایک انوکھا سکون محسوس کر رہی تھی ایک ایسا سکون جو زندگی میں پہلی مرتبہ اُسے حاصل ہوا تھا چند لمحوں تک وہ انکھیں بند کر کے سرشاری کی اُس کیفیت سے لطف اندوز ہوتی رہی، پھر کئی خیال کے تحت اُٹھ کر کپڑے پہننے لگا، غسل کے بعد وہ باورچی خانہ میں گئی اور ناشتہ تیار کرنے لگی۔ آج اُس کی حرکات میں غیر معمولی تیزی تھی اور چہرے پر رغبت و جذبہ کا سچا اظہار تھا۔ اُسے یوں محسوس ہوا کہ ہر بار ہاتھ لگائے اندر غریب کوئی درپہر کھل گیا ہے۔

تھوڑی دیر کے بعد جیک بھی جاگ گیا، چند لمحوں تک وہ ستر لٹایا ہوا صحنہ دیکھا کہ اتنا مزہ دار تھا۔ باورچی خانے سے ہنسنے کی آوازیں آرہی تھیں اُس نے سمجھ لیا کہ سہیل ناشتہ تیار کرنے میں مصروف ہے۔ وہ خاموشی سے اُٹھ کر کمرے کی تلاشی لینے لگا۔ دروازے کے اندر ایک پلائی سکرٹ لگا، ایک پلائی لائنڈ اور ایک چھوٹا سا زبردست کاڈز چھٹا، لائٹ اور گرینڈ کس کو بیٹھ گیا اُس نے کمرے کے دروازے کا جائزہ لینے لگا۔

ڈرتے کے اندر دوسری قیمت کی انگوٹھیں اور ایک موتیوں کا بڑا بھنگی تھا اُس نے ان اشیا کو اپنی جیب میں ڈال کر باورچی خانے کی طرف گئے غسل خانے میں گس گیا، تیار ہونے کے بعد جب وہ باہر آیا تو سہیل کو ناشتہ کی میز پر منتظر پایا، جب وہ سامنے آیا تو سہیل نے ایک فیملی سکرٹ کے ساتھ اُس کی طرف دیکھا اور پھر انکھیں جھکا لیں، جیک اُسے گھورتا ہوا سوچنے لگا۔

کہ بے چاری بائبل گانے کی مانند ہے۔

ناشتے سے فارغ ہو کر اُس نے سہیل کا شکر یاد کیا اور جانے کیلئے کھڑا ہو گیا۔ بات سہیل کیلئے غلطی غیر متوقع تھی اُس کے چہرے پر لاپاکہما لاپاکہ نظر آنے لگی۔

”کیا تم یہاں رہنا پسند نہیں کر دگے؟“ اُس نے کہا۔

سہیل نے جواب دیا۔ ”میں نے یہاں رہنا پسند نہیں کر دگے؟“ اُس نے کہا۔

”میں نے یہاں رہنا پسند نہیں کر دگے؟“ اُس نے کہا۔

”میں نے یہاں رہنا پسند نہیں کر دگے؟“ اُس نے کہا۔

”میں نے یہاں رہنا پسند نہیں کر دگے؟“ اُس نے کہا۔

”میں نے یہاں رہنا پسند نہیں کر دگے؟“ اُس نے کہا۔

”میں نے یہاں رہنا پسند نہیں کر دگے؟“ اُس نے کہا۔

”میں نے یہاں رہنا پسند نہیں کر دگے؟“ اُس نے کہا۔

”میں نے یہاں رہنا پسند نہیں کر دگے؟“ اُس نے کہا۔

”میں نے یہاں رہنا پسند نہیں کر دگے؟“ اُس نے کہا۔

”اوں ہونہ۔“ جبکہ نے دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔ ”بہت مشکل ہے، مگر کرنے کی کوئی کامنڈوبست بھی کرلے۔“  
 ”اچھا... مجھے امید ہے کہ... کم از کم آئندہ مجھے ملے رہو گے۔“  
 اگر ہوسکے تو رات کا کھانا میسر ساتھ ہی کھانا۔  
 ”کچھ نہیں کہہ سکتا۔“ اُس نے لاپرواہی کے ساتھ جواب دیا  
 ”حالات پر منحصر ہے!۔“ غلامِ غافل۔  
 ”ہیلن نے کچھ کہتے کیسے منہ کھولا مگر وہ دروازہ کھول کر باہر نکل گیا۔

اگلے دن شام کے وقت ہیلن کو طمانی سگریٹ کپیں، لائٹ اور زیورات کی گنگدگی کا پتہ چلا اسے یہ اندازہ کرنے میں دیر نہ لگی کہ یہ حرکت جبکہ کے سوا کسی نے نہیں کی اس انکشاف سے اُسے ہلکا صدمہ ہوا اُس نے سوچا یقیناً وہ ایک ادبیاں اور کم ظرف شخص تھا اُس کے دل میں پولیس کو نوٹہ کرنے کا خیال آیا۔ لیکن دھیسیر دھیر سے جذبہ بھری اس پر غالب آگیا۔ وہ سوچنے لگی جبکہ بے روزگار تھا وہ معلوم کئے دلوں سے کھانے پینے کی بربادست کرنا تھا اگر وہ اس حکیمہ کو شامیلا سی ایسی ہی حرکت کرگئی، یوں ہی یہ اشیاء اُس کے کسی کام کی نہ تھیں، ایک رات میں اُس نے جو خوشی اُسے دی تھی اُس کے بدلے وہ ایسی ہی چیزیں قربان کر سکتی ہے۔ پانچ راتوں تک وہ شدت سے اُس کا انتظار کرتی رہی۔ پھر وہ تقریباً یاس ہو گئی۔ لیکن اچانک رات کے دس بجے اُس کا خون آگیا، اُس وقت وہ بستر پر لیٹی اپنی ہی کیفیت زندگی پر انوس کر رہی تھی جبکہ کی آواز نے اُس کے دل و معاش میں بہاؤ کی سی کیفیت پیدا کر دی۔  
 ”ہیلو سیلین! جبکہ بول رہا ہوں۔“ اُس نے شگفتہ  
 ہیچ میں کہا۔ ”ہیچا نا؟“  
 ”اوہ جبکہ!“ ہیلن نے ناچتی ہوئی آواز میں کہا۔ ”تم کہاں غائب ہو گئے تھے؟“

”ہیلن ڈیر!“ اُس نے نامت انگیز لہجے میں کہا۔ ”میں بہت شرمندہ ہوں بہت ہی چیزیں چمرا کر لے گیا تھا۔ تم ناراض ہونا؟“  
 ”ناراض! بالکل نہیں۔“ ہیلن نے غصوں بے جھج میں کہا۔  
 ”ناراضی کا قصور بھی نہیں کر سکتی۔“  
 ”در اصل میں بڑی مشکل میں پھنس گیا ہوں۔“ اُس نے کہا۔

”مجھے بہوں کی سخت محرومت ہے بہت ہی چیزیں لے جانے کے بعد مجھے سخت غارت ہوئی۔ میں نے سوچا کہ مہاروں کا لیکن بہت ہی چیزیں نہیں جو کچھ اب میں تھوڑی دیر کے اندر بہت ہی چیزیں واپس کرنے آ رہا ہوں۔“ دیکھو ڈانٹ نہیں۔“ یہ کہہ کر اُس نے فون بند کر دیا۔

نصف گھنٹے کے بعد ہیلن کو دروازے پر دستک و ستانی دی سہلن اُسے انکشاف میں بے بسی کے ساتھ کمرے کے اندر سہلن کی آواز سنے ہی اُس نے دروازہ کھول دیا۔ جبکہ سر جھکائے کھڑا تھا اُس کے چہرے پر پریشانی اور اچھنے کے آثار تھے۔

”یہ بہت ہی امانت اُس نے رومال میں لپی ہوئی چیزیں بڑھاتے ہوئے کہا۔“ ”ادریں اجازت چاہتا ہوں۔“  
 ”کیا؟“ ہیلن کو اپنا دل بچھتا ہوا محسوس ہوا۔ ”کیا تم بیٹھو گے نہیں؟۔“ بہت ہی ڈگری کا کیا بنا؟ دیکھو میں بہت ہی حرکت کا بالکل بڑا نہیں مانا، اس قسم کے حالات میں ایسی غلطی ہو ہی جاتی ہے۔ تم نے کھانا کھایا؟“

”اوہ! شکریہ“ جبکہ نے کہا۔ ”در اصل مجھے نہایت ناخوشگوار حالات کا سامنا ہے، اگر میں فوری طور پر سیول کا مندرست نہ کر سکا تو... یہ معلوم کیا ہوگا؟“  
 ”ایک منٹ کے لئے اندر آ جاؤ!“ ہیلن نے کہا۔ ”شاید میں بہت ہی مدد کر سکوں۔“

جبکہ نے اندازہ لگایا کہ تیرنشل نے پوچھ چکا ہے۔ لہذا وہ اندر آ کر صوفے پر بیٹھ گیا۔ اُسکے چہرے پر بے مشورہ کمزوری کے آثار تھے ”کیا سوچ رہے ہو؟“ ہیلن نے اُس کے ساتھ بیٹھے ہوئے پوچھا۔

”یہ سوز و غم تو صحت پس اس پوچھنے والے آدمی کی کھال اُتار لیتے ہیں“ جبکہ نے دھم بھم میں کہا۔ یوں حلوم ہوتا تھا کہ وہ خود سے باتیں کر لے اُس نے دروازے کو کھولتے ہوئے کہا۔ ”میں نے تو بڑے بارہ سو پونڈ دینے ہیں میرا خیال ہے کہ اتنی بڑی رقم کا مندرست ناممکن ہے ایک ہی صورت ہے، مجھے ڈلن کی طرف حکم جانا چاہئے، یہ ٹھیک ہے۔“ اُس نے سہلن کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ ”کل صبح میں ڈلن جا رہا ہوں۔“  
 ”لیکن کیوں ڈیر؟“ ہیلن نے اُسکے گلے میں باہنیں ڈالتے ہوئے کہا۔ ”کیا تمہیں کسی کا قرض دینا ہے؟“

”ہاں، بارہ سو پونڈ!“ جبکہ نے کہا۔ ”یقیناً تم اتنی بڑی رقم کا انتظار نہیں کر سکتیں! اگر تم کبھی سکتی ہو۔ تو کمپن کرو گی، میسر ساتھ بہت ہار کوئی رشتہ نہیں۔ میں ایک لاوارث اور آوارہ گرد شخص ہوں۔“  
 بہتر صورت یہ ہے کہ میں ڈلن چلا جاؤں۔“

ہیلن سوچ میں پڑی، اُسکے جبکہ کا قرض میں صرف تو ہو پڑتے، فوری طور پر اتنی بڑی رقم کا انتظار کرنا بہت مشکل تھا، دقتاً اُس کے ذہن میں جارح برائت کے الفاظ گونجنے لگے۔ ”اگر کبھی نہیں ہاں مسائل کا سامنا ہوتا ہے تو کھٹ میسر پاس آ جانا۔“

جبکہ اُسکے چہرے کا غمور چاند لے رہا تھا، اُسے اندیشہ تھا کہ شاید اُس نے کچھ زائد رقم کا مطالبہ کر ڈالا ہے۔

”جبکہ ڈیر! میں بارہ سو پونڈ کا انتظار کر سکتی ہوں۔“ اُس نے کہا۔ ”لیکن ایک شرط پر کم ڈلن جانے کا ارادہ ترک کر دو گے اور مزید میسر پاس نہ ہو گے۔“  
 ”کیا مطلب!؟“ جبکہ نے ناؤٹی حیرت کا اظہار کر کے پوچھا۔



نہیں رہ سکتی۔

یہ کہہ کر وہیزی سے باہر نکل گیا، اسی اگلی صبح تک سہلن کے بدن میں چھبر بھی گئی کی لٹوں تک وہ جسے وحشت اسی نگہ پکڑی رہی رملہاری سے لٹ کا دروازہ کھلنے اور بند ہونے کی آواز سنائی دی۔ پھر اس کے چاروں طرف کھل سنا تھا گیا۔ وہ لاشعوری طور پر ہوتی ہوئی قدامت آنے کے سامنے کھڑی ہو گئی اور یہ تک اپنے غور میں سمجھ کر تھوڑی رہی۔ کچھ دیر کے بعد اس کے ہاتھوں میں حرکت پیدا ہوئی اور اس نے غیر ارادی طور پر اپنے تپا کرے آنا کر ایک طرف رکھ دیے۔ اب وہ بالکل بہتہ حالت میں کھڑی اپنے نکل کو گھور رہی تھی ”میرا جسم واقعی بڑا لڑن کا ڈھانچا ہے“ اُس نے پوری پچائی کے ساتھ سوچا۔  
 ”اور واقعی اُس نے ڈھانچے کے ساتھ محبت کرنا بہت مشکل ہے“ دفعتاً اُس نے دونوں ہاتھوں سے اپنے بال پھٹنے اور پوری توت سے شیشے کو ٹکڑی مارنی شروع کر دی۔ ”اوہ ڈر جیک!“ اُس نے چیخ کر کہا۔ ”تم کیسے ہو؟ بڑوں کے اس ڈھانچے کے ساتھ کوئی گدھا کی محبت کر سکتا ہے، میں ہی اُس ڈھانچے سے محبت نہیں کرتی، میں اسے چپک چپ کر دوں گی، توڑ دوں گی، ریزہ ریزہ کر دوں گی، تاکہ یہ مکڑی ڈھانچہ بزدل باری کو دھوکا دے سکے۔“

شیشہ پکڑا چور ہو گیا۔ سہلن کا چہرہ ہولناں ہو چکا تھا گرم گرم خون اس کے برہنہ جسم پر پسپا ہوا قاتلین مذہب ہور ہا تھا بخوبی دیر کے بعد اس کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھایا اور وہ بے جان ہو کر فرش پر گر گئی۔



سوسودار کی صبح شلیک دفتر آتا تو سہلن کو سہلن پر پراکت متعجب ہوا۔ اپنی مولیٰ سرکوس کے دوران وہ بھی اطلاع کے بغیر غماز میں نہیں ہوتی تھی اُس نے جانچ کر سہلن کے بلے میں دریافت کیا۔ مگر اُس نے بھی لاشعوری طور پر کھڑی دیر کے بعد گری۔ جوڑ اور فرین اجلاس میں شرکت کیلئے پہنچ گئے، شرے سب سے آخر میں آئی اس کے آتے ہی اجلاس کی کارروائی شروع ہوئی، آج کی کارروائی بہت مختصر تھی آخر میں جانچ نے شرکائے ہم کو جوئینرگ کے ٹکٹ سے اور ہوائی جہاز کی روانگی وغیرہ کے بارے میں تفصیلات بتائیں، اجلاس پر غصاٹ کرنے کے بعد شلیک نے گہری اور شرے کو روک دیا۔  
 ”ایک بات یاد رکھو“ شلیک نے گہری کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔  
 ”فرین ایک خطرناک عادی مجرم ہے۔ اسے بارہ مجبوری اس ہم میں شریک کیا گیا ہے تاکہ یہ مضبوط شخص ہوا اور اپنی حفاظت کو یوں کر سکے ہوا اس نے میں سر شرے کی حفاظت کرتا ہے۔“  
 ”تم منکر کرو“ گہری نے کہا۔ ”میں فرین جیسے لوگوں سے نمٹنا خوب جانتا ہوں۔“

”اوہ مٹر شلیک!“ شرے نے کہا۔ ”میں معلوم ہے کہ میں اپنی حفاظت کر سکتی ہوں تم کیوں پریشان ہوتے ہو؟“  
 ”مردہ خیز صورت عورتوں کیلئے پریشان ہوتے ہیں۔“ شلیک نے کہا۔

”اور تم صحت میں ہی نہیں رہیں گی ہو۔“

اپنی توفیق میں کھلنے والوں پر شری کی ہمدردی۔  
 نصف گھنٹے کے بعد جانچ نے اطلاع دی کہ سار جیٹ گڈ بارڈ سٹے آیا ہے۔

”سار جیٹ گڈ بارڈ!“ شلیک نے حیرت سے کہا۔ ”پہلی مرتبہ نام سنا ہے موصوفی کی آمد کا مقصد کیا ہے؟“

”اُس نے اپنی آمد کا مقصد نہیں بتایا، اُس کا کہنا ہے کہ معاملہ نہایت اچھے ہے۔ اور وہ صرف آپ ہی سے بات کرنا چاہتا ہے۔“  
 شلیک کا رنگ قدامت سے تیز ہو گیا، تاہم اُس نے اپنی آواز کو ضبط نیلے ہوئے کہا۔  
 ”سار جیٹ گڈ بارڈ کو اندر بھیج دو۔“

اُس کے خیالات کی روک تھام کے اُس نا جانکار دمار کی طرف گئی جو اُس نے چند روز پہلے کیا تھا، ایک منٹ کے بعد سار جیٹ گڈ بارڈ اندر داخل ہو کر ہولناں اور قوی الجش شخص تھا اُس کی آنکھیں تیز اور بہت سختی سے کھینچے ہوئے تھے ”بیٹھو سار جیٹ!“ شلیک نے نرم لہجے میں کہا۔ ”کیسے آنا ہوا؟“  
 ”کیا اس نامزد ہیں تہلے دفتر میں کام کرتی تھی؟“ سار جیٹ نے

کری پر پڑھے ہوئے پوچھا۔

”میں سہلن میں پرکار کرتا ہے؟ شلیک نے قہقہے کے ساتھ جواب دیا۔  
 ”لیکن آج وہ دفتر نہیں آئی، کیا اُس کے ساتھ کوئی حادثہ پیش آ گیا ہے؟“

”وہ اپنے فلیٹ میں مرنے لائی ہے؟“ سار جیٹ نے سپاٹ لہجے میں کہا۔  
 ”خود کشی کا کہیں ملزم ہوتا ہے؟“

”شلیک آنکھیں میچا اور سار جیٹ کو گھورنے لگا، سب سے پہلا جو خیال اُس کے ذہن میں آیا وہ یہ تھا کہ اب اسے نئی سکرٹری کا انتظام کرنا پڑے گا۔ اُسے سہلن کی موت کا غم نہیں تھا، صرف ایک قابل اعتماد اور نئی سکرٹری سے محروم ہونے کا افسوس تھا۔

”نہایت افسوسناک خبر ہے۔“ اُس نے اکیسے گار بیا لٹے ہوئے کہا۔ ”خود کشی کی وجہ کیا تھی؟“

”یہی بات میں جاننے کیلئے یہاں حاضر ہوا ہوں“ سار جیٹ نے کہا۔ ”تم اس معاملے میں کیا کہتے ہو؟“

”مجھے افسوس ہے کہ میں سہلن کی بچی زندگی کے بارے میں کوئی بات نہیں جانتا۔“ شلیک نے گھبراہٹ سے کہا۔ ”یہی بات یہ ہے سار جیٹ کہ میں انتہائی مصروف انسان ہوں مجھے اپنے ملازمین کی سبیل سرگزشت کے بارے میں جاننے کا موقع ہی نہیں ملتا۔“

سار جیٹ نے اپنے کوشش کی اندر وہی جیسے ایک چھوٹی سی چیز نکالی اور شلیک کے سامنے پر رکھتے ہوئے کہا۔

”کیا تم اس چیز کو پہچانتے ہو؟“

کی بازیابی کا معاوضہ اخراجات کے علاوہ باقی لاکھ ڈالر ملے تھے، اتنی بڑی رقم کو چھوڑ دینا اُس کے لئے امتحان سامنے ہے کہ نہیں تھا، لہذا اُس نے خاموش رہنا ہی مناسب سمجھا۔



### کادے ہاؤس کے کارپسار ماحول میں کے فخرنگوار کو متیں

لپٹا ہوا تھا۔ میکسینٹین سانی سے آراستہ تھا۔ لگاؤ کے اندر کشادہ پائنتی جو خوشگیا آئینوں شیلنگ پر رکھی ہوئی ملائی گھڑی نے صبح کے پانچ بجے کا اعلان کیا۔ میکس نے کوٹ بدل کر گھڑی کی طرف دیکھا اور دیکھی کہ طرف ہاتھ بڑھا کر مشرنگ کا ایک ٹیوٹو دیا۔ دریا مختلف رنگوں کے ٹیوٹو لگے ہوئے تھے، بن بنے ہی گھڑیوں کے پدم سے ایک طرف ہٹ گئے، باہر لگی روشنی ہوئی تھی اور آسمان پر بادل چھائے ہوئے تھے، جس سے یہ اندازہ لگانا مشکل رہتا کہ دن کے وقت موسلا دھار بارش ہوگی۔ پھر اُس نے نیلے رنگ کا ٹیوٹو دیا اور قرمبی دواڑیں ایک تھیلے میں راستہ بن گیا۔ جس کے اندر سے ٹالی پر رکھی ہوئی کافی کی ٹے برآمد ہوئی اور میکس کے سامنے آکر رک گئی جو بصورت اثر شدہ تیر پڑ گیا ہوا وہ ایک روایتی شہزادہ معلوم ہوتا تھا۔ کافی پینے کے بعد اُس نے سگریٹ سٹیکٹا لیز رنگ کا ٹیوٹو دیا، "بتے کے سامنے نصب کی دی اسکرین روشن ہوئی، ایک ٹائپ کے بعد اسکرین پر مینا کا چہرہ اچھریں نظر آیا۔ وہ نہایت خوبصورت اور دلکش عورت کی سندھوستانی لڑکی تھی اسکرین پر رکھی ہوتی ہے اُس نے پتیل اور پیلا ٹائپا اور دلکش لینے کے لئے تیار ہوئی۔ میکس خوبصورت لڑکیوں کا دلدادہ تھا اُس نے لڑکیوں کی ملازمت کے سلسلے میں خوبصورت مینا کی قابلیت متصور ہوئی تھی۔ مینا ڈیزائن اسکرین کی طرح تھی۔ یعنی مینا اپنے لباس کو نہیں دیکھ سکتی تھی، تاہم اُس نے اپنی موٹی موٹی آنکھیں اوپر اٹھاتے ہوئے کہا۔ "گداز رنگ سب!"

چند منٹ بعد وہ مینا کے کٹن دھال سے لطف اندوز ہوتا رہا۔ پھر خوشگوار بھیجے میں کہا۔ "گداز رنگ مینا کیا میچ کی ڈاک آگئی؟"

"جی ہاں جناب، میں نے تمام خطوط پڑھ لئے ہیں!"

"عجب اکیٹھنے کے بعد لکھو اور گا" اُس نے کہا۔ "جب تک ہفتہ

کرلو۔"

پھر اُس نے ٹی وی کا سوئیچ آف کر دیا اور سہا رنگ کا ایک اور ٹیوٹو دیا، جس کے ساتھ ہی مینا کے اندر رکھا ہوا ٹیوٹو گرم پانی سے بھر گیا۔ میکس نے گاڑی تارک لکھ کر طرف رکھ دیا اور برقی قوت سے چلنے والی کرسی پر بیٹھ کر سٹیلنے کی طرف چل پڑا، اُسے جسم کا پچھلا حصہ خاصا کر بہتر انداز سے ڈاکٹر اور اس کی ماں کے رواج نگاہ سے نہیں دیکھا تھا۔ سٹیل سے فارغ ہونے کے بعد اُس نے لباس تبدیل کیا اور بیٹروں والی کرسی پر بیٹھ کر آگیا، اسے ملے کرسی پر داخل ہو گیا جو دفتر کے طور پر استعمال ہوتا تھا کرسی کے سامنے کا حصہ اس طرح لایا گیا تھا کہ اس کی انگلیں بالکل چھپ جاتی تھیں اب وہ نہایت باوقار اور بے دار شخص نظر آ رہا تھا۔

دس بجے تک اُس نے کم رنگ پچاس خط لکھوائے، پھر اُس نے انعام کا ٹیوٹو لپٹا

"وہ ایک بڑے سائز کا پیپر کلپ تھا شیلنگ بھڑکی بیکر کر اس کا مشاہدہ کرنے لگا۔

"واضح طور پر یہ ایک پیپر کلپ ہے۔" شیلنگ نے لگاؤار بھیجے میں جواب دیا۔ "ساجنٹ میں ہمارے وال کا مطلب نہیں سمجھا، تمہیں معلوم ہونا چاہیے کہ میرا وقت بہت قیمتی ہے۔"

"مشر شیلنگ میں یہ متعدد سوال کرنے کا عادی نہیں ہوں۔" ساجنٹ نے کہا۔ "یہ پیپر کلپ نہیں بلکہ نہایت حساس اینکروڈون ہے جسے صرف حکومت کا محکمہ جاسوسی ہی استعمال کر سکتا ہے، اس کے کمالات کو اپنے پاس رکھنا استعمال کرنا سنگین جرم ہے۔"

شیلنگ کے جسم میں سنی کی لہر دوڑ گئی، کیا سہیل میری جاسوسی کرتی رہی ہے؟ اُس نے سوچا۔

"ساجنٹ! میں تمہارا مطلب نہیں سمجھا۔" اُس نے اپنی حیرت چھپاتے ہوئے کہا۔

"یہ کلپ سہیل کے فلیٹ سے رکھ کر ہوا ہے۔" ساجنٹ نے کہا۔ "اس کلپ کے بائیسیم تم کیا وضاحت کر سکتے ہو، کیونکہ سہیل تمہارا ملازم تھی۔" "میں نے پہلی مرتبہ یہ چیز دیکھی ہے" شیلنگ نے کہا۔ "وضاحت کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔"

ساجنٹ نے اینکروڈون اٹھا کر عجیب سی رکھ لیا۔ "سہیل کے بارے میں کیا خیال ہے؟" اُس نے پوچھا۔ "کیا وہ قابل اعتماد نظر آتی تھی؟"

"وہ ایک وفادار اور خاموش طبیعت والی تھی۔" شیلنگ نے کہا۔ "میسٹر خیال میں وہ انٹیم کی سرگرمیوں میں ملوث ہوئی ہیں بہت کم سوچتی تھی۔"

"مجھے معلوم ہوا ہے کہ جس کی نامی ایک درجن اُس کے ساتھ رہتا تھا۔ کیا تم اُسے جانتے ہو؟"

"نات قابل یقین۔" شیلنگ نے ہاتھ اٹھا کر کہا۔ "گو میں سہیل کی مشین روزگاری کے بارے میں کچھ نہیں جانتا، تاہم میں کسی لڑکے کو اسے ساتھ نہیں دیکھا۔ بہر حال میں اس درجن کے بارے میں کچھ نہیں جانتا۔"

"مشر شیلنگ! ساجنٹ نے اٹھنے ہوئے کہا۔ "مشاہدہ دوبارہ آنا پڑے۔"

ساجنٹ دروازہ کھول کر باہر چلا گیا۔ شیلنگ کے چہرے پر فکر مندی کے آثار آ جا رہے تھے۔ اگر سہیل واقعی اس کا جاسوسی کرتی تھی تو اس کا یہ مطلب تھا کہ کوئی شخص یا تنظیم اُس کے منصوبوں کو ناکام کرنے کے درپے ہے۔ سب سے بڑا دشمن اُسے تازہ ترین اہم کے بارے میں تھا اگر میکس کو اس منصوبے کا علم ہو گیا تو خزانے میں سے کوئی بھی راز نہ رہے گا۔ اُس نے سوچا تو آدھیں کا نام ابیدل تر چلیے گا۔ لیکن شے کو کھڑکے سے نکالنا ملای نقصان ہوگا۔ دوسری طرف وہ اس بہیم اندیشے کی بناء پر ہم کو ملتی ہوئی کرنا نہیں چاہتا تھا، کیونکہ برصغیر انگریز



نگار۔ عمارت کی طرف سے ایک چپ تیزی سے اُن کی طرف بڑھ رہی تھی قریب پہنچ چھپ  
رک گئی۔ ڈرائیور رو دی میں لمبوس تھا اور وہ ایک مقامی باشندہ تھا۔ برابر والی سیٹ  
پر جو بے رنگ کے سوٹ میں لمبوس ایک یورپی باشندہ بیٹھا تھا چپ کے رُکنے ہی  
آجرا لڑکائی کا پیر کی طرف بڑھنے لگا۔

”استقبالیہ کمیٹی کے چیرمین صاحب تشریف لائے ہیں۔“ گہری سے  
سیٹیجے کو دتے ہوئے کہا۔

شعر نے اپنا رولی فلکس کیر اور ایک گہری کو کمر لایا اور عیالنگ لنگر  
باہر آگئی۔ جہاں اُس نے کیرہ کندھے پر لٹکایا اور ایک پیشہ ور فوٹو گرافی طرح پٹی ہوئی  
چپ سے اُڑا کر آنے والے شخص کی طرف بڑھی۔ ”گہری نے چپ سے عکس کا پیکٹ  
نکالا اور ایک گہری سا لگا کر لالعلقی سے اسے اُڑا دیا جائزہ لینے لگا۔

”ہیلو سر!“ شعر نے دودھ سے آواز لگائی۔ ”یہ علی دانی وغریب  
ہے کہیں یہاں اُترے بغیر ذرہ کی۔“

ایک تانیے کے بعد دواؤں ایک دوسرے کے سامنے آکر ٹک گئے۔  
”مجھے شعر نے دسید کہتے ہیں!“ اُس نے سلام کے لئے ہاتھ بڑھاتے ہوئے  
کہا۔ ”میرا تعلق انجیل ورلڈ“ ”سیٹیجے سے ہے۔“

”گاٹیلو ٹیک!“ گاٹیلو نے سرری طور پر ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔  
تھوڑی دیر تک وہ خاموشی سے اُس کا جائزہ لیتا رہا۔

شعر نے کاس کا دیر اور گھورے کا آغاز سبب عجیب سا محسوس ہوا۔ اُسے  
اپنے سینے پر کچھ بوجھ سا محسوس ہونے لگا، تاہم اُس نے خوشگوار لہجے میں سلسلہ کلام جاری  
رکھتے ہوئے کہا۔ ”اس ملاقات بجا پر محض تیرہ روز ہیں لیکن اس کے اندر بڑھ  
جنگل میں سے گزرتے ہوئے، جب میں نے یہ جگہ دیکھی تو بوجھ کتنی یہاں اُتر گئی۔  
اُمید ہے کہ تم نے بُرائی نہیں منایا ہوگا۔ اگر اجازت ہو تو مجھے دیر تک یہاں کی  
سیر کریں۔“

”بڑا خوشی کے ساتھ“ گاٹیلو نے خشک لہجے میں جواب دیا۔ اُس کا  
چہرہ غمزہ بین کی طرح خشک تھا، جہاں برسوں سے بارش نہ ہوئی ہو۔ اس دواؤں  
گہری کی سحریت کے قتل گشا ہوا اُن کے قریب آگیا۔ شعر نے بڑی شکل سے اپنے  
چہرے کی زبانت پر برقرار رکھتے ہوئے کہا۔

”منشور کاٹیلو! یہ میرا پیکٹ گہری انڈیو ہے۔“

گاٹیلو نے قدرے غم پر کمر خود ڈالسا اچانک سے بڑھا، گہری کو اُس کا سر د  
مدت بہت بُرائی لگا۔ شعر نے سلسلہ کلام جاری رکھا۔ ”ہوئے کہا۔“ ”میں گاٹیلو  
بہتار اداکان بہت شاندار ہے، لیکن یہ جگہ کتنی الگ تھاگ ہے، یہ میرا خیال ہے کہ اُس  
پاس سیلوں تک کوئی آبادی نہیں، جب میں نے پہلی مرتبہ اس جگہ کو دیکھا تو مجھے اپنی  
آنکھوں پر بالکل یقین نہیں آیا۔“

”یہ میرا مکان نہیں اس شعر نے!“ گاٹیلو نے خشک لہجے میں کہا۔  
”یہ تمام جاگیر مشرق میں لیکن برگ کی ہے۔ میں ایک مولیٰ ملازم ہوں۔“

حیرت سے انھیں جھانکتے ہوئے کہا۔ ”گاٹیلو نے اُن کی غیر محسوس حیرت پر کمر  
رکھ کر اُن کا اظہار نہیں کیا۔

”میں چلتا ہوں!“ اُس نے چپ کی طرف مڑتے ہوئے کہا۔  
”امید ہے کہ تم دوبارہ کا کھانا ہمارے ہاں یہ کھاؤ گے۔“

”اوہ شکریہ طر کاٹیلو! یہ بات ہمارے لئے عین عزت افزائی کا  
باعث ہوگی۔“

شعر نے اور گہری چپ کی کھلی سیٹ پر بیٹھ گئے۔ گاٹیلو ڈرائیور کی کمر  
والی سیٹ پر بیٹھا اور چپ عمارت کی طرف روانہ ہوئی چند منٹوں کے بعد چپ  
عمارت کے غریب حصے کے سامنے پہنچ کر ٹکی۔ ”گاٹیلو اُن کی رہنمائی کرتا ہوا ایک  
نشاہ اور اعلیٰ سامان سے آراستہ ہال میں پہنچ گیا، دوسری طرف مکینے والی  
کھڑکیوں سے برے رنگ کے چھوٹے اور سرسبز پودوں کے درمیان گھرا ہوا  
ایک خوشنما سونگن پول نظر آ رہا تھا جس کے کرائش اور سارا دوسان دیکھ کر  
شعر نے اور گہری دنگ رہ گئے۔ شعر نے نور کے بہترین مکانات اور آراستہ د  
بیراستہ کرے دیکھے تھے، لیکن اس ہال کی آرائش بے مثال تھی۔

دواؤں کو کرے، یہ جگہ گاٹیلو مشرق میں کوان کی آمد سے آگاہ کرے چلا گیا  
تھوڑی دیر کے بعد ایک قوی البینا اور سیاہ فام خاں ایک مڑے میں خود دواؤں کی  
چراشیا اور مشروبات دو گلاس کرے کرے سامنے پہنچ گئی۔ یہ سب اشیائے اُن کے  
سامنے رکھنے کے بعد قدرے غم ہوئی دواؤں کی دواؤں خاموشی سے شراب  
کی چمکیاں لینے لگی، اُن کے ذہن پر گانہ، خیالات کی آماجگاہ بنے ہوئے تھے،  
تقریباً دس منٹ کے بعد گاٹیلو واپس آگیا۔

”میں شعر نے! مشرق میں بہتاری آمد کا کٹن کر بہت خوش ہیں!“ گاٹیلو  
نے کہا۔ ”تاہم وہ اس وقت، یعنی اچانک رو باری اور میں اُلجھے ہوئے ہیں۔  
اسلئے رات کے کھانے سے قبل ملاقات کا وقت نہیں نکال سکتے!“ انہوں نے تم  
دواؤں کیلئے خیر رنگ کے مذہبات کا اظہار کرتے ہوئے خواہش ظاہر کی کہ اگر  
ناگوار خاطرہ ہو تو آج رات یہیں قیام کرو۔“

”کیا واقعی؟“ شعر نے خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔ ”میں زندگی  
بھر اس جہان نوازی کو یاد رکھوں گی، لیکن ہمارے پاس سفر کے لئے ضروری کچھ  
نہیں ہیں۔ کیوں طر گہری؟“

”اگر بات صرف کچھ دنوں کی ہے تو اس کا اختتام بھی ہو جائے گا۔“  
گاٹیلو نے کہا۔ ”اس معاملے میں تم مت ڈرو۔“

”بہت بہت شکریہ طر گاٹیلو!“ شعر نے کہا۔ ”میں اچانک عمارت  
اور باغ کی نظارہ دیکھتا رہتا ہوں؟“

”مجھے انہی ہے شعر نے کہیں اس امر کی اجازت دینے کا مجاز نہیں  
اس انا میں ایک خوبصورت اور مستعد لڑکی اندر داخل ہوئی اُس نے  
لکے رنگ کی ساڑھی پہن رکھی تھی اور خود خال سے ہندوستانی سلیم ہوئی تھی۔

گاٹیلو نے اُس کا تعارف کر لیتے ہوئے کہا۔

”یہ میں مینا داس ہے۔“ مکیں کی تڑپ کر پڑی، یہ دو دنوں کی جہان نوازی کے فرائض انجام دے گی اور اب یہاں اجازت چاہتا ہوں۔“ یہ کہہ کر وہ فوجی اعزاز میں چلتا ہوا کمرے سے باہر نکل گیا۔

دو دن مینا کی تنہائی میں کمرے سے نکل کر ایک طویل راہداری میں پہنچ گئے راہداری کے ساتھ ایک بے قراری ٹرائی کھڑی تھی، مینا ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھی تھی اور شرے اور گری کی کچھلی سیٹ پر بیٹھنے کیلئے کہتا۔ مینا نے ایک بیٹن دیا اور ڈرائی تیزی کے ساتھ چل پڑی، بشکل دی سیکنڈ کے اندر وہ راہداری کے دوسرے سرے پر پہنچ گئے۔ اگر سپرید ملنا پڑتا تو کم از کم وہیں منٹ برف بوجھتے۔ مینا نے ایک دروازے کے سامنے جا کر تا اٹھو اور تینوں اندر داخل ہو گئے۔

”عمارت کا یہ حصہ جہانوں کے لئے مخصوص ہے۔“ مینا نے کہا۔ جس کمرے میں وہ داخل ہوئے تھے وہ ایک خوبصورت ڈرائنگ روم تھا جس کے دائیں بائیں دو کمرے بنے ہوئے تھے، مینا نے دونوں کو ان کے کمرے دکھائے اور چند منٹ مزید اسی کھانے کے بعد رخصت ہو گئی۔ کمروں کی آرائش اور زیبائش انتہائی شاندار انداز میں کی گئی تھی، شرے نے ایک ایک چیز دیکھ کر حیرت زدہ ہوتی یا ہنسی، ڈرائیونگ سیٹ پر کھڑا کمرے کے جدید سامان سے مزین تھی، سہریل کے مقابل کی راہداریوں سے ساز کا شیشہ لگا ہوا تھا۔ جس سے کمرہ اپنے اصل ساز سے گونا گونا نظر آتا تھا، اگلی وہ اس کمرے کی شان و شوکت کی گتھی تھی کہ ایک دروازہ قدر فرما کر اس کیلئے لباس لے کر اندر داخل ہوتی۔

”یہ ایک ہندوستانی لباس ہے۔“ خادم نے کہا۔ جیسا میں سنا بہن رکھتا ہے اسے ساری کپڑے تیار اگر کمپنڈر وٹوں یہ لباس پہننے میں بہتاری مدد کر سکتی ہوں۔“

لیکن شرے نے اس کا ٹکڑا ہوا کرتے ہوئے کہا کہ وہ خود ہی یہ لباس پہنے لے گی۔ خادم کے جانے کے بعد اس نے دروازہ بند کر لیا اور کپڑے اُنار کر شیشے کے سامنے کھڑے ہو کر اپنے سڈول اور گلاز میں کا عکس دیکھنے لگی، وہ مختلف زاویوں سے اپنے بدن کو دیکھتی اور انداز کرتی تھی، اُس کا سر ہلکا نہیں تھا اُس کا سرخ و سپید اور سڈول بدن واقعی سنگ مرمر کا کوئی تین جین کا معلوم ہوتا تھا، اپنے بدن کے قریب شکن اور تباہ کن پوزیشناتے ہوئے ہوجوہر ہتی تھی اگر مکیں میرا آغاز دیکھ لے تو مجھے اپنا دل کیلئے شاید اپنی ساری دولت لٹا دالے۔ تاہم مکیں کے بلے میں اُس کا یہ قیاس محض خود ہی جڑی جڑی محتاج شیشے کے اندر وہ انساں دیکھ کر سنبھلتا، ان کی دوسری طرف مکیں کی کڑی پر مٹیا اُنکا ایک ایک حرکت کا مشاہدہ کر رہا تھا، وہ ایک ایسا شیشہ تھا جس کی ایک طرف سے عکس نظر آتا تھا اور دوسری طرف سے آپسار دیکھا جاسکتا تھا، جب وہ اپنے روبرو بدن کو دکھائی دیتی تھی تو مکیں کے سامنے سے بے اختیار راہ لگتی۔ غسل سے قانع ہونے کے بعد شرے نے لباس تبدیل کیا اور ڈرائنگ روم میں آگئی، یہ پہلی وہاں موجود تھا۔

”دی سے بہت ادا انخفا کر رہا تھا۔“ اس نے کہا۔  
”کوئی خاص خیر؟“

”مختصر دی سے پہلے میں نے دائر میں پیر میں سے رابطہ قائم کیا تھا۔ گری نے کہا۔“ وہ اور چند اس وقت کارل ماؤں کی بیرونی دیوار سے چند سوکر سے ایک ٹیکری پر پہنچ چکے تھے، فرین دور میں سے ہلے آتی کاٹھ کو اُسے اور کاٹھ کو ہمارا استقبال کرتے دیکھ چکے تھے، بلکہ وہ ہمارے راتنی کونوں کی ٹکڑیوں کو بھی بخوبی دیکھ سکتا ہے۔ وہ اس بات پر حیرت زدہ ہے کہ مکیں نے اتنی آسانی سے ساتھ ہیں یہاں قیام کی اجازت کیوں دیدی؟“

”میں خود میرا ہوں۔“ شرے نے کہا۔ ”یہ شخص کاٹھو مجھے بالکل پسند نہیں آیا!“

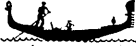
”عجیب پراسرار مخلوق ہے۔“ گری نے کہا۔ ”جب وہ ہمارے ساتھ چل رہا تھا تو میں نے وقت بہ وقت شرے سے اُس کی طرف دیکھا، یوں معلوم ہوتا تھا جیسے وہ کسی جنازے کے ساتھ جا رہا ہے اُس کے عجیب و غریب رویے نے مجھے تشویش میں مبتلا کر دیا ہے۔“

”ایسا تو نہیں کہ کم کسی سازش کا شکار ہو گئے ہیں!“ شرے نے کہا۔

”میں بہت محتاط سمجھتی ہوں۔“ اچھا فرین نے اور کیا کہا تھا؟  
”وہ رات کے کسی حصے میں عمارت کے اندر داخل ہونے کا ارادہ رکھتا ہے اب یہی معلوم کرنا ہے کہ انکو کس سی جگہ رکھی۔ اور وہاں داخل ہونے کے کیا درائن ہیں۔“

”اتنی بڑی عمارت کے اندر ایک چھوٹی سی انگوٹھی کے بلے میں معلوم کرنا قیام مشکل کام ہے۔“

”بہرحال یہ ہماری ذمہ داری ہے۔“ گری نے کہا۔ ”مکن ہے کہ مکیں سے ملاقات کے بعد کچھ معلومات حاصل ہو جائیں۔“



”لیجی کے بعد دونوں راہداری سے مختصر دوری میں پہنچ گئے۔ مطلب بڑی طور پر اور ادا تھا، ماحول میں خاموشی اور عجیب قسم کی آوازیں ہوتی تھیں اگر گردش نہ کیا تو یوں رنگ رنگ کے چیل کھلتے تھے، شرے نے مینا کی دی ہوئی شرح رنگ کی سلاخی میں لمبوں جی سلاخی اور بلاؤں کے اندر اس کا سن کچھ زیادہ ہی کھرا یا تھا اور وہ ششہ جوالہ نظر آ رہی تھی، گری نے پُر خیال نظروں سے اُس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔“

”اگر مجھے معلوم ہوجائے کہ اسے شام تک یہاں تک تنہائی میں رہنے کی کڑ“  
”کوہا۔“ شرے نے اُس کی بات کاٹنے ہوئے کہا۔ ”غائب کرنا“

”کھانے کی وجہ سے جناب سے داخل کیچھل واقع ہو گیا ہے!“

”بہتاری دولہانیش قابلِ تحریف ہے۔“ گری نے کہا۔ ”کیا خیال“  
”خیال نیک ہے۔ لیکن فی الحال سب سے خواہش یہ ہے کہ اسے کھانا کرا رہے ہیں۔ میں چند کھانے مکمل تنہائی میں آرام کرنا چاہتا ہوں۔“

”مکمل تہائی!“ گیری نے حیرت آمیز لہجے میں کہا۔ ”واپس جائینگے بعد میں غور و خوض کی نفسیات کا مطالعہ کروں گا۔“

”نفسیات کی بجائے جنسیات کا مطالعہ کرو گے تو قاعدتاً سہو چائیگی“ شرے نے اُٹھتے ہوئے کہا اور اپنے کمرے کی طرف چل پڑی۔

”باغی میں سیر کرنے کے بارے میں کیا خیال ہے؟“ گیری نے تنکے کا سہارا لیتے ہوئے کہا۔

”شرے سے کرو۔“ شرے نے غصے سے بغیر کہا۔ ”جسٹی خواتین کثرت سے ملیں گی۔“

پھر وہ اپنے کمرے میں داخل ہوئی اور اندر سے دروازہ بند کر لیا۔ گیری نے سڑا بھرتے ہوئے بند دروازے کی طرف دھکی اور دھک ٹھک کر باغی کی طرف نکل گیا ڈیڑھ گھنٹے کے بعد جب وہ واپس لوٹا تو شرے بہرہ کمرے میں بند تھی، اُسے بہت غصہ آیا، اُس نے دھڑا دھڑ دروازہ پینٹا شروع کر دیا، چند

منوں کے اندر شرے آنکھیں پٹی ہوئی باہر آئی۔

”آگے گھاس خوری کر کے!“ اُس نے غصے سے کہا۔ ”ساری نیند کا بیڑا غرق کر دیا۔“

”میں کھانا تم سدا رہا ہوں“ گیری نے کہا یہاں ایسا زبردست ستالہ ہے کہ خواہ خواہ دل چاہا ہوا ہے، اگرچہ منوں تک تم باہر آؤ میں تو

میں مریضہ خونی شروع کر جاتا۔“

”شرے نے ایک سگریٹ سلگایا اور صوفے پر نیم دراز ہوئی، واقعی جاڑوں طرف گہرا سکوت چھایا ہوا تھا، باہر سے ٹھنڈی کی ٹکڑی بجھنا نہ سناں دیتی تھی

”میں کی اقامت گاہ کے گرد بدست پہو ہے“ گیری نے کہا۔

”میں ہلنا ہوا اس طرف نکلا گیا تھا، لیکن ایک ذوق نے مجھے روک دیا اور غفلت نظر دل سے گھومتے ہوئے وہاں سے ہٹ جانے کا اشارہ کیا۔“

”مارا تو نہیں؟“ شرے نے کہا۔

”اگر ذاتی بات تو تمہاری ہی سے مار ڈالتا۔“ گیری نے کہا۔ ”اس کے علاوہ ایک اور چیز قابل ذکر ہے باغی کے عتبے میں ایک درخت تالاب ہے جس کے گرد

مضبوط جنگل بنا ہوا ہے تالاب خوفناک منگھڑوں سے بھرا چلا ہے، اس پاس کے درختوں پر فاسے فرار اور گردہ گڑھے بیٹھے ہوتے تھے، ان کی تعداد دو تھی، یہ نظر دیکھ کر میرے رونگٹے کھڑے ہو گئے، جاتی ہو فوری طور پر میرے ذہن میں کیا خیال

آیا؟“۔“ قہرے وقت کے بعد اُس نے کہا۔“ مسیکہ ذہن میں یہ خیال آیا کہ کسی لاش کو کھانے لگے کیلئے پہلے انہی کی موزوں ہے۔“

”میں کو لاش کا ٹھکانا کیا موزوں ہو سکتی ہے۔“ شرے نے کہا۔ ”تاہم اُسے چہرے پر خوف کی ایک ہی لہر کھڑی تھی۔“

”یہ نہیں لیکن اس جگہ کو دیکھ کر ہر شخص کے ذہن میں یہ خیال آئے گا کہ معلوم

مجھے کیوں یہ احساس ہوا ہے کہ میں پہلے سے ہمارا اختلاف کرنا تھا۔ گائیو کے روتے سے الیا محسوس ہوتا ہے کہ اُسے ہماری آمد پر کوئی توقع نہیں ہوا۔“

”گو قیام کرنا چاہتے ہو کہ اُسے ہمارے منصوبے کا علم ہے؟“

”سرپرست کی طور پر مجھے نہیں کہا جاسکتا۔ گیری نے کہا۔ ”لیکن ایک بات یقینی ہے کہ وہ بدلی بیان کردہ قسمی راستہ سے باطل ملحق نہیں ہے۔“

”ایسی صورت میں ہیں کیا کرنا چاہتے؟“

”جی ہاں وقت بدلہ لے کر اندازہ لگایا جائے گا۔ وہ انہیں کی موت آ رہا تھا، اُسے ہونوں پر غصہ ہی سہا بہت تھی جو طرزی کی ہوتی تھی اور دوستانہ بھی

”امید ہے کہ یہ سب تمہیں پسند آئی ہوگی؟“ اُس نے کہا۔

”بہت پسند ہے۔“ شرے نے دغریب کراہٹ کے ساتھ کہا۔

”ہاں خاص طور پر مجھے۔۔۔“ اُس نے یہ خیال بن کہا اور لچا لچا کسی سوچ میں ڈوب گیا۔ قہرے وقت کے بعد اُس نے کہا۔ ”میں شرے! کیا

تم مسٹر میکس کا عجیب غریب نام پتہ کر دے گی؟“

شرے کے دل کی دھڑکن بیک وقت تیز ہو گئی، تاہم اُس نے اپنے جذبات پر قابو پاتے ہوئے کہا۔

”کیا مسٹر میکس کا کوئی عجیب غریب نام ہے؟“

”یقیناً! تمہیں معلوم ہو گا کہ مسٹر میکس ڈی کے ایک جدید چیرہ شائقین میں سے ایک ہیں جن کو لذت دینا کہ نہ کائناتوں ہے۔“

”آنا تو مجھے معلوم ہے، لیکن یہ معلوم نہ تھا کہ مسٹر میکس کا کوئی عجیب غریب نام ہے۔“

”مسٹر میکس نے کہا وہاں ہے کہ وہاں کو عجیب غریب نام ہے کہ سیر کرنا دیکھا جائے گا۔“

”اور اس کے مسٹر میکس نے ہمارے ہاں کو بہت خیال رکھتے ہیں۔“ شرے نے کہا۔

”مجھے نوادرات دیکھنا بہت شوق ہے، یہاں لگایا خیال ہے مسٹر میکس؟“

”میں بھی دیکھ لیں گا۔“ گیری نے آنکھیں پھیکا تے ہوئے کہا۔

”کیا یہ عجیب غریب نام زیادہ دور ہے؟“ شرے نے پوچھا۔

”تم عجیب غریب نام کے باطل مجھے بھڑکی ہوئی شرے!“

”اوہ اچھا! تمہارا مطلب ہے کہ عجیب غریب نام کے اندر ہے!“

”تمہارا خیال درست ہے۔“

”کیا میں اپنا کچھ ساتھ لا سکتی ہوں؟“

”محض چاہتا ہوں۔“ حضور اُٹارنے کی اجازت نہیں ہے۔“

”گائیو! تمہیں ساتھ لے کر لے رہے ہیں اور تینوں ٹرائل میں بیٹھ گئے

کے بند دروازوں کے سامنے سے گزرتی ہوئی ڈال دی گئی اور اندازہ ہے کہ اس کا مرکز

میں ٹرائل سے متعلق وہ کئی کئی سالوں میں چل رہے ہوں گے جو نہایت

تاریک تھی کچھ دور چلنے کے بعد ریلوے پر پہنچا، وہ ایک صاف اور کھڑے دیوار کے

سامنے کھڑے تھے گیری کی گہری نظروں سے راستے کا جائزہ لیتا ہوا چل رہا تھا۔

”کے کسے ساتھ ہی گائیو نے داہنی طرف پی ہوئی گھڑی کے کاسے پر ہاتھ رکھ کر کسی چیز

کو دیا۔ اس کے ساتھ ہی ایک لمبی سی آواز سنائی دی اور دیوار کی طرف سرک گئی، ساتھ

# ایک جھوٹانی

غلیظ ماموں آرشید کے بلانے میں ایک شخص نے بہت کامیابی کیا۔ ماموں نے اسے پکڑ لیا اور کہا کہ اگر تجھے بڑی کوئی چیز پیش کر دے وہ بولا: ”خیر، یہ تو کلن سا چیز ہے۔“ ماموں نے کہا: ”حضرت ابراہیم کا بیڑہ ہمیشہ لنگر بن رہا ہے، اگر تجھے بڑے سے بڑا اور بڑا بنا دے۔“  
 وہ بولا: ”نہیں، وہ سب سے کوئی آسان چیز طلب کیجئے۔ یہ تو بہت سخت ہے!“  
 ماموں نے کہا: ”اچھا، یہاں کوئی“ انہوں نے اپنا عصا پیچھا اور وہ اڑ رہا تھا۔  
 ”تم بھی کر دکھاؤ۔“

دیکھنے لگا: یہ تو پہلے سے ہی زیادہ سخت ہے، کوئی اور آسان چیز طلب کیجئے۔  
 ”ماموں نے کہا: ”اچھا، یہاں کوئی“ وہ مردوں کو زندہ کر دیکر تھے، تم بھی ایسا کر دکھاؤ۔“ اس پر وہ فوراً صاف ہو گیا اور بولا: ”ہاں، میں کر دکھاؤں گا۔“

تادم دربار میں اہم غلیظ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، ان کی طرف دیکھ کر بولا: ”یہ صاحب، جو آپ کے پاس بیٹھے ہیں، میں بھی وہی کی گون ماما ہوں، جب ان کے جسم سے الگ ہو جائے گا، وہ یہ اصل شخص ہے جو ماما میں گئے اور زندگی کی دنیا دیکھی وہی میں بھی گئے، انہیں فوراً انہیں زندہ کر دوں گا۔ یہ سن کر کھینچنے لگا۔ سب پہلے تو میں تم پر ایمان لاتا ہوں اور تمہاری بہت سی تصدیق کرتا ہوں!“ اس پر ماموں نے ہنسنے لگا اور اس شخص کو شبلی سمجھ کر چھوڑ دیا گیا۔  
 مرسل: دیکھا، پوسٹ۔ ٹورک کالونی۔ کراچی

انہیں آگے بڑھنے کا شامہ کیا۔

”اس دروازے کے اندر دنیا کے بے مثال اور معجز فوڈز کا ذخیرہ موجود ہے۔“ گائیڈ نے قدر سے غم ہوتے ہوئے کہا۔ ”اور حفاظت کا انتظام ایسا مضبوط ہے کہ ان اشیاء کی بھری ہونے کا کوئی امکان نہیں، جیسا کہ تم نے دیکھا کہ داخلہ کا واحد دروازہ نہایت تنگ اور آہنی چاد کا بنا ہوا ہے جسے کاٹنا یا توڑنا ناممکن ہے اسی طرح حفاظت کی دیواریں پانچ فٹ موٹی ہیں، دروازے کا قفل سب سے زیادہ مضبوط اور مضبوط ہے، یا تمام کنٹرول سسٹم کے تحت کام کرتا ہے، اس کا نام کنٹرول سوئچ رات کے دس بجے سے صبح کے دس بجے پر سیٹ ہے، یہ منیٹات کے دس بجے سے صبح کے دس بجے کے دوران ہے تا کہ دنیا کی کسی چابی سے یہ منیٹا کھل سکا۔“ عجیب خانے کا کوئی تاثر کسی غم سے کی مانند تھا، اندر دیکھ کر خوشی کے بلبل جل رہے تھے، ماحول پر اسرار اور پر ہیبت تھا، شرے نے سوچا کہ اگر گائیڈ انہیں اسی غم سے کے اندر جوس کے پیلا جانے کی دنیا کی کوئی طاقت انہی رسانی کا سامنا نہیں کر سکتی، گائیڈ مختلف فوڈز کا تعارف اور تاریخی بنی نظر بتاتا ہوا آگے بڑھ رہا تھا، لیکن گری اور شرے کو ان اشیاء میں ذرا بھی عجیب محسوس نہیں ہو رہی تھی، ان کے دل و دماغ میں خوات اور خدشات کا طوفان برپا تھا، دہشت اور سرسبکی ان کے چہروں سے عیاں تھی، وہ بار بار یہ سوچ رہے تھے کہ کیا ہمیں مقبرے سے زندہ واپس بل جانے گئے۔!!

”سینئر ریورجیائی انگوٹھی ہے۔“ گائیڈ کی آواز گونجی۔ دونوں چونک کر سامنے دیکھنے لگے۔ شیشے کے ایک خوبصورت ڈھلے کے اندر چوبیس نقش جو بن چھپے پر رکھا تھا، ایک طراز انگوٹھی نظر آ رہی تھی۔ انگوٹھی پلٹ کر پڑنے ہی ان کا رنگ متغیر ہو گیا۔ یہ برہم پوری انگوٹھی تھی جس کی تصویر انہوں نے مشرقی ملک کے دفین میں دیکھی تھی، اسی انگوٹھی کی خاطر وہ زندہ بن کر سامنے آ کرے یہاں

ایک دروازہ نظر آیا جو لازمی طور پر لفٹ کا تھا۔

”چونکہ مشرق میں معجزہ ہیں، اس لئے اکثر دروازے برقی نظام کے تحت کھلتے اور بند ہوتے ہیں۔“ گائیڈ نے وضاحت کی۔ ”اور یہ ہے، وہ لفٹ جو ہمیں تہہ خانے لے جائیگی۔“

تینوں لفٹ کے اندر داخل ہو گئے، کنٹرول پر ڈپر گری کی نظر بنی ہوئی تھیں، وہ دیکھنا چاہتا تھا کہ لفٹ کس طرح کار کرتی ہے۔ گائیڈ نے سبز رنگ کا ٹیٹن دیا۔ لفٹ نیچے جانا شروع ہوئی، اس اشارش میں گائیڈ نے پہلے شرح میں اور پھر سیلان دیا، گری نے سوچا کہ ملو کی دنیا کیا کار کرتے ہیں، کچھ اس قسم کے خیالات شرے کے ذہن میں بھی گردش کر رہے تھے، دھڑکا گائیڈ نے انہیں حیرت زدہ کر دیا۔ اسنے ہونٹوں پر حقیقتی میسکراٹ لگاتے ہوئے کہا۔

”یقیناً تم یہ جانتا چاہتے ہو کہ یہ سیلا اور شرح کیوں دیا گیا ہے؟ جیسا کہ تم نے خرد شاہ پر لکھا، سبز میں لفٹ کو کنٹرول کرتا ہے، سیلا میں دبانے سے عجیب خانے کی تیلیاں روشن ہو جاتی ہیں اور شرح میں دبانے سے فوڈ کا لالہ سسٹم میں جھونکا۔“ زبردست حفاظتی انتظام ہے۔ شرے نے تیز آواز میں کہا۔

لفٹ ٹرک گئی اور تینوں باہر آ گئے، وہ ایک چوڑا نیم روشن کمرہ تھا، سامنے بہت بڑا آہنی دروازہ تھا۔

”یہاں تو ہیں ایک کچھ سیلے تو فٹ کن پڑ چکا۔“ گائیڈ نے کہا۔ پھر وہ دروازے کے قریب جا کر ٹرک گیا، ایک منٹ تک وہ دروازے کے سامنے کھڑے ہو کر کچھ تیار ہا، عقب سے اس کے بازو حرکت کرتے ہوئے نظر آ رہے تھے۔ لیکن یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ اس نے کیا کلام دیا، کئی گری اور شرے نے معنی فیز انڈر اس میں ایک طرف دیکھا۔ پھر دروازہ کھلنے کی آواز آئی اور گائیڈ نے

جیتے ہوئے ہیں۔“

”میں اس رسلے کا باقاعدہ خریداریوں کیوں کماں کے اندر جانوروں کے بارے میں مفید معلومات ہوتی ہیں جبکہ کہتا ہے سقرے ظاہر ہے، یقیناً تم رسلے کیلئے خاصی محنت کرتی ہو؟ یہ لوگ رسلے کے اندر تیار لگا کیوں نہیں دیتے؟“  
”بڑا مشکل سوال تھا، گیری سانس رک کر شہلے کی طرف دیکھنے لگا۔ تاہم شہلے نے ایک انداز میں نیازی کے ساتھ مسخرے کرتے ہوئے جواب دیا۔

”اوہ! مسٹر میکس میں شاعرانہ رویہ درجے کے حامل صحافیوں میں ہوتا ہے۔ تاہم اگر تم نے اس عجوبہ روزگار عمارت اور باغ کی تعمیریں کیا کرنے کی اجازت دیدی تو شاید ایئر پریس پر لکھنے کے ایک طریقہ پرانے“

”توچہ نہیں یقیناً مایوسی ہوگی“ میکس نے کہا۔ ”کارل ٹاؤس کے اندر فوٹو گرافی موجود ہے۔“

”کھانا پچن دیا گیا تھا، سب لوگ کھانے میں مصروف ہو گئے کھانے کے دوران زیادہ تر خاموشی ہی رہی، البتہ شہلے گاہے گاہے غفلت کھانوں کی تعریف کرتی جاتی تھی، اچانک میکس نے ایک اور عجیب سوال کر کے شہلے کو مشکل میں ڈال دیا۔

”مس شہلے!“ اس نے کہا۔ ”مجھے بھی فوٹو گرافی کا بہت شوق ہے میں کبھی کبھی وقت گزارا کیلئے فوٹو گرافی کرتا ہوں۔ میرا خیال ہے کہ تم صرف فوٹو گرافی ہی کرتی ہو۔“

”شہلے فوٹو گرافی کی تکنیکی معلومات سے تقریباً بہرہ تھی۔ اس احتیاط سے یہ موضوع انتہائی نادر تھا اس نے اپنی گھبراہٹ چھپانے سے بچنے کا حربہ معمول انداز میں جواب دیا۔

”ماں زیادہ تر رنگین فوٹو گرافی ہی کرتی ہوں۔“  
”کسے یقین تھا کہ اگر میکس نے اسی تسلسل میں ایک اور سوال کر ڈالا، تو وہ بالکل لاجواب ہو جائیگی اس وقت اس کی پلیٹ میں تلی ہوئی ٹراؤٹ بھیجی رہی تھی۔ اس کے خدشے کے میں مطالب میکس نے موضوع گفتگو کو جاری رکھنے سے بچنے کے لیے کہا۔

”مجھے رنگین فوٹو گرافی کے متعلق زیادہ معلومات نہیں۔ تہاے خیال میں“  
شہلے نے اس کی بات سن کر اس کی طرف سے ہنس مچھلی کی تعریف شروع کر دی۔

”مچھلی مجھے بہت زیادہ پسند ہے۔“ اس نے ایک میڈا من میں ڈالتے ہوئے کہا۔ ”خصوصاً مٹی ہوتی۔۔۔“  
”تمہاری خوش قسمتی ہے۔ میں پوچھ رہا تھا۔۔۔“

گیری بھی متوجہ خطرے سے باخبر ہو چکا تھا اس نے جلدی سے میکس کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔

”مسٹر میکس! آج دوپہر کے وقت میں تمہارے حیرت انگیز باغ کی سیر کر رہا تھا، تو میں نے ایک دوڑوڑی کو دیکھا جو مسرے پاؤں جنگلی کتا باس میں لپٹا ہوا تھا، کم از کم ہم میں ہی قیاس ہے کہ کتا جنگلی کتا میں ایسا ہی دکھایا جاتا ہے اس باس کے اندر وہ انتہائی عجیب لگتا تھا۔“

نکتہ پہنچے تھے اب وہ انگوٹھی ان کی نظروں کے سامنے اور ان کی دسترس میں تھی۔ یہ بات عجیب اور ناقابل فہم تھی کہ دوسری اشیائے عکس انگوٹھی سے ڈپتے پر ذرا سی بھی گردنیں تھیں ڈپتے کے اندر انگوٹھی میں خاصا جھک رہی تھی، واضح طور پر انگوٹھی کو حال ہی میں اپنی جگہ سے ہٹایا گیا تھا، لیکن کیوں؟ اس کے بارے میں دونوں کوئی فیصلہ نہ کر سکے، شہلے نے سوچا کہ میں میرا فیریٹر تو نہیں دیکھ سکتا کہ میں انگوٹھی کو زیادہ توہیر اور عجیبی کے ساتھ دیکھ رہی ہوں۔ گائیکو نے اپنی بات جاری رکھتے ہوئے کہا۔ ”اس انگوٹھی کو چند صدیوں صدی عیسوی کے اوائل میں سیزر یورجیا نامی ایک نواب نے کسی نامعلوم جہیز سے منوا لیا تھا، گو یہ انگوٹھی خاصی قیمتی ہے لیکن اس کی شہرت کی وجہ سے اور ہے کہ تین کھمبے سیزر یورجیا اس انگوٹھی کو جہیز کے طور پر استعمال کرتا تھا، انگوٹھی کے اندر ایک خفیہ خانہ ہے جس کے اندر زہر بھرا ہوا رہتا تھا۔ اس خفیہ خانے کے ساتھ ایک نادرہ مورخہ دارونی شہلک ہے اپنے حریف کو موت کی منید ملانے کیلئے سیزر یورجیا ہر دن کارمخ آتیلی کی جانب کر کے اس سے ہاتھ ملاتا تھا، نادرہ سوئی مخالفت کی تحصیل پر ملکی خزانہ ڈال دیتی تھی جس کے ذریعہ زہر کی معمولی مقدار اس کے جسم میں منتقل ہو جاتی اور وہ کچھ گھنٹوں کے اندر موت کی چند سوچا تھا، یورجیا کا پہلا شکار انگوٹھی بنانے والا جہیز تھا کیوں؟ یہ ناچھب و غریب ایجاد؟ گائیکو نے ٹٹولنے والی نظروں سے شہلے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

”اوہ مسٹر گائیکو۔ وہ کیسا جاہلیت کا دور تھا۔“ شہلے نے کہا اس کی آواز میں خفیت سی گھبراہٹ پائی جاتی تھی۔ ”امید ہے کہ اب یہ انگوٹھی جہلک نہیں رہی ہوگی۔“

”اوہ، ہرگز نہیں۔“ گائیکو نے پورے غلوں کے ساتھ کہا۔ ”اسے مہلک بیماریوں سے تبدیل کرنے کیلئے زہر دوا بھرنا ضروری ہے اور غالباً سوئی بھی تبدیل ہو چکی ہے۔ میرا خیال ہے کہ اس تہذیب یافتہ دور میں کوئی دیوانہ ہی ایسی حرکت کر سکتا ہے۔“

کچھ دیر بعد عجائب خانہ کی خیریت ہو گئی۔ تینوں واپس آ گئے، اپنے کمرے میں پہنچ کر گیری اور شہلے نے اطمینان کا سانس لیا تاہم عجائب خانے کی ہیبت تاحال ان کے خیالات پر مسلط تھی۔



جب وہ رات کے کھانے کیلئے پہنچے تو میکس کیلن پرگ اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھا ہوا تھا اس کے داہنے ہاتھ ایک خوشگام جینا کھڑا تھا، گیری اور شہلے جیسے کو دیکھ کر شہلک گئے۔ میکس نے انہیں تسلی دیتے ہوئے بتایا کہ وہ ایک سدھایا ہوا بیتا ہے۔ اور حکم کے بغیر کوئی نادرہ حرکت نہیں کر سکتا۔ رسمی مٹارت کے بعد میکس نے کہا۔

”مس شہلے! مجھے کتا کیلوی کی زبانی یہ معلوم کہ کسے خوشی ہونی کا قسم نہیں رو لے، میگڈوین“ نے تعلق رکھتی تھی، تم کہتے ہو مجھے سے وہاں کام کر رہی ہو؟“  
”زیادہ عرصہ نہیں ہوا۔“ شہلے نے سنبھلتے ہوئے کہا۔ ”تقریباً چھ

”ہاں سیکے پاس اجتماع کے ایک سونڈول ملازم ہیں۔“ میں انہیں اُنکے قبا کی لباس میں دیکھنا پسند کرتا ہوں، یہ لوگ بھی جاوڑوں کے زبردست شکاری ہیں، بلکہ انسانی کبھی لیکن یہ انتہائی وفادار اور بہادر ہیں، کوئی شخص ان کی نظر سے بچے بغیر اس چار دیواری کے اندر داخل نہیں ہو سکتا۔ اور وہی واپس جا سکتا ہے۔“ پوری پتالیوں ہوتی۔“ گیری نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ ”ان کا کم انداز انہیں کون ہے؟“

”یہ رات نامہ انداز انہیں! میکسن نے گائیلو کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ جو تیرہ قدم اٹھاتا، ہوا وہاں نمودار ہو گیا تھا۔ ”کیوں گائیلو کیا بات ہے۔“ ہتھالیسے چہرے پر پریشانی کے آثار نظر آتے ہیں؟

”نہیں جناب کوئی خاص بات نہیں۔“ گائیلو نے فوجی انداز میں کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔ ”تھوڑی دیر پہلے ایک محافظ نے اطلاع دی ہے کہ وہاں گائیلو ایک ملازم باغ کے اندر وہ بابا گیا ہے۔“ میں نے سوچا آپ کو بتانا مناسب ہوگا؟“ خرسنے سی ٹی کے انہوں میں خاص قسم کی سبک پیدا ہوئی۔ اُس نے وہاں سوچا کہ نہ تو یہ کام کرنا چاہیے اور نہ اس نے ملنے والا وہی تھا۔

”مشرک گائیلو کیا ہے، وہی شخص نہیں جسے ملازم سے معذور کیا گیا تھا؟“ وہی ہے جناب!“

”میری طرف سے حرم کی بیوہ سے اظہارِ تعزیت کر دو۔“ میکسن نے کہا اور کچھ میلے کپڑوں کی ٹھنکی کی موت کی تشبیہات کر کے اور بہتر تعلیم کا انتظام عام کر کے رواج کے مطابق کیا جانے۔“

گائیلو غم سے بھر پور شخص تھا۔ ہو گیا۔ میکسن لاشوری طور پر چلتے کی کرپا بھجھنے لگا۔ واضح طور اس کا ذہن کی گہری سوچ میں ڈوب گیا تھا۔



رات سے کھانے سے فاصلہ ہو کر جب شرے اور گری اپنے کمرے میں پہنچے تو دیکھ کر انہیں تعجب اور اباوی ہوئی کہ چوڑے کی طرف ٹھکنے والی تمام کھوسیاں اور دروازے مقفل تھے۔ ان کے ذہن میں گھول دیا گیا تھا، گیری نے باری باری تمام دروازوں اور کھڑکیوں پر زور آزمائی کی، مگر باوقری ہوئی۔

”اب کیا ہوگا، زین کی طرح اندر داخل ہوگا؟“ شرے دھڑکنے سے نہ بے ہوش ہوئی، اُس نے سگریٹ کا پیکٹ اٹھا کر ایک سگریٹ سلگایا۔ اور دھیرے دھیرے کش کرتی ہوئی کچھ سوچنے لگی۔ اُس کے چہرے پر انہیں کے آثار تھے۔

”ملکہ عالیہ کے مزاج کچھ رسم نظر آتے ہیں؟“ گیری نے اُس کے قریب بیٹھتے ہوئے کہا۔ شرے نے سبیل کی طرف کھٹکتے ہوئے کہا۔ ”انتہائی بد ذوق شخص ہے۔“ ”کون؟“ ”یہ پہلا شخص ہے جو مجھ سے متاثر نہیں ہوا۔“ اُس کا اشارہ واضح طور

پر زین کی طرف تھا۔ ”نامعلوم، گدھا، خاصا پر سرافراز تھا۔ ایسے آدمیوں کے بچے سست نفع ہے، ذوق سلیم سے عاری۔“ ”باہل سپردہ شخص ہے۔“ گیری نے اُس کے کھٹکتے ہوئے کہا۔ ”لیکن خطرناک بھی ہے، اور محسوس ہوتا ہے کہ ہم کسی سازش میں اُبھرتے ہیں، اُس کی باتوں سے معلوم ہوتا تھا کہ وہ باری اصلیت کو ابھی طرح جاننا ہے بلکہ خیال ہے کہ زین کو متوقع خطرے سے آگاہ کر دینا چاہئے۔“

اُس نے کوئی کی مہینے سگریٹ پیس سے مستاعلیٰ ایک ڈائمنڈ نکالا۔ اور فریخہ کو مخاطب کیا، ”زین نے فوری جواب دیا، گیری نے مختصر الفاظ میں اُسے صورتحال سے آگاہ کر دیا لیکن زین نے کہا کہ وہ پروگرام میں کسی قسم کی تبدیلی نہیں کرے گا۔ اُس نے فریخہ کو کہا کہ وہ زین سے پوری عمارت کا جائزہ لے رہے، عمارت کے مغربی حصے میں صحت ایک ٹھکانی رہتے ہیں، اُس کے خیال کے مطابق وہ میکسن کی اقامت گاہ تھی۔

”اور مشرقی حصے میں دو کھڑکیاں روشن ہیں، اُس نے کہا۔“ اگر میں غلطی نہیں کر رہا تو یہ تہلے اور شرے کے کون کی کھڑکیاں ہیں۔ اُس کے علاوہ پوری عمارت کی کھڑکیاں اور روشن تار کی ہیں، اگر کھڑکیاں اور دروازے مقفل ہیں تو منکر کی کوئی بات نہیں، زین کے راستے میں دنیا کا کوئی تالہ حائل نہیں ہو سکتا۔ اس وقت دس بجے ہیں اور ساری عمارت کے اندر زندگی کے آثار ناہید ہو گئے ہیں، باغ میں چند شہینہ یا عقابوں کے سوا کوئی چیمیں ٹھیک کیا رہنے والا نہیں ہے اور میں منت کے بہت کچھ بچھانے کی باتوں کے جزو بھی سیر کر رہا ہوں، اور تم دونوں کیلئے تھکے تھکے اور کھانا کر رہا ہوں۔“ جوڑ سیر کرتے ہوئے بیٹھا گیا وہ ٹھیلے پر ہمارا اظہار کرے گا۔ اور کوئی قابل ذکر بات؟“

”تم تمہارا اظہار کر رہے ہو۔“ گیری نے کہا۔ ”فراہوشیاری سے آنا، رابطہ منقطع کرنے کے بیچری نے سگریٹ سلگایا اور سگریٹ کے کشاں کشاں سہرا

آئندہ چند گھنٹوں کے اندر میں نے اب ذہنی کے لیے میں خود کرنے دلا۔ صورتحال نہایت پیچیدہ نظر آ رہی تھی، ظاہر ہے زینم ہونا عاقل کی اُن کے اندر سے پھولے سے آگاہ ہے، سب کی سب اُس نے کوئی ایسی حرکت نہیں کی تھی جس سے کوئی واضح بات سمجھ میں آسکتی، کافی دیر کے بعد اُس نے شرے کی طرف دیکھا اور سکوت توڑتے ہوئے کہا۔

”اگر ہم اس جہم میں کامیاب ہو گئے تو تم اس قسم کو کس طرح خرچ کرنے کا ارادہ رکھتی ہو؟“

”سردست کوئی خاص پروگرام نہیں، میں اس قسم کو بیٹریز لپڈ کے بک میں بچ کر اداوں گی۔ میں اپنی آمدنی کا زیادہ حصہ بک میں چین کر دوں گی، کچھ خرچے کے بعد سید سید بک کاؤنٹ میں اس قدر سرمے جمع ہو جائیگا کہ صرف سود کی رسم مسکے احباب سے لینے کا کافی ہوگی، پھر میں شیاں کی نوکری کو خدافظ لہدوں گی اور اُسے دوسری کمزور تلاش کرنی پڑے گی۔“

”کیا تم مشرک شیاں کو پسند نہیں کرتی؟“ ”کوئی بھی پسند نہیں کرتا، وہ شخص دولت پیدا کرنے کا عمدہ ذریعہ ہے



دڑتے چاندنی اور سان تھی۔

کیم دیش مریجے لیکے کہ قریب میں چھپا ہوا کارل باؤس پراسرار خاموشی میں لپٹا ہوا تھا۔ کبھی قریب دھار کے جنگل سے دھڑکی جاؤں کی بھیجاں آتیں اس سکوت کو توڑتی تھیں۔ دیش اور پیر دی دھڑکیاں خاموشی مسلط ہو جاتی، گیری اور شرے اپنے کمرے کی کھڑکی سے لگے فرین کا انظار کر رہے تھے کہ کس کی بیانی بھیجی ہوئی تھیں۔ وقت نہایت سست روی سے گزر رہا تھا، ایک ایک لمحہ دھار پر گراں گزر رہا تھا، پھر ایک ایک گھنٹہ دھڑکی کی تاکیں میں چھپتا ہوا عمارت کی طرف بڑھتا ہوا نظر آتا۔ وہ فرین تھا، چند گھنٹوں کے اندر وہ کھڑکی کے قریب پہنچ گیا اور ٹھیسٹے کے اندر جھانکا، گیری نے انٹوٹے سے دروازے کی طرف اشارہ کیا، دروازے کے قریب جا کر اس نے اپنا چہرہ فرش پر رکھ دیا اور اس کے اندر سے ایک اوزار نکالا۔ اسے لٹا رکھ کر لگا شکل میں سیکنڈ کے اندر تار لٹکائی اور وہ دروازہ کھول کر اندر داخل ہو گیا۔ اسے بیڑوں پر شیطانی سکرپٹ کھیل رہی تھی اس نے شرے کی طرف کوئی نوچ نہیں دی اور گیری کو گھوڑے پر بٹھا۔

”کیوں پیالے! کیسے جا رہے ہو؟“ پھر گیری نظر کر کے کاجائزہ لینے لگیں۔ ”خاصا دروائی ماحول ہے۔“

”تمہارا کوئی قصور نہیں۔ گیری نے کہا۔“ تم تازہ تازہ جنگل سے آئے ہو تھوڑی دیر میں طبیعت بحال ہو جائے گی۔ فی الحال تو تمہیں ہرگز ہرگز سوجھ رہے۔“ شرے اسے تیر نظروں سے دیکھ رہی تھی لیکن فرین نے اسے قابل التفات نہیں سمجھا۔

”لھٹ کس طرف ہے؟“ اس نے کہا۔ ”اس مقام میں کم از کم دو گھنٹے لگ جائیں گے، وقت ضائع نہیں کرنا چاہئے۔“

گیری نے شرے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ ”مجموعہ میں کھڑکی، یا ہمارے ساتھ چلنا پد کر دو گی؟“

”ادام شرے دسینڈ نہیں مگر ہمارا انظار کریں گی۔“ فرین نے نیند کو لے لیا۔

شرے نے ناگوار کی کے ساتھ فرین کی طرف دیکھا لیکن خاموش رہی۔

”عجاب خانے کے اندر ٹیلی ویژن اسکرین (۵۰۰ PERS) تو نہیں لگے ہوئے؟“ فرین نے پوچھا۔

”ہی تو جی۔“ گیری نے جواب دیا۔ ”لیکن میٹرم میں کہ ناظر ریم کہاں ہے۔“

”میلو خال ہے کرات کے وقت عجائب خانے کی نگارنی نہیں کی جاتی ہوئی، بظاہر کوئی ضرورت نہیں تھی۔“

”لیکن تمہیں پوری معلومات حاصل کرنی چاہئیں تھیں۔“ فرین نے خستہ لہجہ میں کہا۔

”انتہا عرصہ تم دوڑیں کیا کرتے رہے ہو؟“

”ادھر دیکھو۔“ گیری نے راہداری کا دروازہ کھولتے ہوئے کہا۔ ”صرف اس راہداری کے اندر تھیں کمرے ہیں ان میں سے کسی ایک کے اندر میٹرم ہو سکتا

اس سے زیادہ کچھ نہیں۔ تمہارا کیا پرگرام ہے؟“

”میں اسکرین میں اس کے اعظم حاصل کروں گا۔“ گیری نے جواب دیا۔

مجھے یقین ہی ہے کہ تمہارا کام کرنے کا بہت شوق ہے لیکن اس کی آج ایک لمحہ

میں موقوف نہیں بل سکا، اعظم ممکن کرنے کے بعد ہی کسی تری میں ملازمت کرونا

آجکل ایکڑ نہیں کسی تری کے دیر موقوف ہیں، پھر شادی کر کے ایک پیارا گھر

آباد کروں گا۔“

”تم نے مجھے حیرت زدہ کر دیا ہے، بلا ہر تم اس قسم کے آدمی نظر نہیں آتے“

شرے نے کہا۔ ”فالتا تم نے اپنی بیوی بانی کا انتخاب کر لیا ہو گا؟“

”نہیں! کیا؟“

”کوئی غرض نہیں ہے؟“

”تم اسے نہیں جانتیں۔ ایک سیدی سادی دھڑکی سے، اس کا ٹانگہ لپٹا ہے“

”اچھا واقعی، میری سیدی تھوڑے عرصہ پہنچ چکی ہے، اگر تم نے مزید کوئی

سستی خیر اعتدال کر لیا تو میں یقیناً بیوشہ ہو جاؤں گی۔“ میلو خان تھا کہ تم میرا لگو۔“

”مجھے خدشہ ہے کہ تمہیں یاد ہی ہوئی، گیری نے تھوڑے گھنٹے پہلے کہا۔“

”اور تمہیں، بڑا دل آواز نے کالوں میں سنا۔“

”اجب! تمہارا مطلب ہے کہ اس کا کر دو؟“

”کیوں نہیں اسے دل سے بڑھو۔“

”تمہارا خیال باطل درست ہے۔“ شرے نے ناز سے کہا۔

”میں کسی اسکرین میں بغیرے شادی کرنا نہیں چاہتی، میں ایک ایسے

آدمی سے شادی کر دیتی جو نہ صرف اپنے خیالات بلکہ اپنے کار اور اپنے تعلق میں رکھتا ہو

اور کم از کم کچھ ہی ہو۔“

”مجھے معلوم ہے، گیری نے سوچنے میں کہا۔“ میری دعا ہے کہ تم وہ سب

کچھ حاصل کرو جس کی تمہیں خواہش ہے، لیکن ایک بات یاد رکھو کہ خواہشات کی کوئی آج

نہیں۔ دولت بڑی چیز نہیں لیکن بہت دولت میں بہت دکھ ہیں، اسباب عیش

کی فراوانی مصیبتوں کا حتمہ دیتی ہے، انسان کیلئے سب سے بھی بات یہ ہے کہ خوب

محنت کرے، کھائے پیو خوش رہے۔“

”دولت کے بغیر زندگی ایک ناقابلِ رواشت دھج ہے۔“ شرے نے کہا۔

گیری نے سرگرمی کا آخری کٹے کے رُستے میں بل دیا اور چند گھنٹوں

تک حجت کو گھوڑا تار رہا۔

”ٹھیک ہے انسان کو ہر طرح کی کاسٹس میں رہنی چاہئے۔ لیکن یہ

سب کچھ۔“ اس نے آواز کش کے ساتھ کہا۔ ”ہر کس کے کس طرف اشارہ کرتے

ہوئے کہا۔“ ”مفتوحہ اور دنیا کی شادی کے سوا کچھ نہیں۔ ان اشیاء نے تفتیش کا

جزوہ بات زندگی سے کوئی تعلق نہیں۔“

”لیکن سیکھنے کے سب کچھ بہت ضروری ہے۔“ شرے نے کہا۔

”یہاں سے سیکھو اور تمہارے خیالات کا راستہ مختلف ہو جائے۔“

گیری نے غصے سے کہنے لگا۔



اسی بڑی عمارت کے اندر تمام کمرے کو دیکھنا آسان کام نہیں ہے مگر فرین! ”  
 ” اچھا اچھا! مزید باہر نہ بناؤ، فرین نے اپنا چری قصیدہ پھیلاتے ہوئے  
 کہا۔ ” اب جلدی سے چل پڑو“  
 دوڑوں خاموشی کے ساتھ راہداری میں داخل ہو گئے اور سڑکے کمرے کے  
 اندر پہنچا رہ گئی۔

عورتوں کا دلدادہ ہے کہ زولو کیس بھیجے گا ہے نیز اسے گھوڑا تھا، یوں حکم دینا  
 تھا کہ اگر شرے نے دلو ہی دوش کی تو اسکی زردھار شہر حرکت میں آجائے گی  
 اُس نے تلوار کی نوک سے شرے کو ملدی چلنے کا اشارہ کیا اور وہ کسی ہے ہوئے  
 نیچے کی طرح اُس کے ساتھ چل پڑی، دس منٹ کے بعد وہ ایک دھیرے دروازے  
 کے سامنے رُک گئے دروازہ جو کھل گیا اور شرے خاموشی سے اندر داخل ہو گئی  
 اندر تمام روشنی ہو رہی تھی، دروازہ کھلنے میں ایک کسانہ نیز کے پیچھے بیٹھا ہوا  
 تھا ایک ترشہ تھا کھرا کھرا دھولنے سے ایک وقت شرے کی طرف دیکھا۔  
 ”اُپا س شرے آؤ بیٹھو“ میکس نے ایک کرسی کی طرف اشارہ کرتے  
 ہوئے کہا۔ ”میں لیک چُھپتا ہوں دیکھ رہا ہوں، امید ہے کہ تم بھی اُسے پسند  
 کر دو گی۔“

حبیب! نہیں گئے ہوئے خاصی دیر ہو گئی تو شرے کا دل چاہیے لگا۔ نہ معلوم دونوں کے ساتھ کیا واردات پیش آئی تھی، اُس نے سوچا کاش وہ بھی ان کے ساتھ چلی جاتی، تنہائی اور اختصار اور رات کا پُر پہل سنا تھا اُس کے اعصاب پر مسلط ہوا جاتا تھا۔ پھر اُس نے دروازے پر دستک کی آواز سنی، وہ جلدی سے دروازے کی طرف بھاگی، اُس نے سوچا رات کے اس حصے میں فیر اور گری کے سوا کوئی ہو سکتا ہے۔ لیکن دروازہ کھولتے ہی اُس کے منہ سے بے اختیار جرح نکل گئی اور وہ مستہ پر ہاتھ رکھ کر دو تین قدم پیچھے ہٹ گئی۔ دروازے کے سامنے ایک فحشی الجینہ اور سیاہ فام لڑکھوڑا تھا۔ اُس نے داہنے ہاتھ میں شمشیر پرہیز تھا جس کی تختی۔

”دعس! میسرے ساتھ چلو“ اُس نے ٹھکانا بھیجیں کہا اور راستہ دینے کیلئے ایک طرف ہٹ گیا۔

شرع کے کچھ سمجھتے ہوئے کرسی چھو گئی، سامنے ایک ٹی وی اسکرین پر رونک  
بھی دیکھیں لیکن اسکرین پر بھی انہیں جتنی باتوں کا شرع کی نظر اسکرین پر پڑی۔  
اُس کا دل اچھل کر مٹ گیا، اسکرین پر فرین داگر کی نظر آئے تھے، فرین عجیب  
خانے کے داخلہ دروازے کے قفل پر زور ڈال رہا تھا، فرین ایک طرف  
کھڑا تھا۔

”تم کیا چاہتے ہو؟“ شرے نے غرور سے آواز میں کہا۔  
 ”مالک سے نہیں یاد کیا ہے۔“  
 دُعا شرے کے جسم میں سستی ماری ہوئی، اُس کے ذہن میں عجیب و  
 غریب خیالات بہہ کرنے لگے۔ اُسے شیلک کی یہ بات یاد آئی کہ میکس خواہر پرت

”میں شہر ہے!“ میکس نے ٹی وی پر نظر پڑا ہے مگر کہا۔  
 یہ دروازہ اہم اس کا قفل سوئچ کی مین الاٹری شیڈ پر قفل کیلئے ساز  
 کیبی یل سٹارم کا پتا ہوا ہے۔ کپنی نے قفل اس یقین دہانی کے ساتھ فروخت کیا  
 تھا کہ دنیا کا کوئی شخص اس کے پتے پر دستاویز نہ لے سکا۔ یہ حال ہے اس کی کہ

بہت سی بہنوں کے لئے ہیدے اپنے ساتھ بہت سی تکالیف لاتا ہے، شاداب چہرہ کھلا جاگتا ہے، طبیعت گری گری، حسرت اور بوجھل محسوس ہوتی ہے کسی کام میں جی نہیں لگتا، تمام جسم میں درد، پنڈلیوں میں اینٹھن اور سپکٹ میں سخت بچھینی ہوتی ہے نادان ہیں وہ بہنیں جو تکالیف براہ راست کرتی ہیں اور اندر ہی اندر گھٹ جاتی ہیں۔

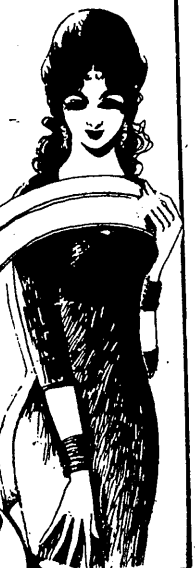
ہر قسم کی تاخیر اور  
بیقاعدگی، بندش  
اور درد کے وقت  
لی جاتی ہے۔

اس ہینے آپ اسے اپنے قریبی ردافروش سے  
یا براہ راست ہم سے خسرو منگل کیجئے  
قیمت ایک مینی پیسے

PLAN	MON	TUE	WED	THU	FRI	SAT
			1	2	3	4
5	6	7	8	9	10	11
12	13	14	15	16	17	18
19	20	21	22	23	24	25
26	27	28	29	30		

میں نے

اکسپیری دو خانہ مورس والابلڈنگ ایم اے جنل روڈ کراچی  
نزد سابعہ بینک آف انڈیا



قابلِ تعریف ہے۔

شرے نے کوئی جواب نہیں دیا۔ چونکہ دونوں ٹی دی پر نظرس جمائے فیرن کو کا کہنا دیکھتے رہے، آخر اندر کو پوری توجہ کے ساتھ غفلت اوزلہ آزار مانتھا۔ پھر دفعتاً اس کے منہ سے کلمہ استعجاب برآمد ہوا۔  
”کھل گیا!“ اس نے کہا۔

گہری تیزی کے ساتھ اس کی طرف بڑھتا نظر آیا۔

”جہاں دوست بہت ہوشیار ہے اس شرے! میکسن نے نظاہر نرم لیجے میں کہا۔ تاہم اس کی آنکھوں سے نفرت اور غصے کا اظہار ہوتا تھا۔ ”مجھے اس کی کامیابی کا قطعاً یقین نہیں تھا۔ لیکن دیکھو وہ اسے کھول چکا ہے بہر حال امر راہی اوجہ تیری اسی نظر ہے۔“

فیرن اور گہری تیزی سے ملتے ہوئے اندر داخل ہو گئے، گہری آگے آگے چل رہا تھا۔ بخود ہی دیر کے بعد وہ ایک جگہ آکر رُک گیا۔ اور چند لمحوں تک خالی نظروں سامنے دیکھتا رہا۔

”یکہ کیا۔۔۔!“ اس نے حیرت زدہ لہجے میں کہا۔

اس کے ساتھ ہی میکسن نے ٹی دی بند کر دیا۔

”چند منٹوں کے اندر تمہارے دوست یہیں شریعت لانے والے ہیں!“  
اس نے ایک طعنیاتی سرگٹھیں کھول کر شرے کو سرگٹھیں پیش کیا شرے نے شکر یہ ادا کر کے سرگٹھ لے لیا۔

”مسیح دوست شلیک کا کیا حال ہے؟“ میکسن نے اچانک سوال کیا۔ اس کا خیال تھا کہ شرے یہ سوال سن کر چونک جائے گا۔ لیکن اسے سخت مایوسی ہوئی، شرے نے سرگٹھ کا کشن لینے ہوئے لاپرواہی سے جواب دیا۔

”آخری مرتبہ جب میں اسے ٹی دی تو وہ خستہ تھے۔“

کچھ دیر کے بعد کمرے کا دروازہ کھلا اور گہری اور فیرن اندر داخل ہوئے ان کے پیچھے چار زوردار ہاتھوں میں چوڑے پل والی برچیاں لے کر کھڑے تھے ان کا جبہ جیسے ہی کھال میں لپٹا ہوا تھا۔ میکسن کا اشارہ پاتے ہی چاروں پیچھے ہٹ گئے۔ اور دروازہ بند ہو گیا۔ میکسن نے گہری اور فیرن کو پیٹنے کا اشارہ کیا، گہری نے ہنسنا لیا لیکن فیرن بہتر کھڑا رہا اس کے چہرے پر غصے اور کھنکھارے کا اثر تھا۔ وہ بلیکس جھپکا بغیر میکسن کو گھور رہا تھا۔

”بیٹھ جاؤ شریر فیرن! میکسن نے دوبارہ کہا۔ ”تاہم کھوئے نہیں بہت باری مہارت اور جا بکد تیری قابلِ تعریف ہے، آج کے دن تک مجھے یقین تھا کہ کوئی شخص یہ نالا نہیں توڑ سکتا۔ اس کامیابی پر میری طرف سے مبارکباد قبول کرو۔“

”منافقانہ انذار غصہ کو ختم کرو شریر میکسن!“ فیرن نے غصے سے بھرے کہا۔ ”صاف اور سچی بات یہ ہے کہ ہم انگوٹھی پہناتے تھے، لیکن کامیاب نہیں ہو سکے اور یہی چھپیں ہوئی بات نہیں کہ ہم نے بھی اس انگوٹھی کو جوری کے ذریعہ حاصل کیا تھا، اب ہم ایک منٹ میں اس جگہ نہیں چھڑ سکتے۔ ہم ابھی اور اسی وقت واپس آ رہے ہیں۔“

”بلاشبہ ہم واپس جاؤ گے،“ میکسن نے اسی زہر مٹو بے ہوئے نرم لہجے میں کہا۔

”لیکن تمہیں رخصت کرنے سے قبل میں تمہارے ساتھ بعض اہم معاملات پر تبادلہ خیالات کرنا چاہتا ہوں!“

”میں تمہارا ساتھ ٹی دی نہیں کرنا چاہتا۔“ فیرن نے چپکے کہا۔ ”پھر اس نے شرے اور گہری کو کھانا طلب کرتے ہوئے کہا۔ ”اٹھو یہاں سے ملیں۔ یہ ہمیں روکنے کی کوشش نہیں کر سکتا۔“ وہ تیزی کے ساتھ مڑا اور دروازہ کھولنے کے لئے سہیل نکلا گیا۔ مگر وہ منتظر تھا ”تو دروازہ کھولو۔“ اس نے پیر پختے ہوئے کہا۔ ”ورنہ میں تمہاری گردن توڑ دوں گا۔“

”مشرقی فریق! ڈھکی اڑیہ لہجہ مجھے بالکل پسند نہیں!“ چمربان سے ”کھل کھل“ کی آواز پائی گئی۔ جسے جسے ہی اس کے قریب کھڑا ہوا جیتا الیکٹرو ہوشیار ہو گیا اور جیتا کی آواز سن کر اس کی طرف بڑھنے لگا۔ ”فیرن جلدی سے دو قدم پیچھے ہٹ گیا۔“ اگر میں نے دوسرا اشارہ کر دیا تو جیتا بہت بڑے جسم کے پیچھے بڑے اٹاؤں سے گا۔“

کوئی راہ فرار نہ دیکھ کر فیرن کمری پڑ گیا، جیتا واپس چلا گیا۔

”مشرکہ!“ میکسن نے کہا۔ اس کے ہنزون پر شیطانی مسکراہٹ

نیل رہی تھی، چند لمحوں تک وہ تینوں کو اس طرح گھورتا رہا جس طرح شیر اپنے ننکار کو گھورتا ہے، پھر اس نے گفتگو کا آغاز کر دیا کہتے ہوئے کہا۔ ”تم لوگوں نے اس انگوٹھی کو کھل کرنے کیلئے بہت محنت کی ہے، میرا خیال ہے کہ یہ محنت رائیگان نہیں جانی چاہئے، جیسا کہ ابھی بھی مشریر نے کہا۔ میں نے بھی انگوٹھی جو جوری لروانی تھی اس نے میں نے یہ انگوٹھی تمہیں دینے کا فیصلہ کر لیا ہے۔“ وہ ڈرک کر نینوں کا جائزہ لینے لگا۔ ”ماں میں نے یہ انگوٹھی تمہارے حوالے کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ لیکن چند شرائط پر۔۔۔۔۔“

اس نے مزید دلائل کھول کر انگوٹھی کا ڈبہ باہر نکالا۔ اور اسے میز پر رکھ دیا۔ تینوں حیرت آمیز نگاہوں سے اسے گھورنے لگے۔ اس نے بات جاری رکھتے ہوئے کہا۔ ”جیسا کہ تم دیکھ رہے ہو میں ایک محذور انسان ہوں، میری زندگی اس کمری تک محدود ہو کر رہ گئی ہے، حالانکہ مسٹر پاس بے اندازہ دوست ہیں جس سے میں دنیا کی ہر شے خرید سکتا ہوں، مگر کبھی کبھی، انسان تبدیلی کی خواہش کرنے لگتا ہے۔“

”تم کہنا چاہتے ہو؟“ فیرن نے مطالبہ کیا۔

میکسن نے اس کا سوال نظر انداز کر دیا اس نے انگوٹھی کا ڈبہ اٹھایا اور شرے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

”میں ہمہ جہت لوگوں کی قدر کرتا ہوں۔ یہ لوانگوٹھی۔“  
تینوں آنکھیں چپا کر حیرت سے اس کی طرف دیکھنے لگے۔ شرے نے ڈبہ پکڑ لیا۔

”دیکھو یہ انگوٹھی اصلی ہے؟“ فیرن نے کہا۔ ”یہ کیا ہوتا ہے کیا تم ہمارے ساتھ کوئی نیا تو نہیں کر رہے؟“

”صبر صبر!“ مسکن نے ہاتھ اٹھاتے ہوئے کہا۔ ”جیہا کہ تم نے اندازہ کیا ہو گا میں بہت ٹھنڈے مزاج کا آدمی ہوں لیکن فیصلہ بہت سخت ہوتا ہے۔ انگوٹھی بائیں ہاتھ اور دھنیاں مذاق نہیں کرنا ہوں۔ میں تمہیں انگوٹھی عیت یہاں سے نکل جانے کا پورا پورا موقع دوں گا۔“

”کیا انجان خیال کے تحت گری سے ہم بسنی کی بہرہ ور ہو گئی۔“ مسکن نے اپنے عجیب عجیبوں کو ہاتھ سے غائب میں چھوڑنے کا ارادہ رکھتے ہوئے ”خامسے ذہن آدمی معلوم ہوتے ہو۔“ مسکن نے کہا ”تمہارا اندازہ بال درست ہے لیکن یہ تعاقب چند اصولوں کی بنیاد پر ہوگا۔ تمہیں میں نکلنے کی طرف دیکھنے کی، ان میں ٹھنڈی ہو کر جس طرف چاہوں گی کہ جاسکے تو ہمیں صبح سے ٹھیک چارپہ چارہ کا دل سے وضعت کر دیا جائے گا۔ اگر ٹھیک نہیں ٹھنڈے کے بعد یعنی صبح کے سات بجے ایک سوڑو دو تہا سے تعاقب میں روانہ کرنے جائیں گے۔“

”اگر تم پرلے گئے تو...؟“ مسکن نے کہا۔ ”میرے حافظہ اکثر فراموش اور تندہ قیاسی ہیں، اپنے شکاک کو پکڑنے کے بعد یہ لوگ اُس کا گوشہ بھون کر کھا جاتے ہیں، ان کے ہاں صدیوں سے یہ روایت چلی آتی ہے۔“

”شیرے سر سے پاؤں تک کانٹ بگنی۔“ ”کیا یہ لوگ ہمارے ساتھ بھی پیسلو کر رہے گے؟“ ”ہاں شیرے! یہ لوگ انتہائی بزدل ہیں ان کے نزدیک دنیا کی سب سے زیادہ خوبصورت چیز دم ہے خرد الخلق میں سب سے اچھی ہر بہت تمہارے عالم میں مجھے احوں ہے اور مجھ سے کہ لیکن یہ بات یہ ہے کہ تمہاں خبر سگال کے دوسرے پر نہیں آئی تھیں لہذا تمہیں کسی خبر سگال کی توقع نہیں کرنی چاہئے، تو تمہیں یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتا کہ تم کو قدرت نے تہمتا میں تعین و عمل بنایا ہے لیکن تم نے اس عطیہ کی قدر نہیں کی۔“

”کئی لمحے تک کمرے کے اندر خاموشی چھائی رہی، پھر گری نے نہایت نرم لہجے میں کہا۔“

”مستر مسکن! تم ایک اباج اور لوہے لٹکاؤے انسان ہو لہذا یہ کہنے کی ضرورت نہیں کہ تم ضرورت اس احساس غریبی کا شکار ہو۔ دولت کی فراوانی نے تمہارے اس احساس کو اور تر کر دیا ہے اس احساس غریبی کی تسکین کیلئے۔“ لیکن اپنے دیوانی اور شنی عذبات سے مغلوب ہو کر تم غریبوں ڈور کھینچنا چاہتے ہو!“

”مسکن کے چہرے پر نا قابل بیان تبدیلی پیدا ہوئی، اُس کی تمام خواہشات اور نرم مزاجی ایک دم غائب ہو گئی، دفتارہ ایک دیوانہ اور غریبہ سرافان نظر آنے لگا۔“

”میں تمہیں بتا سکتا ہوں۔“ اُس نے انتہائی طیش کے ساتھ کہا۔ ”مگر تمہیں حاکم جو کہ میری محدود صلاحات کی سزا کرتی عزت رکھتا ہے ملکہ حقیقت یہ ہے کہ تمہیں چاہتا کہ مسکے عجائب خانے کو دیکھنے کے بعد تم لوگ زندہ دلیں جاؤ۔ اور دھیتا ایسا ہی ہوگا۔“ ”قد سے قنف کے بعد اُس نے ایک بار اپنے عذبات کو قابو

میں کر لیا۔ اور ساتھ سر دھو لیجئے مگر کہتے ہوئے کہا۔ ”اگر تم لوگ میرے جانظوں سے بھی گئے تو جنگل کی دستوں میں گم ہو کر رہ جاؤ گے یہاں تک کہ جنگل کے غرغھارہ دم سے تمہیں ہلاک کر دیں گے، یا تم بھوک پیاس کے باعث اڑیاں رگڑ رگڑ کر دم توڑ دو گے!“

”مستر مسکن اگر تم میری مدد نہ کیا چاہتے تو انگوٹھی دینے کی کیا ضرورت ہے۔“ ”شرے نے کہا۔“ اپنے آدمیوں کو بلا کر بھی اسی وقت ہمارا کام تمام کرادو۔“ ”تمہیں شیرے! جیسا کہ تمہارے دوست نے کہا۔ میں اپنے احساس غریبی کی تسکین کیلئے ڈور کھینچنا چاہتا ہوں۔“

”ختم کرو۔“ گری نے کہا۔ ”اگر تمہارے عجائب خانے کے باہر سے اپنی زبانیں بند رکھتے کا وعدہ کر لیں تو کیا ہم تمہیں جانے کی اجازت دیدو گے؟“ ”ہمیں۔“ ”مسکن نے جواب دیا۔“ اگر بالفرض تمہارے ذہن میں

سہلی کا پٹے کے ذریعہ قرار ہونے کا کوئی خیال ہو تو میں واضح کر دینا مناسب سمجھتا ہوں کہ دس غرغھارہ ڈولہ کی کاٹری نکرائی پر ہمارے میں علی الصباح میرا ایک باسیٹ اُس نے اس کی ہاں دے اسے کہا جہاں سے اُس کے لیے پر لیا تھا اس کے باوجود میں نہیں قرار ہونے میں مدد دیتے ہو تو کی نہیں کر دوں گا۔“ یہ کہتے ہوئے اُس نے

میز کے پہلو پر رکھا ہوا ایک ٹن دیا اور سامنے کی دیوار ایک نقشہ ہزار ہو گیا۔ ”میں تمہیں بتا سکتے کے پورے مواقع فراہم کرنا چاہتا ہوں اگر تمہیں حیل چھوڑو تو تم ہو گیا تو مجھے بہت مایوسی ہوگی۔ پس اُس نقشے کو اچھی طرح دیکھ لیں کرو۔ جیسا کہ نقشے سے ظاہر ہے، مشرق کی طرف دشوار گزار پہاڑوں کا سلسلہ پھیلا ہوا ہے جسے پار کرنا خاصا مشکل کام ہے، نیز پار کو کہہ سکتے کہ مشرق کی طرف اس علاقے کے سامنے ان پہاڑوں کی کوئی وقت نہیں وہ نہایت برقی رفتاری کے ساتھ ان پہاڑوں کو عبور کر سکتے ہیں۔ اُس طرح میں تمہیں جب کی طرف جانے کا مشورہ نہیں دوں گا کیونکہ اس طرف دیا

ہوتا ہے، جو غرغھارہ کو چھو کر کام مسکن ہے، اسے طکارہ اس علاقے میں نہر بنے ساتھ بھی پلے جاتے ہیں، البتہ شمال کا راستہ بالکل سیدھا ہے اور کسی دور راستہ ہے جس کے ذریعہ تم یہاں تک پہنچے ہو۔ تاہم میں تمہیں متنبہ کرنا چاہتا ہوں کہ اس راستے کو اختیار نہ کرنا کیونکہ اس راستے پر کسی محافظ نہیں ٹھہرتے ہر وہ دیتے ہیں اگرچہ آتے وقت

میری ملامت کی وجہ سے انہوں نے تمہیں نہیں رکھا لیکن وہ اب تمہیں وہاں سے جگڑ نہیں کرنے دیں گے۔ یہ بات یقیناً تمہارے علم میں اخلانے کا باعث ہوئی کہ جو تھوڑے سے ریز پورٹ پر اُترنے کے وقت سے اس وقت تک کسی آدمی تمہاری مگرانی نہیں کرتا رہا ہیں، ہر گھنٹے کے بعد تمہارا مثل حرکت کی تفصیلی رپورٹ مل جاتی تھی۔ طار لیں پر ہونیاں تھوڑے گھنٹے میں ہم نے ٹپ کر لی ہے، تمہارا جھٹسا سامنے جوڑی ایک ایک ٹیکری پر تھرا لاغظ ہے۔“ خیر یہ تو جھٹسا ہی تھی۔ اب میں اصل موضوع کی طرف آتا ہوں

آخری راستہ مغرب کی طرف گھاتا ہے، تو یہ راستہ خاصا دشوار گزار ہے، تاہم نا ممکن نہیں مینواری کی طرف جانے والی مرکزی شاہراہ یہاں سے ایک سو مل کے فاصلے پر ہے، بارہ گھنٹے مسلسل سفر کرنے کے بعد تم تقریباً پچاس مل کا سفر کر سکتے ہو جیسا کہ ایک صحت مند زولو گھوڑے کی رفتار سے دوڑ سکتا ہے، تاہم تمہیں تین

گھنے کی لیٹ حاصل ہوگئی اب یہ تمہاری مرضی ہے کہ جو راستہ چاہو اختیار کرو۔  
 اُس نے رستہ واپس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ ”اوہ! بہت دیر ہوگئی۔ دو بجنے  
 والے ہیں۔ تمہارے پاس آراہم کے لئے دو گھنٹے ہیں صبح کے چار بجے تمہیں آرا کر دیا  
 جائے گا۔“ اُس نے سن کر دیا اور باہر کھڑے ہوئے چاروں دروازوں اور کمرؤں پر  
 کھڑے ہو گئے۔ ”ہماروں کو ان کی قیادت کے لئے جاؤ۔“ اُس نے کہا۔ ”ایک  
 افیقہ کی ہدایت ہے۔ جو ہم سب کو اچھی طرح یاد ہوگی کہ گدھا ایک متعلقہ خلیق پرندہ  
 ہے۔ اور اس اپنے خافقوں کو ایسا ہی دیکھنا پسند کرتا ہوں۔ شرب بخیر!“



علیٰ (صاحب) نے اصول کی بات سن کر آواز سے شرے کی آنکھ کھل گئی۔  
 اُس نے گھڑی کی طرف دیکھا جہاں بجنے میں کچھ منٹ باقی تھے، وہ جلدی سے کپڑے بچھا کر  
 ہوئی مثل خانے کی طرف جا کر جب دُپٹی اُن کو تھام کر اور گھڑی کے پڑے پڑے  
 نظر آئے، اُس نے اپنے ماتحتین اور غوغا مچا دی۔ پھر کمرہ اوکھٹا اٹھا اور پورے  
 پڑا گئی۔

چینی کی کھال میں لپٹا ہوا ایک قوی اجنبی زونچہ پورے پرجوش تھا اُس نے  
 شرے کو گھڑی اور زمین کے ساتھ کھڑے ہونے کا اشارہ کیا اور نیزہ نظروں سے اُس کا  
 جائزہ لینے لگا جو پڑے کے نیچے چینی کی کھال میں بوسن کی زدوں اور انوں میں کھڑے  
 اُنہیں گھور رہے تھے، اُن کے کندھوں پر چینی کی کھال کی ڈھالیں تک رہ گئیں۔  
 اور ہاتھوں میں چھ پرزے پڑے ہوئے تھے، یہ نظر دیکھ کر شرے کے زونچے کھڑے  
 ہو گئے، اگر کوئی یہ سفر دیکھتا تو یہی محسوس ہوتا کہ سفر نہ جانوں کو سلامی دی جا رہی ہے  
 لیکن درحقیقت اُنہیں اس لئے زماں کھڑا کیا گیا تھا کہ اُن کا شکار کرنے والے  
 اُنہیں اچھی طرح پہچان سکیں۔ اُن کے چہرے پر درشت اور بریرت پائی جاتی تھی جسے  
 دیکھ کر تینوں کے زہنوں میں کچھ ایسے کے الفاظ گونجنے لگے کہ اپنے شکار کو کچلنے کے  
 بعد یہ لوگ اُس کا گشت سمون رکھا جاتے ہیں۔

دفعہ چوتھے پر کچلے ہوئے زونچے کو سخت بھینچ کر کہل زبان انگلی  
 فہم تھی یہ آواز سننے ہی اُس زونچے کی زبان سے ایک فلک شگفتہ اجتماعی چیخ مانی کی  
 اور ڈھول کی آواز پر اُس نے غم غم سے تینوں کی طرف دیکھا اور تیرے  
 کے ساتھ اُنہیں جنگ کی طرف اشارہ کیا، واضح طور پر وہ اُنہیں روانہ ہونے کا اشارہ  
 کر رہا تھا تینوں نے اپنے قبیلے کے دراصل پر ڈال لئے اور چہرے سے اُس کا اشارہ  
 کی سمت چل پڑے، شرے دھڑوں کے پیچ میں چلی گئی اُن کے روانہ ہوتے ہی گھنٹوں  
 کی دھنیاں بادیں، غم غم چلی گئیں اضافہ ہوا تینوں تیز رفتاری سے آگے بڑھنے لگے  
 جو ان وہ آگے بڑھتے جہاں تھے جیون کی آواز بیدار ہوئی جارہی تھی چند  
 منٹوں کے اندر وہ کارل دوس کی مدد سے گلا کر جنگ میں پہنچ گئے۔ گوجی سادہ کا  
 وقت تھا کہ وہ زونچے کے پیچھے ہڑ گھڑی تاریکی تھی۔

”اوہ! مسکراؤ! گھڑی نے طویل سانس لینے ہوئے کہا۔  
 ”یون حامی ہوتا ہے کہ تم کوئی ڈروانا خواب دیکھ رہے ہیں۔“ ججز کہاں ہے؟

”بائیں طرف دائیں گھڑی پر۔“ فین نے دھڑلے گھڑی ہوئی چھوٹی سی پہاڑی  
 کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ پھر دونوں ہاتھ سے نگار زور سے پکارا۔

”جوزہ۔ جوزہ۔“ اُنہیں آواز ملتی تھی۔  
 جلیب میں پہاڑی پر لپک کر تھوڑی تھوڑی سی۔ ساتھ ہی ججز کی آواز سنائی  
 دی۔ ”آراہم۔ اپنی لائنات حیات سے رکھو!“  
 دو منٹ کے بعد وہ اُن کے ساتھ آگیا۔ اُس کا سانس پھلا ہوا تھا۔  
 ”انگوٹھی مل گئی؟“ اُس نے آتے ہی سوال کیا۔ ”کیا بات ہے۔ پہلی کا پٹر کیوں  
 نہیں لائے۔ کچھ گڑبڑ تو نہیں ہوگئی؟“

”انگوٹھی مل گئی ہے۔“ فین نے جواب دیا۔ ”لیکن صور حال  
 بہت خراب ہوگئی ہے اس لئے چلتے رہو، ہمیں فوری طور پر اپنے پڑاؤ پر  
 پہنچنا ہے۔“ حالات کی تفصیل سن کر ججز کی رفتار تیز ہوگئی۔

”کیا تمہیں یقین ہے کہ وہ مہمرازان جیشیوں کو ہلے وقت قب سیں  
 روانہ کرے گا؟“

”سوفیصدی؟“ گری نے کہا۔ ”لیکن پڑاؤ پر پہنچنے کے بعد میں کوئی  
 خطرہ نہیں ہوگا، جیشیا کی رہائش میں ہم باسانی قرار ہو جائیں گے۔ اُس کے علاوہ  
 ہماری راجھیں بھی وہاں موجود ہیں، اگر جیشیوں نے ہمیں آبی لیا تو ہم باقاعدہ  
 اُن کا مقابلہ کریں گے۔“

”میرا خیال ہے کہ تمہیں وہاں موجود نہیں ہوگا۔“ فین نے کہا۔  
 ”کیوں اُس کے جانے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔“ ججز نے کہا۔  
 ”میں کی برسوں سے اُسے جانتا ہوں، وہ نہایت وفادار شخص ہے، جان دیر سے گا  
 مگر دھوکا نہیں کرے گا۔“

”ٹھیک چالیں منٹ کے بعد وہ اپنے پڑاؤ پر پہنچے گئے۔ لیکن وہاں کا  
 منظر دیکھ کر اُن کے سینوں میں خوف کی لہر دوگنی، سامان لیک لیک کر کے جلا دیا گیا  
 تھا۔ لیٹے ہوئے چاروں پہنچے پھر اُدھر آجی کے کئی پڑے فانی تھے۔ جیشیا کا  
 دو دروازے تک پہنچے تھا۔“

”خراخراہو دو کاہے گیا۔“ فین نے سختی سے دانت پیستے ہوئے کہا۔  
 ”مجھے پہلے ہی معلوم تھا کہ شخص قابل اعتماد نہیں، اُن کے لئے توں پر بھی محروسہ  
 نہیں کرنا چاہئے!“

”مجھے یقین نہیں آتا۔“ ججز نے کہا۔ ”یقیناً اُس پر کوئی ناگہانی صیبت  
 آپڑی ہوگی۔“

”وہ کیا؟“ شرے نے ٹٹھکی کے ایک ڈھیر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے  
 کہا جس کے اوپر سیاہ رنگ کی جھنڈی لہرا رہی تھی۔ چاروں تیزی سے قریب جا کر  
 دیکھنے لگے۔ وہ ایک ڈھائی ہوئی قبر تھی۔ اور پتھریا کا خالی ہیٹ دکھا دیا تھا۔  
 ”اے ہیا پتھریا۔“ جوزہ نے آہستہ سے کہنے کہا۔ ”انہوں نے جیشیا کو  
 قتل کر دیا ہے۔“

گھبراہٹ کے ساتھ کہہ کر طرف دیکھا۔ اس اعلان کے بعد ان کی رفتار پہلے سے تیز ہو گئی۔ کچھ دور جانے کے بعد غور سے کہا۔

”مجھے پانی کی بواڑ ہے۔ غالباً ہم دریا کے قریب پہنچ گئے ہیں۔“  
 دس منٹ کے بعد گھٹنے زخموں کا سلسلہ اچانک ختم ہو گیا۔ وہ ایک  
 ڈھلوان اور شاہ زینب پر پہنچ گئے تھے۔ پیشکل میں قدم کے فاصلے پر دریا ہی  
 رہا تھا۔ پانی آسمان کی گرا تھا اور پینے کے قابل نہیں تھا۔

”دیر!۔“ شرے نے چیخ کر کہا۔  
 ”ہاں۔ اسے پار کرنے کے بعد ہم تاج راج کلنا لیتے ہیں۔“ گیری نے کہا۔  
 ”پاٹ زیادہ چڑا نہیں۔“ گہرا لگتی ہوئی۔  
 ”بائیں سے کچھ کہنا مشکل ہے۔“ جوڑنے کنا سے قریب جا کر کہا۔ ”گہرا لگتی  
 اپنے کے لئے ٹوپی لگائی ہے۔“

چاروں کنا سے پکڑ کر پھرے ہوئے گھڑا لینے لگے۔ جوڑنے پکڑے آگے بڑھ کر  
 کرے۔ ایک منٹ کے بعد اس نے پانی میں چھلانگ لگا دی۔ کنا سے تقریباً دس  
 بارہ گز اتر جانے کے بعد اس نے ایک ہاتھ سے ناک پکڑ لی اور دوسرا ہاتھ منڈا کر کے  
 غوطہ کیا۔ دوسرے لمحے اس کا اٹھا ہوا ہاتھ پانی کے اندر غائب ہو گیا۔ اوپر اٹھنے  
 کے بعد اس نے تباہی بانی بہت گہرا ہے۔ تاہم تیز کر پانا تڑا جا سکتا ہے۔ کنا سے  
 آگے اس پاس ایک دو چکر لگانے کے بعد اچانک اس نے دوسرے کنا سے کاٹ رخ  
 کر لیا۔ اس کے نیچے کا انداز بتانا تھا کہ ایک ماہر تیرا ہے۔

”ذرا احتیاط سے۔“ شرے نے آواز لگائی۔ ”میکس نے کہا تھا کہ دریا میں  
 گمچھ پاتے جلتے ہیں۔“

یاد جوڑنے اس کی آواز سنی ہی نہیں باپڑا نہیں کی اور برابر گے ٹھٹھا لگیا  
 دوسری منٹوں کے اندر وہ دوسرے کنا سے قریب پہنچ گیا۔ ناگہان دوسرے کنا سے  
 کے قریب آگے ہوئی جہازوں میں سرسراہٹ پیدا ہوئی اور جھوٹے رنگ کے شے سوج  
 بادی النظر میں کی گئے ہوئے دشت کا نامعلوم ہوتی تھی جہازوں کو روٹی ہوئی  
 آہستگی کے ساتھ پانی کے اندر اتر گئی۔ دفعتاً جوڑنے کے منہ سے ایک شٹنگ چیخ بلند ہوئی  
 اور اس نے دونوں ہاتھ مدد کے لئے بلند کر دیئے۔ کنا سے پکڑے ہوئے تھوڑے  
 اڑہاڑے کے ایک خوفناک گرچھ کو کمرہ جڑے کھوئے ہوئے جزیرہ چھینے لگا۔ دوسرے  
 ہی لمحے وہ آگے لئے ہوئے گہرا تھوڑے میں غائب ہو گیا۔ اب گھٹنے پانی کی سطح پر ایک  
 چھوٹی سی سرخ لکیر نظر آتی تھی جو دیکھتے ہی دیکھتے غائب ہو گئی۔

کراچی میں ہمارے سول ایجنٹ

فاروق ایجنسز

صدر ————— کراچی

چند لمحوں تک چاروں اس کی فیکس کر رہے تھے کہ وہ کھڑے رہے۔ تھیمبا کی  
 موت اور اس کے انکسار کی وجہ سے وہ اچانک خود کو انتہائی غیر محفوظ اور  
 بے بس محسوس کرنے لگے تھے۔ بچہ گیری نے سکوت توڑتے ہوئے کہا۔

”اب ہمیں اپنے راستے کا تعین کرنا ہے۔“ میکس نے جاکر راستوں  
 کی نشاندہی کرتے ہوئے ہمیں مغرب کی طرف جانے کی ترغیب دی تھی۔ لٹا ہوا  
 یہی آسان اور سیدھا راستہ ہے۔ اور یقیناً میکس کے محافظ مغرب کی طرف ہی

ہماری تلاش کریں گے۔ اس لئے انہیں دھوکا دینے کے لئے ہمیں جنوب کی راستہ اختیار  
 کرنا چاہئے۔ گو جنوب کی طرف دریا پڑتا ہے جس کے اندر خوفناک گرچھ پھرتے  
 جلتے ہیں لیکن مجھے امید ہے کہ کوئی نہ کوئی جگہ دریا میں بدل جائے گی جہاں سے  
 دریا پار کیا جاسکے۔ تم لوگوں کی کیا رائے ہے۔“

”مجھے تمہاری رائے سے اتفاق ہے۔“ جوڑنے نے کہا۔ ”جنوب کی راستہ اگرچہ طویل  
 اور پرخطر ہے، لیکن اگر کم تعاقب کرنے والوں کو دھوکا دینے میں کامیاب ہو گئے  
 تو پچھنے کے امکانات زیادہ ہیں۔“

”کسی طرف سے جلو، لیکن چلتے رہو۔“ فرین نے بیزاری سے کہا۔ ”چار بکر  
 بچاں نہٹ ہو گئے ہیں۔ تقریباً دو گھنٹے کے بعد تعاقب شروع ہو جائے گا،  
 کسی کے پاس کیا ہے۔“ گیری نے پوچھا۔ جوڑنے نے ایک چھوٹی  
 سی کپاس جیسے لکال کر گیری کو دیدی۔

”سٹرنگ لکال نے مجھے بتایا تھا کہ گیری ایک تجربہ کار تیرا ہے۔“ شرے  
 نے کہا۔ ”اس لئے ہماری رائے ہمارے لئے گیری سے زیادہ موزوں کوئی نہیں،  
 اس لئے میں گیری کا نام بطور گائیڈ تجویز کرتی ہوں۔“

”میں بخوشی یہ خدمت انجام دینے کے لئے تیار ہوں،“ گیری نے کہا۔ ”بیشک  
 کسی کو کوئی اعتراض نہ ہو۔“

”کوئی اعتراض نہیں ہے۔“ جوڑنے نے کہا۔

”چلو دوستو۔“ گیری نے اپنا تعینا اٹھاتے ہوئے کہا۔ ”ہم جنوب کی طرف جائیں گے  
 اور مجھے امید ہے کہ تعاقب کرنے والے ہم تک نہیں پہنچ سکیں گے۔“

سفر شروع ہو گیا۔ جنگل گھسا اور پرخطر تھا۔ وہ جہازوں سے لے جھٹے اور  
 بجتے جاتے آگے بڑھتے گئے۔ ہر طرف ہوا کا عالم تھا۔ ان کے قدموں کی آواز ہلکا سا شور  
 پیدا کر رہی تھی، کم و بیش پانچ چھ میل کا فاصلہ طے کرنے کے بعد دلہلی علاقہ شروع  
 ہو گیا۔ کچھ دور تک دلہلی علاقے کے ساتھ ساتھ چلنے کے بعد وہ ایک دوسرے  
 جنگل میں داخل ہو گئے۔ ان کی رفتار خاصی آہستہ اور ناخوشی اور وہ نہایت خاموشی کے  
 ساتھ آگے بڑھ رہے تھے۔

دن کا اجالا چھلنا شروع ہو گیا تھا۔ سورج دھیسے دھیسے گزرتے ہوئے لگا۔  
 دفعتاً فرین نے رست ہجرت کی طرف دیکھتے ہوئے اعلان کیا۔

”تعاقب شروع ہو گیا۔“  
 ان کے چہروں پر ایک خوف کی لہر دوڑ گئی۔ اور انھوں نے لاشعوری طور پر گھبرا

منظر انتہائی دستہنک تھا۔ ساری کارروائی اتنی اچانک ہوئی تھی کہ گناہ پر کھڑے ہوئے افراد پر کشتہ طاری ہو گیا۔ کئی لمحوں تک وہ بے حرکت کھڑے رہے۔ اچانک شرے نے دونوں ہاتھ اپنی اکھوں پر رکھ دیئے اور سکیاں نے کر رونا شروع کر دیا۔ ججز خاموش طبع اور شریف النفس انسان تھا۔ اس کی چاک موت سے تینوں کو گڑبڑ پہنچا تھا۔

گیری نے شرے کا ہاتھ پکڑ لیا اور کانسے کے ساتھ ساتھ آگے بڑھنا شروع کر دیا۔ ججز اب ان کی مدد سے بے نیاز ہو چکا تھا۔ اس لئے وہاں پر وقت ضائع کرنا خطرناک تھا۔ اگر حبشیوں نے انھیں آلیا تو ان کا شرع ججز سے بھی برا ہوگا۔ انھیں بہر صورت میں پلٹے رہنا تھا۔

دو گھنٹے تک وہ دریا کے ساتھ ساتھ چلتے رہے۔ اچانک مطلع ابر آلود ہو گیا اور دیکھتے ہی دیکھتے تیز بارش شروع ہو گئی۔ تینوں نے دوڑ کر ایک گھنے پڑکے نیچے پناہ لی۔ لیکن ایں دوران وہ سرسے پاؤں تک چھلک گئے۔ نصف گھنٹے کے بعد بارش کا زور کم ہو گیا۔

”اچھا ہوا بارش ہو گئی۔“ گیری نے کہا۔ اس سے ہمارے قدموں کے نشانٹ گئے ہوں گے۔“

”اب چلنا چاہیئے۔“ فرین نے کہا۔ ”میکس کے کتے ہماری بوسٹ گھٹے پھر رہے ہوں گے۔“

”چلنے سے پہلے تھوڑا سا کھانا کھا لینا چاہیئے۔“ گیری نے کہا۔ ”ہم ججز کے کھانے کے تین حصے کر لیتے ہیں۔“

وہ ججز کے قبیلے سے تھے ہوئے گوشت کا ذبح کمال کر کے کھانے لگے۔

”مجھے بھوک نہیں ہے۔“ شرے نے تھکی ہوئی آواز میں کہا۔ ”مجھے کبھی چیز کی ضرورت نہیں۔“

”کچھ نہ کچھ تو ضرور کھانا چاہیئے۔“ گیری نے کہا۔ ”اس کے بعد معلوم کہیں کئے کا موقع ملے یا نہ ملے۔“

”مجھے بالکل بھوک نہیں۔“ شرے نے کہا۔ ”مجھے میرے حال چھوڑ دو۔“

گیری نے نہ خوش نظر سے شرے کی طرف دیکھا۔ اس کا چہرہ آنکھیاں کھاتو آنکھیں اندر کر دھنسی گئی تھیں۔

”تمہاری طبیعت تو ٹھیک ہے۔“ اس نے پوچھا۔

”ذرا تھکاوٹ اور سر درد ہے۔“ شرے نے جواب میں جواب دیا۔

کے نام سے منکلی ہو گئے تھے۔

گیری کے جیسے پر تشویش کی یکسر گہری ہو گئیں۔ فرین نے ایک آدھ مرتبہ اپنی ہوتی نظروں سے شرے کی طرف دیکھا اور پھر لڑائی کے ساتھ کھانے پر لوٹ پڑا۔ گیری نے سوچا کہ شرے کی طبیعت زیادہ خوب ہوئی تو صورت حال بہت بگڑ جائیگی اس نے اسے سہارا دے کر لٹایا اور جلدی جلدی کھانا کھانے لگا۔ کھانے کے بعد انھیں نے شرے کا کندھا ہلایا۔ اس نے نیم وا اکھوں گیری کی طرف دیکھا اور دوبارہ انھیں بند کر رہا۔

”تمہاری طبیعت تو ٹھیک ہے نہ؟“

”ٹھیک ہے۔“ اس نے انھیں کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔ ”پتہ نہیں مجھے کیا ہو رہا ہے۔ شاید کیڑے کوڑے نے کاٹ لیا ہے۔“

فرین اپنا تھکا کدھ بڑالے ان کا انتظار کر رہا تھا۔ اس کے پیٹ پر غصے اور الجھن کے آثار اصرار کے۔ ججز لمحوں تک وہ شرے کے نکلے ہوئے جہرے کو دیکھتا رہا۔ نقابت اور خوف کے باعث اس کے جیسے کی رعنائی خفت ہو گئی تھی۔ اب وہ ایک مدقوق اور برسوں کا بھاری چہرہ نظر آ رہا تھا۔ فرین نے سوچا۔ سالی کو بہت نماز تھاپنی خوبصورتی پر۔ اب دیکھو کیا حال ہو رہا ہے۔

”جلدی کرو۔“ پھر اس نے چیخ کر کہا۔ ”اگر تم لوگوں سے چلا نہیں جاتا تو۔۔۔ میں جا رہا ہوں۔“

گیری نے شرے کو سہارا دے کر چلنا شروع کر دیا۔

”میکس باسے میں زیادہ فکر نہیں کرو۔“ شرے نے صدمہ آواز میں کہا۔ ”میں بالکل ٹھیک ہوں بس ذرا سر میں درد ہے۔“

”کیا تھنا ہو رہا ہے۔“ فرین نے دوبارہ چیخ کر کہا۔ ”میں کہتا ہوں تیرا جلوہ دو میل تک اس حالت میں چلنے کے بعد شرے کی طبیعت پھر خراب ہو گئی یوں معلوم ہوتا تھا کہ وہ اپنے جسم کو گھسنے کی ناکام کوشش کر رہی ہے۔ ہر قدم پر اس کی آنکھیں بند ہوئی جا رہی تھیں۔“

”شرے ڈر۔“ تمہاری طبیعت بہت خراب نظر آتی ہے۔“ گیری نے شفقتاً لہجے میں کہا۔ ”میکس نے تھوڑا سا آرام لے لیا جائے۔“

”نہیں۔ نہیں میں ٹھیک ہوں۔“ اس نے نیچے آواز میں کہا۔ ”میں ابھی بہت جیل کٹی ہوں۔ میری فکر نہ کرو۔“

کچھ دور جانے کے بعد جنگل اور جھاڑیاں تم ہو گئیں۔ اس مقام پر دیکھ کر کے دونوں طرف دور دور تک حاف اور جوار زمین نظر آتی تھی۔

”دریا پار کرنے کے لئے یہ جگہ بہت موزوں ہے۔“ گیری نے کہا۔ ”اس جگہ پر مگر مچھوں کا کوئی خطرہ نہیں کیا خیال ہے شرے تیرا کوئی؟“

”تم ساتھ رہو گے تو تیرا کوئی؟“

فرین نے مشکوک نظروں سے دریا کی طرف دیکھا۔

”کیا تم پہلے جاؤ گے؟“ اس نے گیری سے پوچھا۔

”میرے کیوں جا رہے ہو۔“ گیری نے کہا۔ ”میں ابھی مچھوں کا ہتھکڑی بوت وقت ابھی نہیں آیا۔“ میکس دوست یہاں مگر مچھوں کا کوئی خطرہ نہیں۔ دیکھتے نہیں کر دیا کا دوسرا کنارہ بالکل صاف ہے۔“

اس نے شرے کو ایک درخت کے سائے میں بٹھادیا اور خود کسی ٹوٹی ہوئی شاخ کی تلاش میں نکل گیا تاکہ دریا پار کرتے وقت پہلے اور ایشکے خود رونق آئے اور برہر کھسے۔ گیری کے جانے کے بعد فرین شرے کے سامنے کھڑا ہو کر اسے گھونے لگا۔

”میں کیا تکلیف ہے بے بی۔“ اس نے طنز پر لہجے میں پوچھا۔

کہا۔ "دماغ تو نہیں چل گیا۔" بندہ پرور اس کتیا کی بچی کو مرنے دو اور جلدی یہاں سے نکل چلو۔ ایسا نہ ہو کہ میکس کے شکریا کرتے ہیں کہ اس نے اسے گری ایک دم کھڑا ہو کر اسے کھولنے لگا۔

"تم بات کرتے ہو۔ میں اسے چھوڑ کر نہیں جاؤں گا۔ جاؤ۔" اس نے بازو بڑے کہا۔ "دفع ہو جاؤ۔"

"کیا اس اور انگوٹھی میسر ہو چکے کرو۔" فرین نے کہا۔

"میں کہتا ہوں یہاں سے دفع ہو جاؤ۔ میں تمہاری شکل نہیں دیکھنا چاہتا۔" فرین ایک قوی الجتہ اور فربہ اندام شخص تھا۔ اس کی ساری عمر جلاٹم میں گزری تھی۔ اس نے لڑائی جھگڑے اس کے لئے روزمرہ کے معمولات میں سے تھے۔ اس کے مقابلے میں گری کی نرم مزاج اور قسے بکے کام کا ذریعہ تھا۔ وہ متقل مزاج اور ڈرتا تھا۔ اور مضبوطی تو سارا دی کا مالک تھا۔ یہ ایک چیز تھی جس کے باعث فرین اس سے گھبرا اٹھا۔ چند لمحوں تک دونوں آمنے سامنے کھڑے ایک دوسرے کو کھنکھاتے رہے۔ دفعتاً فرین اپنے ہاتھ کاٹا لہر کر گری پر چھپا۔ گری اس حملے کے لئے بالکل تیار کھڑا تھا۔ اس نے پیچھے جھک کر فرین کا وارھا دی۔ پھر اوپر اڑتے ہوئے اس کے جڑے پر ایک زوردار گھونسا چڑھا۔ فرین اور کھڑا کر زمین پر گر گیا۔ گرنے کے ساتھ ہی اس کا دہنسا ہاتھ گھاس میں چھپے ہوئے ایک پیچری چاڑھا۔ اس نے پیچری کو گرفت مضبوط کر لی اور اٹھتے ہوئے پیچری کو گری کے سر پر سے مارا۔ چوٹ خاصی زوردار ثابت ہوئی تھی۔ گری چکر کر زمین پر گر گیا۔

تھوڑی دیر تک وہ کھنکھاتے کا انتظار کرتا رہا۔ لیکن اس کے جسم میں کوئی حرکت پیدا نہ ہوئی۔ پھر وہ آگے بڑھا اور اس کی جیب سے کپاس نکالی۔ لی۔ پھر شرے کے توبہ جاکر اس کی انگلی سے انگوٹھی آٹا لے لگا۔ شرے نے نیم دانا۔ انگوٹھی سے اس کی طرف دیکھا اور خاصی خوش کر کے اس کے منہ پر چھڑا دیا۔ فرین کو یوں محسوس ہوا جیسے کوئی پتہ اس کے جسم سے ٹکرا گیا ہو۔ وہ دانت نکال کر شرے کی طرف دیکھنے لگا۔

"گڈ بائی بی۔" اس نے انگوٹھی اپنی انگلی میں پیستے ہوئے کہا۔ انگوٹھی اور کہاں میں ہے بجا ہوں۔ مجھے افسوس ہے کہ تم دونوں کے جنازے میں شرکت نہیں کر سکوں گا۔ ویسے تمہارے حق میں دعا ہے مغفرت ضرور کروں گا۔"

شرے خاموشی کے ساتھ اس کی ہنسی رہی۔ فرین نے دونوں کے کھانے کے تھیلے بھی اٹھا لیے اور ہنگل کے آدراغ بگایا۔

گسبوی کے جسم میں حرکت پیدا ہوئی اور وہ آنکھیں کھول کر ادگرد دیکھنے لگا۔ شرے اس سے چند قدم کے فاصلے پر بیٹھ رہا تھا۔ وہ فرین کی نگاہ دھت پہ بیٹھ ہوئے گھڑی کی طرف اٹھ گئی۔ جوشناخوں کے درمیان سے گردن لمبی کر کے نیچے جھکا رہا تھا۔ تھوڑی دیر کے بعد ایک دوسرا گھڑی زور دست پھل پھل پھل پھل کے ساتھ بار بار دلی شاخ پر اٹھ گیا۔ گری نے اپنے جملہ حواس مجتمع کر کے اور اٹھ کر بیٹھ گیا۔ اس کے سر میں شدید درد ہو رہا تھا۔ اس نے جیب میں ٹول کر

"کچھ پتہ نہیں۔" شرے نے دونوں ہاتھوں سے سر کو کھاتے ہوئے کہا۔

"مجھے میسر حال پر چھوڑ دو۔"

"کیا تم بیمار ہو؟"

"سرس میں درد ہے۔ خدا کے لئے مجھے میسر حال پر چھوڑ دو۔"

فرین کی نگاہیں شرے کی انگلی میں چپکنے والی انگوٹھی پر یک گئیں۔

"تمہاری طبیعت بہت خراب معلوم ہوتی ہے۔" اس نے کہا۔ "اس لئے بہتر ہوگا کہ انگوٹھی مجھے دیدو۔ اگر انگوٹھی کم ہو گئی تو ساری محنت پران چھ جائیگا چلو جلدی کرو۔"

"نہیں۔" شرے نے غصے سے جواب دیا۔

"عین اس وقت گری ایک موٹی سی شاخ گھٹیا ہوا نظر آیا۔ فرین منہ منہ میں کچھ بڑبڑاتا ہوا ایک طرف کھسک گیا۔ گری نے لکھنا اور کپڑے وغیرہ شاخ پر باندھ دیئے۔ پھر شاخ کو پانی میں ڈال دیا اور شرے کو سہارا دے کر پانی میں آکر دیا۔

"شاخ کو مضبوطی سے پکڑے رکھنا۔" اس نے شرے کو کھاتے ہوئے کہا۔

"میں بھی تمہارے ساتھ ساتھ رہوں گا۔" پھر اس نے فرین کی طرف مڑتے ہوئے کہا۔

"چلو تم بھی۔" کیا کچھ رہے ہو۔"

"تمہارا انعام دیکھ رہا ہوں۔" فرین نے کہا۔

"اچھی طرح دیکھو۔" سرکھٹا ہے کہ پیچھے سے کوئی زور دیا جائے اور تمہارا قیمہ کوئی نامزد کرے۔"

فرین نے گھبراہٹ میں پیچھے مڑ کر دیکھا۔ پھر حیرت اور خوف کے لئے طائرانہ سے انھیں پانی کے اندر آگے بڑھتے دیکھنے لگا۔ غلط فہم و دوسرے کمانے کے قریب ہوتے جالے تھے۔ فرین سوتھ رہا تھا کہ ابھی دوسرے کمانے سے کوئی مگر کچھ زیادہ ہوگا اور انھیں ہڑپ کر جائیگا۔ لیکن ایسی کوئی بات ظاہر نہ ہوئی۔ دونوں فریت کے ساتھ کمانے پر اتر گئے۔ کمانے پر زبرد قدم پٹنے کے بعد شرے ایک کم زمین پر گر گئی اور گری جلدی سے جھک کر اسے دیکھنے لگا۔ فرین کی جنوین سرکھٹ گئی۔ اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا۔ اچانک گھٹی جھلاووں میں ہلکی سی سرسراہٹ ہوئی۔ گھٹیش کے ماسے اس کے ہاتھ پر پھیل گئے۔ اس نے فی الفور پانی کے اندر چھلانگ لگا دی اور وحشتانہ انداز میں پیچھے مڑا تا ہوا دوسرے کمانے کی طرف بڑھنے لگا۔

کمانے پر اترنے کے بعد اس نے دیکھا کہ گری نے شرے کو بازوؤں پر اٹھایا ہوا ہے۔ اور اس نے کی طرف بڑھ رہا ہے۔ اپنے پتلون کو خنجر تا ہوا وہ بھی آگے کے قریب پہنچ گیا۔

"کیا ہوا؟" اس نے کہا۔ "اسے یہ تو بیوقوف ہے۔"

گری نے شرے کو سائبہ دار درخت کے نیچے کھاس پر لٹایا۔ پھر اس نے فرین کی طرف مڑتے ہوئے کہا۔ "ایسا کرو کہ میں سے دو مضبوط ڈنڈے تلاش کر کے آؤ۔ ہم اپنی تیغیں باندھ کر اس کا اسٹریچر بنائیں گے۔"

"یعنی تمہارے اسٹریچر پر لاد کر لیا جاتا ہے ہو۔" فرین نے غزائے ہوئے



دیکھی۔ کہاں غائب تھی۔ پھر اُس نے شرے کے ہاتھ کی طرف دیکھا۔ انگوٹھی تھا۔  
تھی۔ شرے کے ہاتھ میں کھلی ہوئی تھیں، لیکن نقابت کے باعث رنگ بدلا چکا تھا  
ماتھے پر ہاتھ رکھنے کے بعد اسے اندازہ ہوا کہ اس کا جسم ترسنا میں پھنس رہا تھا۔  
ظاہری حالت سے اندازہ ہونا تھا کہ وہ چند گھڑی کی ہمارا ہے۔

گیری نے کلائی پر بندھی ہوئی گھڑی کی طرف دیکھا۔ شام کے باہر چکے  
تھے۔ واضح طور پر نقابت شروع ہوئے۔ گھنٹے ہو چکے تھے۔ اس اعتبار سے  
کسی بھی لمحے کوئی ذوالوقت نہ پہنچ سکتا تھا۔ گیری نے سوچا کہ اگر وہ اکلوتا  
تو فی الغور وہاں سے روانہ ہو جاتا اور چند گھنٹوں کے تعاقب کے بعد فرین کو  
جالتا۔ لیکن وہ شرے کو بے بارود مڈگا چھوڑ کر نہیں جانا چاہتا تھا۔  
شرے نے خالی خالی نظروں سے اُسے گھور رہی تھی۔

”کیسی طبیعت ہے شرے۔؟“

”گیری میرا آخری وقت آپہنچا ہے۔“ اُس نے کروڑا زہن کہا۔ بچنے  
کی کوئی امید نہیں۔ تم مجھے میرے حال پر چھوڑ دو اور اپنی جان بچانے کی فکر کرو  
”تم نہیں مرو گی شرے ڈرے۔“ اُس نے اُس کا سراپی گود میں  
رکھتے ہوئے کہا۔ ”مجھے امید ہے کہ رات بھر آکر گرنے

کے بعد ہماری طبیعت ٹھیک ہو جائے گی۔ میں نہیں چھوڑ کر نہیں جاؤں گا۔“

”تم میرے لیے بچے نہیں رکھتے؟ شرے نے یابوی کے ساتھ کہا۔ ”معلوم  
مجھے کیا ہو گیا ہے۔ ہیلبرٹن بڑی طرح جل رہا ہے، لیکن پاؤں رون کی طرح ٹھہرے  
ہیں۔ کہ انہ۔ ہستی سرگوشیوں میں مجھے کہہ رہی ہے کہ میری موت کا وقت آچکا ہے۔“

## اُسے کے پاس جھولے لائیم

وقتی استعمال کی دواؤں سے اپنی زندگی برباد نہ کریں! یہ کمزوری کا  
علامہ نہیں۔ کتاب۔ اس کی پہلی جہول میں اندرونی و بیرونی تمام شکایات  
کا مکمل علاج درج ہے۔ بالوس و پریشان حضرات کے لیے علیحدہ قیمت  
فی جلد ۱۱ روپے ہڈیوں ڈاک ۵ روپے

نوٹ: ہر قسم کی ہڈیوں کمزوری اور جلد شکایات کا مکمل اور مستقل  
علاج براہ راست بھی کروا سکتے ہیں!

چھپرے اور پریشان کے فالتو بالوں کو ہمیشہ کے لیے ختم کرنے والی دوا

جو ہر برس ۱۹۹۹ء سے مکمل کامیابی کے ساتھ

استعمال ہو رہی ہے اس کے استعمال  
سے جلد پر کسی قسم کی سیاہی یا داغ پیدا نہیں ہوتا۔ مذکورہ دوا  
میری ذاتی ایجاد ہے (قیمت ۱۱ روپے) قیمت ۱۱ روپے  
بندریوں ڈاک ۵ روپے فی ڈاک

## دارالینیم ٹیل روڈ نزد مزنگ پورنگی لاہور

”کچھ بھی ہو میں ہمارا ساتھ نہیں چھوڑ دوں گا۔ گیری نے پلے خلوں کے  
ساتھ کہا۔ شرے نے دلہازانہ انداز میں اس کا ہاتھ تھام لیا۔  
”کیا واقعی تم مجھے تنہا چھوڑ کر کہیں جاؤ گے؟“

”ہرگز نہیں ڈارلنگ۔“

”اوہ گیری میں کس طرح تمہارا شکر ادا کروں۔ میں نہیں نیا وہ دیر انتظار  
نہیں کر لوں گی۔“ میسرے ساتھ ایک وعدہ کرو۔

”بولو۔“

”جب میں مری جاؤں تو میری لاش کو دریا میں ڈال دینا۔“ اُس نے اچھی طرح  
دیکھتے ہوئے کہا۔ ”مجھے ان مریخوں کا وزنوں سے سخت خوف آتا ہے۔“  
”میری جان اس کی موت نہیں آئے گی۔“

”وعدہ کرو گیری! شرے نے زور دیتے ہوئے کہا۔ باتوں میں وقت  
ضائع نہیں کرو۔ تم نہیں جانتے میں کتنی مشکل سے بول رہی ہوں۔“  
”اجھا وعدہ کرتا ہوں۔“

”مجھے ایک کاغذ اوقلم دینا۔ میں اپنی وصیت لکھنا چاہتی ہوں۔“  
گیری نے کچھ کہنا مانا، سینہ میں سمجھا اور خاموشی کے ساتھ کھیلے کے اندر سے  
پینسل اور ڈاکری نکال لی۔ پھر اُس نے ہمارا دے کر شرے کو بٹھا اور دونوں  
چیزیں اُس کے ہاتھ میں تھادیں۔ اُس نے مختصر الفاظ میں اپنی وصیت لکھ کر ڈاکری  
اور پینسل گیری کے حوالے کر دیں۔

”گیری ڈیر، میں نے اپنی تمام جائداد تمہارے نام لکھ دی ہے، اُس نے لپٹتے  
ہوئے کہا۔ ”سوئٹنگ میں تقریباً ایک لاکھ ڈالر جمع ہیں۔ میری تحریر کیا ہے۔  
ڈاکری ڈاکری کر کے پاس لے جانا۔ وہ میری تحریر اور دستخط بخوبی پہچانتا ہے۔  
کانگری کا رولڈ اپ وہ خودی کرے گا۔ اُسے میس لین برگ کے حفرے عجاڑ خانے کے  
بالے میں محفوظ کرنا۔ وہ تمہارا نام دریا میں لانے کے لیے حفرے ترنگات کرے گا۔“

”اچھی بات ہے میری جان۔“ گیری نے اُس کے گلے تھپ تھپاتے ہوئے کہا۔  
”تم بہت جلد اچھی ہو جاؤ گی۔“

”گیری ڈیر اب مجھے تمہاری اس بات سے پورا اتفاق ہے کہ خواہشات کی کوئی  
انتہا نہیں اور بہت دولت میں بہت دکھ ہیں۔ اگر مجھے بہت دولت کی خواہش نہ ہوتی  
تو آج میں اس گناہ جنگ میں بے کسی کی موت نہ مرتی۔“

تین گھنٹے کے بعد سوج اپنی آخری نیندیں طے کر رہا تھا۔ شرے  
کی رُوح اُس کے جسم سے برباد ہو گئی۔ اُس کے دانے اٹھنے لگی۔ پلکی سی خراش  
نظر آ رہی تھی۔ جسے نہ دیکھنے اور نہ ہی گیری نے دیکھا تھا۔ پانچ میلوں کے بعد  
بوجیا انگوٹھی ایک بار بھر اپنی نازخ کو دھرا رہی تھی۔ گیری شرے کی لاش کے  
قریب کھڑا اور اُپنی پر ڈوبتے سوج کو گھور رہا تھا۔

راست تانیک اور بھی ایک تھی۔

فرین ایک دھن کے تنے سے لگ کر بیٹھا تھا۔ سامنے الاؤصل ہاتھا۔ اس کے بائیں طرف کھانے کے قصبے اور داہنی طرف ایک مٹھا سا ڈنڈا لگا ہوا تھا۔ مسلسل بیٹھ بیٹھ ایک طرف کے بعد اس کا چم نکھس کر چورا اور آنکھیں بند سے بچھل ہوتی جا رہی تھیں۔ لیکن وہ سوتا نہیں چاہتا تھا۔ نیند کی حالت میں کوئی حسی یا جسمانی طور پر اس پر حملہ کر سکتا تھا۔ اس نے ایک کمر بٹ بٹ سلا گیا اور گورشتہ واقفا پر غور کرنے لگا۔ بوہی بیٹھے بیٹھے چند ساتر کے لئے اس پر غور کی چھا لگی۔ دفعتاً وہ ہڑکڑا کر جاگ گیا۔ اس کی چھٹی حس خطے کی نشاندہی کر رہی تھی۔ وہ آنکھیں بھڑکے چاروں طرف دیکھنے لگا۔ الاؤ کی روشنی کی حد سے پرے اندھیرے کی دیمبر چھٹی ہوئی تھی۔ اس گھب اندھیرے میں آنکھوں کی بجائے کانوں پر زیادہ دھیر دھیر کیا جانے لگا۔ پس وہ بہتر گوش ہو کر سننے کی کوشش کرنے لگا۔ جھلک کر کسی دور اندازہ مقام سے دم اور بھاری آواز آ رہی تھی۔ وہ سوچنے لگا۔ یہ ڈھول بٹنے کی آواز ہے یا کسی کے قدموں کی گڑا۔

پھر وہ جلتے ہوئے الاؤ کو گھونٹنے لگا اور اچانک اسے اپنی حانت کا احساہ ہوا۔ اس کی روشنی کئی میلوں سے کبھی جا سکتی تھی۔ اس اعتبار سے نقاب کھلنے لگا۔ اس کے ساتھ اس کا ایک پہنچ کھٹے تھے۔ یہ خیال آتے ہی اس نے جلدی جلدی آگ بھجادی اور سامان اٹھا کر فی الفور وہاں سے نکل گیا۔ نصف میل دور جانے کے بعد اس نے ایک قصبہ گڑھا لاش کی اور وہاں ذیرہ ڈال دیا۔ مسلسل چلنے کے باعث اس کی آنکھیں اور کان گڑھ گڑھ کی گئی تھیں۔ اس کے سر پر بھی کرنے کے لئے لپٹ گیا۔ بیٹھنے کے ساتھ ہی اسے نیند آگئی۔ تاہم اس کی چھٹی حس بیدار تھی۔ اس حالت میں بیٹھے ہوئے چند ہی ساتر میں گڑی تھیں کہ کسی فوری خطے کے باعث بیدار ہو گیا۔ پھر قریب سے تپوں کے چرچنے کی آواز آئی۔

دی۔ اس کا بدن خنڈے پینے میں نہ گیا۔ اس نے ڈبٹے کو مضبوطی سے پکڑ لیا اور آنکھیں پھلکڑا کر بائیں گھونٹنے لگا۔ واضح طور پر کوئی اس کا ناقص کر رہا تھا۔ پہلی کے چرچنے کی آواز دوبارہ سنائی دی۔ صرف چند قدم کے فاصلے پر کوئی شے جو اسے دھیسے آگے بڑھ رہی تھی۔ فرین نے بائیں ہاتھ سے تھیلے کو ٹٹولا اور اس کے اندر سے تاجہ نکال کر اس کا گڑھ آواز کی سمت کر دیا۔ پھر اس نے اپنے آپ کو پوری طرح تیار کر کے تاجہ کا ٹپن دیا۔ صرف اس قدم کے فاصلے پر ایک مکروہ صورت لگو گڑھ اسے گھور رہا تھا۔ روشنی ہونے ہی وہ ایک جہت لگا لگتی جھالوں میں درویش ہو گیا۔ فرین کو یاد آیا کہ جرنلے بتایا تھا کہ ان دیگات میں ہر قسم کے درجن کا مقابلہ کیا جاسکتا ہے۔ لیکن لگو گڑھ سے نمٹنا بہت مشکل ہے۔ گو یہ ایک بڑا دل بانور ہے اور سامنے سے

جلد نہیں آتا لیکن اس قدر متقل مزاج ہے کہ کئی میلوں تک اپنے شکرا کا نقاب کر لے ہے اور غفلت کی حالت میں اس پر حملہ کرتا ہے۔ جس کا مطلب یہ تھا کہ اب وہ سونے یا اونگھنے کی بہت نہیں کر سکتا۔

فرین نے تاجہ نذر کر دی اور منہ دھو کر بیٹھ گیا۔ ایک تانبے کے بعد تاجہ کی او سامنے لے کر اندر مکروہ قصبے کی آواز گونجی سنائی دی۔ فرین سے پاؤں ٹپکنا پ گیا اور اس کے دیکھنے بکھرے ہو گئے۔ ایک لمحے کے بعد دوبارہ یہ آواز جھل

کی ناغوشی کو چرتی سنائی دی۔ (لگو گڑھ کے چھینے کی آواز انسانی قصبے سے ملتی ہے) فرین کو شدت سے گری اور شرے کی ضرورت محسوس ہونے لگی۔ اس نے سوچا۔ کاش وہ اس سے الگ ہونے میں جلدی نہ کرتا۔

وہ ات انتہائی تکلیف کی حالت میں گڑی۔ ایک طرف نیند کا غلبہ اور دوسری طرف جان بچانے کا جذبہ۔ ساری رات نکشش کی گڑی۔ اس پر سوتا نہ رہا کہ

دھن کے تنے سے لگ کر بیٹھا تھا۔ سامنے الاؤصل ہاتھا۔ اس کے بائیں طرف کھانے کے قصبے اور داہنی طرف ایک مٹھا سا ڈنڈا لگا ہوا تھا۔ مسلسل بیٹھ بیٹھ ایک طرف کے بعد اس کا چم نکھس کر چورا اور آنکھیں بند سے بچھل ہوتی جا رہی تھیں۔ لیکن وہ سوتا نہیں چاہتا تھا۔ نیند کی حالت میں کوئی حسی یا جسمانی طور پر اس پر حملہ کر سکتا تھا۔ اس نے ایک کمر بٹ بٹ سلا گیا اور گورشتہ واقفا پر غور کرنے لگا۔ بوہی بیٹھے بیٹھے چند ساتر کے لئے اس پر غور کی چھا لگی۔ دفعتاً وہ ہڑکڑا کر جاگ گیا۔ اس کی چھٹی حس خطے کی نشاندہی کر رہی تھی۔ وہ آنکھیں بھڑکے چاروں طرف دیکھنے لگا۔ الاؤ کی روشنی کی حد سے پرے اندھیرے کی دیمبر چھٹی ہوئی تھی۔ اس گھب اندھیرے میں آنکھوں کی بجائے کانوں پر زیادہ دھیر دھیر کیا جانے لگا۔ پس وہ بہتر گوش ہو کر سننے کی کوشش کرنے لگا۔ جھلک کر کسی دور اندازہ مقام سے دم اور بھاری آواز آ رہی تھی۔ وہ سوچنے لگا۔ یہ ڈھول بٹنے کی آواز ہے یا کسی کے قدموں کی گڑا۔

پھر وہ جلتے ہوئے الاؤ کو گھونٹنے لگا اور اچانک اسے اپنی حانت کا احساہ ہوا۔ اس کی روشنی کئی میلوں سے کبھی جا سکتی تھی۔ اس اعتبار سے نقاب کھلنے لگا۔ اس کے ساتھ اس کا ایک پہنچ کھٹے تھے۔ یہ خیال آتے ہی اس نے جلدی جلدی آگ بھجادی اور سامان اٹھا کر فی الفور وہاں سے نکل گیا۔ نصف میل دور جانے کے بعد اس نے ایک قصبہ گڑھا لاش کی اور وہاں ذیرہ ڈال دیا۔ مسلسل چلنے کے باعث اس کی آنکھیں اور کان گڑھ گڑھ کی گئی تھیں۔ اس کے سر پر بھی کرنے کے لئے لپٹ گیا۔ بیٹھنے کے ساتھ ہی اسے نیند آگئی۔ تاہم اس کی چھٹی حس بیدار تھی۔ اس حالت میں بیٹھے ہوئے چند ہی ساتر میں گڑی تھیں کہ کسی فوری خطے کے باعث بیدار ہو گیا۔ پھر قریب سے تپوں کے چرچنے کی آواز آئی۔

دی۔ اس کا بدن خنڈے پینے میں نہ گیا۔ اس نے ڈبٹے کو مضبوطی سے پکڑ لیا اور آنکھیں پھلکڑا کر بائیں گھونٹنے لگا۔ واضح طور پر کوئی اس کا ناقص کر رہا تھا۔ پہلی کے چرچنے کی آواز دوبارہ سنائی دی۔ صرف چند قدم کے فاصلے پر کوئی شے جو اسے دھیسے آگے بڑھ رہی تھی۔ فرین نے بائیں ہاتھ سے تھیلے کو ٹٹولا اور اس کے اندر سے تاجہ نکال کر اس کا گڑھ آواز کی سمت کر دیا۔ پھر اس نے اپنے آپ کو پوری طرح تیار کر کے تاجہ کا ٹپن دیا۔ صرف اس قدم کے فاصلے پر ایک مکروہ صورت لگو گڑھ اسے گھور رہا تھا۔ روشنی ہونے ہی وہ ایک جہت لگا لگتی جھالوں میں درویش ہو گیا۔ فرین کو یاد آیا کہ جرنلے بتایا تھا کہ ان دیگات میں ہر قسم کے درجن کا مقابلہ کیا جاسکتا ہے۔ لیکن لگو گڑھ سے نمٹنا بہت مشکل ہے۔ گو یہ ایک بڑا دل بانور ہے اور سامنے سے

جلد نہیں آتا لیکن اس قدر متقل مزاج ہے کہ کئی میلوں تک اپنے شکرا کا نقاب کر لے ہے اور غفلت کی حالت میں اس پر حملہ کرتا ہے۔ جس کا مطلب یہ تھا کہ اب وہ سونے یا اونگھنے کی بہت نہیں کر سکتا۔

فرین نے تاجہ نذر کر دی اور منہ دھو کر بیٹھ گیا۔ ایک تانبے کے بعد تاجہ کی او سامنے لے کر اندر مکروہ قصبے کی آواز گونجی سنائی دی۔ فرین سے پاؤں ٹپکنا پ گیا اور اس کے دیکھنے بکھرے ہو گئے۔ ایک لمحے کے بعد دوبارہ یہ آواز جھل

دانتوں سے اُس کے کپڑے پھاڑنے شروع کر دیئے۔

جس وقت فیرن نے مدد کے لیے بارنگر نہائی ایک باہر فام کچھ فاصلے پر گزرنا ہوا اور دیا کی طرف جا رہا تھا۔ سیچے کی آواز سن کر وہ قلمآن لڑتا ہوا جلے وقوع پر پہنچ گیا۔ اُس وقت تک گلوڈکٹر فیرن کا دو نہائی جسم اپنے پیٹ میں تنقل کر چکا تھا۔ مگر سنا سنا انگلیوں نظروں سے فیرن کی کچھ پٹریوں کو دیکھنے لگا۔ دفعتاً اُس کی نظریں فیرن کی انگلی میں پھنسنے والی ہو دیا انگوٹھی پر مرکوز ہو گئیں۔ اُس نے آگے بڑھ کر انگوٹھی اُٹاری اور پرنیال انداز میں اُس کا جائزہ لینے لگا۔ پھر اُس نے انگوٹھی اپنی انگلی میں پرنی لی اور فیرن کا سامان کندھے پر رکھ کر آگے روانہ ہو گیا۔



حکیمان کے بغیر جنگ میں سفر کرنا بہت مشکل ہے۔ پس گیری نے دریا کے ساتھ ساتھ سفر جاری رکھنے کا فیصلہ کیا۔ اگرچہ دریا کے کنارے پر مگر چھوٹے اور تعاقب کرنے والے حشیوں کا زیادہ خطرہ تھا لیکن جنگ میں راستہ بدلنے کے بدلے اسے یہ طریقہ بہر حال بہتر تھا۔ وہ دن کی روشنی میں سفر جاری رکھتا اور رات کی تاریکی چھپتے ہی جنگل کے اندر جا کر کسی محفوظ مقام پر سونا دوتا میں قوسے آرام سے گزر گئیں۔ تیسری صبح جب کوکے پاس کے باعث اُس کی حالت خاصی خراب ہو چکی تھی پھر بھی وہ دھڑکاتے قوسوں سے آگے بڑھتا رہا۔ ایک تمام ہر پہنچ کر کسی نظر ایک چھوٹی سی کشتی پر پڑی جو کہ اسے پرکڑی ڈول رہی تھی۔ وہ درختوں کی اوٹ میں چپ کر کشتی کے اُس پان کا جائزہ لیتا رہا۔ اُس کا خیال تھا کہ تعاقب کرنے والے ہاں تک پہنچ گئے ہیں۔ اس حالت میں جیسے ہوئے اُسے کافی دیر ہو گئی لیکن کسی متنفس کے آنا نظر نہ آئے۔ پھر وہ دُعا کرتا کشتی کے قریب پہنچ گیا۔

کشتی کے اندر ایک سیاہ نام شخص مرا پڑا تھا۔ یہ دیکھ کر گیری سخت حیران ہوا کہ متوفی کی انگلی میں ہو دیا انگوٹھی جھک رہی تھی اور ترمیمی ہی کھانے کے دو تھیلے پڑے تھے جہ میں سے ایک شہرے کا اور ایک فیرن کا تھا۔ سب سے زیادہ خوشی اُسے پانی کی بھری ہوئی بوتل دیکھ کر ہوئی۔ اُس نے انگوٹھی اُٹا کر دریا میں پیٹی لی اور اسے جیب میں ڈال لیا۔ پھر دونوں تھیلے اور پانی کی بوتل اٹھا کر درخت کے سائے میں بیٹھ گیا اور کھانے پر لٹ پڑا۔ خوب ڈٹ کھانے کے بعد اُس کی جمالی قوت بحال ہو گئی اب وہ آسانی کے ساتھ گے کا سفر جاری کر سکتا تھا۔ اُس کے انداز کے مطابق مینوئل کو جانے والی مرکزی شاہراہ وہاں سے صرب جہیل دو تھی۔ اُس نے سوچا۔ وہ زیادہ سے زیادہ پانچ گھنٹوں کے اندر اس شاہراہ تک پہنچ جائے گا۔ اُس نے تھیلے کندھے پر ڈال لئے اور نئے عزم کے ساتھ منزل کی جانب روانہ ہو گیا۔



لندن کی فضا دھند میں اپنی پہلی تھی! صبح کے پانچ بجے تھے۔ ایرپورٹ پر ستم کی کارروائی سے فارغ ہو کر گیری نے جیسے پہلے گریٹا کو نوٹ کیا۔ دوسری طرف سے اُس کی خوابیدہ آواز سنائی دی۔ ”مس وہاں گھر پہنچیں۔“ اُس نے جواب دیا اور فون بند کرنے لگی۔ اُس کا خیال تھا کہ کوئی سرچہ راجا شوق دماغ کھا نا چاہتا ہے۔

”اے گریٹا!“ گیری نے چیخ کر کہا۔ ”میں ہوں۔ گری۔“  
”اوہ گری۔“ اُس نے خوشی سے چیخ کر کہا۔ ”کیا واقعی تم گیری ہو؟“  
”ہو؟ مجھے اپنے کانوں پر یقین نہیں آ رہا۔“  
”ڈارنگ میں گیری ہی ہوں ہا ہوں۔ سنو سٹوراج کیسے ہیں۔ سنوکل صبح برن بار بار ہوں۔ تم بھی تیار ہو جاؤ۔“  
”برن۔؟ یہ کہاں ہے؟“  
”کہاں ہے۔ نہیں برن کا بھی نہیں پتہ۔ یہ سوئٹزرلینڈ کا ایک شہر ہے۔“  
”اسکول میں کیا سیکھتی رہی ہو۔؟“  
”اسکول میں محنت کرنا سیکھتی رہی ہوں۔ برن دن کی دھلکوں پر رواہ کرتا ہے۔ ویسے تمہارے ساتھ تو میں ٹرن شرفن بھی جاسکتی ہوں۔“

”کیا۔! یہ کہاں پر واقع ہے؟“  
”یہ بھی سوئٹزرلینڈ کی ایک شہر ہے۔ اُس نے کچھ کھی کرتے ہوئے کہا۔  
”لیکن ابھی آنا نہیں ہوا۔“  
”اچھی جاری ہو۔“ گیری نے قوسے کھیلنے لہجے میں کہا، ”سنوکیا یا دو دن برن میں ٹھہر کر وہاں سے سیدھے کپری جائیں گے۔ وہاں دو تھیلے۔“  
”تیار کر میں گے۔“  
”نا ممکن۔ میں دو تین روز سے زیادہ نہیں ٹھہر سکتی۔ نوکر کی معاملہ ہے۔“  
”بڑی بات۔! بیویاں نوکر کی نہیں کیا کرتیں۔“  
”کیا کہا بیویاں!“ گریٹا نے خوشی کو چھپاتے ہوئے کہا۔ ”مگر میں تو فیرن لیا شہر ہوں۔“

”زیادہ شور نہیں مچاؤ شادی شدہ بھی ہو جاؤ گی۔ دو گھنٹے تک تمہارے پاس پہنچ رہا ہوں۔“



فیسلیک نے سگار کاش پیتے ہوئے پرنیال انداز میں گیری کی طرف دیکھا وہ حسب معمول اپنی کٹاؤ دینر کے پیچھے بیٹھا سگار کے کش لے رہا تھا۔  
”صبح بخیر مسٹر گری۔“ اُس نے کہا۔ ”انگوٹھی مل گئی؟“  
”ہاں مل گئی۔“ گیری نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔  
”بہت خوب۔ سبیری طرف سے مبارکباد قبول کرو۔ امید ہے کہ باقی تین افراد بھی پہنچنے والے ہوں گے۔“  
”وہ نہیں آئیں گے۔“

”کیا وہ اپنا معاوضہ نہیں لیں گے۔؟“  
”اب دیکھی نہیں آئیں گے۔ کیونکہ وہ مر چکے ہیں۔“  
”اوہ مسٹر گری۔ کیا تمہارا مطلب ہے کہ مس شہرے بھی مر گئی ہے؟“  
”ہاں شہرے کے علاوہ فیرن اور جوز بھی۔“  
پھر اُس نے مختصر الفاظ میں سفسکے دوران پیش آنے والے حالات بیان

